2688

ما شاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله که درین زمان فیض توامان رساله مفیده ذخیرهٔ احادیث نبویه مطلوب شائقین یعنی

توقیع فاطمی

از اهتمام و انتظام [illegible] ماکلام [illegible] بن محمد فخر الدین مالک و مهتمم مطبع

در مطبع [illegible] طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دقائق الحقائق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ سب محامد ازلیہ وابدیہ ثابت ہے واسطے ذات پاک واجب الوجود
کے جو پالنے والا سارے عالم کا ہے اور انجام بخیر ہے پرہیزگاروں کے لیے
اور رحمت کاملہ نازل ہو رسول خدا پر جن کا اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے
اور ان کی سب آل پر وَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ شَجَرَةً وَّلَهَا اَرْبَعَةُ
اَغْصَانٍ فَسَمَّاهَا شَجَرَةَ الْيَقِيْنِ احادیث معتبرہ اور روایات صحیحہ میں آیا ہے کہ
پیدا کیا اللہ سبحانہ تعالی نے ایک درخت جس کی چار شاخیں ہیں اور نام رکھا اس درخت
کا درخت یقین ثُمَّ خَلَقَ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجَابٍ مِّنْ دُرَّةٍ
بَيْضَاءَ مَثَلُهٗ كَمَثَلِ الطَّاؤُسِ وَوَضَعَهٗ عَلٰى تِلْكَ الشَّجَرَةِ فَسَبَّحَ عَلَيْهَا مِقْدَارَ سَبْعِيْنَ
اَلْفَ سَنَةٍ بعد اس کے پیدا کیا نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پردے میں
ایک در شفاف روشن کے بشکل مور کے اور اس کو اسی درخت پر بٹھا دیا تب وہ مور

تسبیح پڑھتا رہا ستر ہزار برس تک۔ ثم خلق مرآۃ الحیاء فوضع بآلتہ فلما نظر
الطاؤس فیہا رأی صورتہ احسن صورۃ وازین ہیئاۃ فاستحیی من صورتہ
فسجد خمس مرات فصارت تلک السجدۃ فرضا موقتا فامر اللہ تعالی خمس صلوات
علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وامتہ واللہ تعالی نظر الی ذلک النور فعرق حیاء
من اللہ تعالی پھر پیدا کیا اللہ تعالی نے آئینہ حیا کو اور اس طاؤس کے روبرو
رکھ دیا۔ جب دیکھا مور نے اس آئینہ میں تو اپنی صورت اور شکل کو بہت حسین اور
مزین پایا پھر اپنی صورت سے آپ شرمندہ ہو کر پانچ سجدے کیے پس وہ سجدے
فرض وقتیہ ہوئے۔ اور حکم کیا اللہ تعالی نے پانچ نمازیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور ان کی امت پر۔ بعد اس کے خداوند جل شانہ نے نور محمدی کی طرف نظر کی تب
وہ مارے شرم کے عرق عرق ہو گیا خداوند تعالی سے۔ فمن عرق رأسہ
خلق الملائکۃ۔ ومن عرق وجہہ خلق العرش والکرسی واللوح والقلم
والشمس والقمر والحجاب والکواکب وما کان فی السماء۔ تب پروردگار
پاک نے اس کے سر کے عرق سے فرشتوں کو پیدا کیا۔ اور چہرے کے عرق سے
عرش وکرسی لوح وقلم سورج اور چاند اور پردے اور ستارے اور جو ہے آسمان میں
ومن عرق صدرہ خلق الانبیاء والمرسلین والعلماء والشہداء والصالحین
ومن عرق حاجبیہ خلق امۃ من المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات ومن عرق
اذنیہ خلق ارواح الیہود والنصاری وما اشبہ ذلک ومن عرق رجلیہ خلق الارض من المشرق
الی المغرب وما فیہا۔ اور سینے کے پسینے سے پیدا کیا انبیا اور مرسلین اور علما اور
شہدا اور صالحین کو اور دونوں ابرو کے عرق سے گروہ مومنین ومومنات اور مسلمین
ومسلمات کو اور دونوں کان کے عرق سے پیدا کیا ارواح یہود ونصاری ومجوس
کو اور جو ان کے مشابہ ہیں۔ اور اس کے دونوں پاؤں کے پسینے سے زمین کو

پورب سے پچھم تک اور جو اُسکے بیچ مین سب پیدا کیا ثم قال اللّٰہ تعالیٰ اُنظُر
اَمامک فنظر نوراً محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرأی امامہ نوراً ومن ورائہ نوراً و
عن یمینہ نوراً وعن یسارہ نوراً وھو ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللّٰہ
تعالیٰ عنہم اجمعین - ثم سبح سبعین الف سنۃ پھر فرمایا باری تعالیٰ نے کہ اے
نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے دیکھ تب اُس نے نظر کیا تو دیکھا ایک نور اپنے
روبرو اور ایک پیچھے اور ایک داہنے اور ایک بائین یہ چارون حضرت ابو بکر
صدیق اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب تھے رضی
ہو اللہ تعالیٰ اُن سب سے پھر تسبیح پڑھتا رہا ستر ہزار برس تک ثم خلق نور
الانبیاء من نور محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم نظر الی ذالک النور فخلق ارواحہم
فقالوا لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ثم خلق قندیلا من العقیق الاحمر یری
ظاہرہ من باطنہ ثم خلق صورۃ محمد کصورتہ فی الدنیا ثم وضع فی ہذہ القندیل
واقامہ کقیامہ فی الصلوٰۃ پھر پیدا کیا نور انبیا کا نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پھر نظر کیا اُس نور کی طرف پس پیدا کیا اُن کی ارواح کو تو سب کے سب بول
اُٹھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - بعد اُسکے پیدا کیا ایک قندیل عقیق سرخ کی نہایت
صاف جس کا ظاہر و باطن برابر تھا پھر پیدا کیا صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی
صورت اُن کی دنیا مین تھی پھر اُس قندیل کو اُن کے ہاتھ مین رکھدیا اور قیام
نماز کی ہیئت سے اُن کو کھڑا کر دیا ثم طاف الارواح حول صورۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ
وسلم فسبحوا وھللوا بمقدار مائۃ الف سنۃ ثم امر الارواح لینظروا الیہا
فنظروا الیہا کلہم پھر گھومنے لگی ارواح گرد بگرد صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پھر سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہتی رہی لاکھ برس کے انداز تک پھر حکم کیا حق تعالیٰ
نے ارواح کو کہ دیکھین اُس کی طرف پس دیکھا سب نے فمنہم من رأی رأسہ

فَصَارَ خَلِيفَةً وَسُلْطَانًا بَيْنَ الْخَلَائِقِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى جَبْهَتَهٗ فَصَارَ اَمِيرًا عَادِلًا
وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى حَاجِبَيْهِ فَصَارَ نَقَّاشًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى اُذُنَيْهِ فَصَارَ مُسْتَمِعًا وَ
مُقْبِلًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَ حَافِظًا بِكَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی پس جسنے سر کی
طرف دیکھا وہ خلیفہ اور بادشاہ ہوا۔ اور جس نے پیشانی دیکھی وہ امیر عادل ہوا۔ اور
دونوں بھوین دیکھنے والا نقاش بنا۔ اور دونوں کان جسنے دیکھے وہ ہوا سننے
والا اور سیش آنیوالا۔ اور جس نے دونوں آنکھین دیکھین کلام اللہ کا حافظ ہوا۔
وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى خَدَّيْهِ فَصَارَ مُحْسِنًا وَّعَاقِلًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى اَنْفَهٗ فَصَارَ حَكِيْمًا
وَطَبِيْبًا وَعَطَّارًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى شَفَتَيْهِ فَصَارَ حَسَنَ الْوُجُوْهِ مِنَ الرِّجَالِ وَوَزِيْرًا
وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى فَمَهٗ فَصَارَ صَائِمًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى سِنَّهٗ فَصَارَ رَسُوْلًا بَيْنَ
السَّلَاطِيْنِ اور جس نے دونوں گال دیکھے وہ ہوا محسن و عاقل اور جس نے ناک
دیکھی وہ حکیم وطبیب وعطار ہوا اور جس نے دونوں ہونٹھ دیکھے وہ سب مردون
سے بہت حسین اور وزیر ہوا۔ اور جس نے منھ دیکھا وہ روزہ دار بنا۔ اور جسنے دانت
دیکھے وہ بادشاہوں کا رسول ہوا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى حَلْقَهٗ فَصَارَ وَاعِظًا وَّمُؤَذِّنًا وَّ
نَاصِحًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى عُنُقَهٗ فَصَارَ تَاجِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى عَضُدَيْهِ فَصَارَ
رَمَّاحًا وَّسَيَّافًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى عَضُدَهُ الْاَيْمَنَ فَصَارَ حَجَّامًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى
عَضُدَهُ الْاَيْسَرَ فَصَارَ جَلَّادًا اور حلق دیکھنے والا واعظ و موذن و ناصح ہوا۔ اور
گردن دیکھنے والا سوداگر بنا۔ اور دونوں بازو دیکھنے والا نیزہ باز اور شمشیر بند ہوا
اور جس نے داہنا بازو دیکھا وہ فصاد ہوا۔ اور بایان بازو دیکھنے والا جلاد
ہوا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى كَفَّهُ الْاَيْمَنَ فَصَارَ صَرَّافًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى كَفَّهُ الْاَيْسَرَ
فَصَارَ كَيَّالًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى يَدَيْهِ فَصَارَ سَخِيًّا وَّكَرِيْمًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى ظَهْرَ
كَفِّهِ الْاَيْمَنِ فَصَارَ صَبَّاغًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى ظَهْرَ كَفِّهِ الْاَيْسَرِ فَصَارَ بَخِيْلًا

وَلِيّاً وَ مِنهُم مَن رَاى اَنَا مِلَهُ فَصَارَ كَاتِبًا وَ مِنهُم مَن رَاى ظَهراَ اَصَابِعِهِ اليُمنىٰ فَصَارَ حَدَّادًا وَ مِنهُم مَن رَاى ظَهرَ اَصَابِعِهِ اليُسرىٰ فَصَارَ خَيَّاطًا اور جس نے داہنی ہتھیلی دیکھی صرّاف ہوا۔ اور جس نے بائیں ہتھیلی دیکھی کیال بنا۔ اور دونوں ہاتھ دیکھنے والا سخی اور کریم ہوا۔ اور داہنی پشت دست دیکھنے والا رنگریز اور بائیں پشت دست دیکھنے والا بخیل ولئیم ہوا۔ اور انگلیاں دیکھنے والا کاتب ہوا۔ اور داہنی انگلیوں کی پیٹھ دیکھنے والا لوہار اور بائیں انگلیوں کی پیٹھ دیکھنے والا درزی ہوا۔ وَمِنهُم مَن رَاى صَدرَهُ فَصَارَ عَالِمًا وَ مُكَرَّمًا وَمُجتَهِدًا وَ مِنهُم مَن رَاى ظَهرَهُ فَصَارَ مُتَوَاضِعًا وَمُطِيعًا بِاَمرِ الشَّرعِ وَمِنهُم مَن رَاى جَنبَيهِ فَصَارَ غَازِيًا وَ مِنهُم مَن رَاى بَطنَهُ فَصَارَ قَانِعًا وَزَاهِدًا وَ مِنهُم مَن رَاى رُكبَتَيهِ فَصَارَ سَاجِدًا وَرَاكِعًا وَ مِنهُم مَن رَاى رِجلَيهِ فَصَارَ صَيَّادًا وَ مِنهُم مَن رَاى تَحتَ قَدَمَيهِ فَصَارَ مَاشِيًا اور انہیں سے جس نے سینہ دیکھا سیں عالم اور بزرگ اور مجتہد ہوا۔ اور بعض نے پیٹھ دیکھی تو وہ تواضع کرنے والا اور تابعدار حکم شرع کا ہوا اور دونوں پہلو دیکھنے والا غازی اور پیٹ دیکھنے والا صاحب قناعت اور زاہد ہوا۔ اور دونوں زانو کا دیکھنے والا رکوع سجود کرنے والا ہوا۔ اور دونوں پاؤں کا دیکھنے والا شکاری اور تلووں کا دیکھنے والا پیادہ پا چلنے والا ہوا وَمِنهُم مَن رَاى ظِلَّهُ فَصَارَ مُغَنِّيًا وَصَاحِبَ الطُّنبُورِ وَ مِنهُم مَن رَاى وَلَم يَنظُر اِلَيهِ فَصَارَ مُبتَدِعًا وَيَهُودِيًّا وَنَصرَانِيًّا وَكَافِرًا وَ مِنهُم مَن رَاى وَلَم يَنظُر فَصَارَ مُدَّعِيًا بِالرُّبُوبِيَّةِ كَالفَرَاعِنَةِ وَغَيرِهَا مِنَ الكُفَّارِ پھر جس نے سایہ دیکھا وہ گویا اور ربابی ہوا۔ پھر جس نے نظر غور سے نہ دیکھا وہ بدعتی اور یہود و نصاریٰ اور کافر بنا۔ اور بے التفاتی سے دیکھنے والا دعویٰ خدائی کا کرنے والا ہوا مثل فرعونیان وغیرہ کفار کے اِعلَم اَنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ خَلَقَ

الصَّلٰوۃَ علٰی صُوْرَۃِ اَحْمَدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَالْقِیَامُ کَالْاَلِفِ وَالرُّکُوْعُ کَالْحَاءِ وَالسُّجُوْدُ کَالْمِیْمِ وَالْقُعُوْدُ کَالدَّالِ وَخَلَقَ الْخَلْقَ عَلٰی صُوْرَۃِ اِسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَالرَّاْسُ مُدَوَّرٌ کَالْمِیْمِ وَالْیَدَانِ کَالْحَاءِ وَالْبَطْنُ کَالْمِیْمِ وَالرِّجْلَانِ کَالدَّالِ وَلَا تَخْلُقُ اَحَدًا مِنَ الْکَفَرَۃِ عَلٰی صُوْرَتِہٖ بَلْ یُبَدِّلُ صُوَرَہُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْخِنْزِیْرِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو لفظ احمد کی صورت پر پیدا کیا قیام کو الف۔ اور رکوع کو (ح) اور سجود کو میم) اور قعود کو دال کی شکل پر۔ اور خلق کو پیدا کیا لفظ محمد صلعم کی شکل سر تو گول میم کا سا۔ اور دونوں ہاتھ (ح) کے مانند۔ اور پیٹ دوسرے میم کی صورت اور پاؤں دال کے سے۔ پر کسی کافر کو اس صورت پر پیدا نہ کیا بلکہ ہیئت خوک کی بنادی آگے اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ تَخْلِیْقِ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ تُرَابِ اَقَالِیْمِ الدُّنْیَا فَرَاْسُہٗ مِنْ تُرَابِ الْکَعْبَۃِ وَصَدْرُہٗ مِنْ تُرَابِ الدَّھْنَاءِ وَظَھْرُہٗ وَبَطْنُہٗ مِنْ تُرَابِ الْھِنْدِ وَیَدَیْہِ مِنْ تُرَابِ الْمَشْرِقِ وَرِجْلَیْہِ مِنْ تُرَابِ الْمَغْرِبِ پہلا باب حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بیان میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیدا کیا حضرت خالق اکبر نے آدم علیہ السلام کو دنیا کے تمام ملکوں کی مٹی سے سر مبارک کو کعبے کی مٹی سے اور سینے کو دنیا کی مٹی سے۔ اور پیٹھ اور پیٹ کو ہند کی خاک سے۔ اور دونوں ہاتھ مشرق کی مٹی سے۔ اور دونوں پاؤں مغرب کی مٹی سے وَقَالَ وَھْبٌ رض خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ الْاَرْضِ السَّبْعِ فَرَاْسُہٗ مِنَ الْاُوْلٰی عُنُقُہٗ مِنَ الثَّانِیَۃِ وَصَدْرُہٗ مِنَ الثَّالِثَۃِ وَیَدَیْہِ مِنَ الرَّابِعَۃِ وَظَھْرُہٗ وَبَطْنُہٗ مِنَ الْخَامِسَۃِ وَفَخِذَیْہِ مِنَ السَّادِسَۃِ وَسَاقَیْہِ وَقَدَمَیْہِ مِنَ السَّابِعَۃِ

اور وہب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سات طبق زمین کی مٹی سے پیدا کیا۔ سر پہلے طبق سے۔ اور گردن دوسرے طبق سے اور سینہ تیسرے سے۔ اور دونوں ہاتھ چوتھے سے۔ اور پیٹھ اور پیٹ پانچویں سے۔ اور دونوں ران چھٹے سے اور دونوں پنڈلیاں اور دونوں قدم ساتویں طبق سے

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ رَأْسَهُ مِنْ تُرَابِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَوَجْهَهُ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ وَأَسْنَانَهُ مِنْ تُرَابِ الْهِنْدِ وَعَظْمَهُ مِنْ تُرَابِ الْجَبَلِ وَعُقَدَهُ مِنْ تُرَابِ الْبَابِلِ وَظَهْرَهُ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ وَقَلْبَهُ مِنْ تُرَابِ الْفِرْدَوْسِ وَلِسَانَهُ مِنْ تُرَابِ الطَّائِفِ وَعَيْنَيْهِ مِنْ تُرَابِ حَوْضِ الْكَوْثَرِ

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ نے سر مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کے بیت المقدس کی خاک سے پیدا کیا اور چہرہ جنت کی خاک سے۔ اور دانت ہند کی خاک سے۔ اور ہڈیاں پہاڑ کی خاک سے اور ریڑھ کی ہڈیاں بابل کی مٹی سے۔ اور پیٹھ عراق کی مٹی سے۔ اور دل فردوس کی خاک سے۔ اور زبان طائف کی مٹی سے۔ اور دونوں آنکھیں حوض کوثر کی خاک سے

وَلَمَّا كَانَ رَأْسُهُ مِنْ تُرَابِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَاجَرَمَ صَارَ مَوْضِعَ الْعَقْلِ وَالْعَظَمَةِ وَالنُّطْقِ وَلَمَّا كَانَ وَجْهُهُ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ صَارَ مَوْضِعَ الزِّينَةِ وَلَمَّا كَانَ عَيْنَاهُ مِنْ تُرَابِ حَوْضِ الْكَوْثَرِ صَارَ مَوْضِعَ الْمَلَاحَةِ وَلَمَّا كَانَ أَسْنَانُهُ مِنْ تُرَابِ الْهِنْدِ صَارَ مَوْضِعَ الْحَلَاوَةِ وَلَمَّا كَانَ ظَهْرُهُ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ صَارَ مَوْضِعَ الْقُوَّةِ وَلَمَّا كَانَ عُقَدُهُ مِنْ تُرَابِ الْبَابِلِ صَارَ مَوْضِعَ الشَّهْوَةِ وَلَمَّا كَانَ عَظْمُهُ مِنْ تُرَابِ الْجَبَلِ صَارَ مَوْضِعَ الصَّلَابَةِ وَلَمَّا كَانَ قَلْبُهُ مِنَ الْفِرْدَوْسِ صَارَ مَوْضِعَ الْإِيمَانِ وَلَمَّا كَانَ لِسَانُهُ مِنَ الطَّائِفِ صَارَ مَوْضِعَ الشَّهَادَةِ اور چونکہ سر آدم ؑ کا بیت المقدس کی خاک سے بنا تھا

اس نیلیے وہ موضع عقل اور بزرگی اور قوت گویائی کا ہوا۔ اور منھ اُن کا خاک جنت سے بنا اسی سبب سے وہ مقام زینت کا ہوا۔ اور دونوں آنکھین حوض کوثر کی مٹی سے تھین تو وے محل ملاحت کا ہوئین۔ اور دانت ہند کی خاک سے تھے اسلیے وے موضع حلاوت کا ہے۔ اور تھی پیٹھ خاک عراق سے تو مقام قوت کا ہوئی۔ اور ریڑھ تھی بابل کی مٹی سے پس وہ ہوئی موضع شہوت کا۔ اور ہڈیان پہاڑ سے تھین اسی سبب سے محل سختی اور مضبوطی کا ہوئین اور جب کہ دل اُنکا فردوس سے بنا تھا تو وہ مقام ایمان کا ہوا۔ اور زبان طائف سے تھی تو وہ مقام کلمہ شہادت کا ہوئی

وَجَعَلَ فِيهِ تِسْعَةَ أَبْوَابٍ سَبْعَةً فِي رَأْسِهِ عَيْنَا وَأُذُنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَاثْنَيْنِ فِي بَدَنِهِ قُبُلُهُ وَدُبُرُهُ اور بنائے اللہ تعالی نے آدمؑ مین نو دروازے یعنی نو سوراخ سات تو سر مین دو آنکھین دو کان دو نتھنے ایک منھ اور دو سوراخ بدن مین ایک قبل دوسرا دبر وَجَمِيعُ الْحَوَاسِّ خَمْسَةٌ وَقِيلَ سِتَّةٌ فَالْبَصَرُ فِي الْعَيْنِ وَالسَّمْعُ فِي الْأُذُنِ وَالذَّوْقُ فِي الْفَمِ وَالشَّمُّ فِي الْأَنْفِ وَاللَّمْسُ فِي الْيَدَيْنِ وَالْمَشْيُ فِي الرِّجْلَيْنِ اور عطا فرمائے حق سبحانہ وتعالی نے آدمؑ کو پانچ حواس اور بعضون نے کہا ہے چھ بصارت آنکھ مین اور سماعت کان مین۔ لذت دہن مین سونگھنا ناک مین چھونا دونون ہاتھ مین۔ اور چال دونون پاؤن مین وَقَالَ لَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَنْفُخَ فِي آدَمَ الرُّوحَ أَمَرَ الرُّوحَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ وَيُقَالُ مِنْ دِمَاغِهِ فَاسْتَقَرَّ فِيهِ مِقْدَارَ مِائَتَيْ سَنَةٍ ثُمَّ نَزَلَ فِي الْعَيْنَيْنِ فَنَظَرَ إِلَى نَفْسِهِ فَرَأَى كُلَّهَا طِينًا فَلَمَّا بَلَغَ إِلَى أُذُنَيْهِ سَمِعَ تَسْبِيحَ الْمَلَائِكَةِ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى خَاشِمِهِ فَعَطَسَ فَقِيلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ عُطَاسِهِ لَقَّنَهُ اللهُ تَعَالَى بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَأَجَابَهُ يَرْحَمُكَ رَبُّكَ يَا آدَمُ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى صَدْرِهِ فَتَعَاجَلَ الْقِيَامَ فَلَمْ يُمْكِنْهُ ذٰلِكَ وَتِلْكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا فَلَمَّا وَصَلَ إِلَى جَوْفِهِ اشْتَهَى الطَّعَامَ

کہتے ہین کہ جب چاہا حق سبحانہ تعالی سنے پھونکنا روح کا جسم مین آدم علیہ السلام کے پس حکم کیا روح کو تب گھسی روح اُن کے قالب مین۔ اور بعض کہتے ہین کہ دماغ مین گھسی اور گھومتی رہی وہان دو سو برس تک۔ پھر اتری آنکھون مین تب اپنے بدن کو دیکھا تو سب گل ہی گل پایا۔ پھر جب پہونچی دونون کانون کی طرف تو سنی تسبیح ملائکہ کی۔ پھر نتھنے مین آئی اور اُسے چھینک آگئی ہنوز چھینک سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ سکھا دیا اللہ تعالی نے اور کہا آدمؑ نے الحمد للہ پھر جواب دیا رب العالمین سنے رحم کرے تجھ پر رب تیرا اے آدم۔ بعد اس کے سینے مین آئی اور جھٹ کھڑے ہونے کا ارادہ کیا پر نہو سکا اسی پر فرمایا ہے اللہ تعالی نے۔ کان الانسان عجولا یعنی بشر بڑا جلد باز ہوا۔ پھر جب پہونچی روح پیٹ مین تب اشتہا کھانے کی ہوئی ثُمَّ انْتَشَرَ الرُّوحُ فِي الْجَسَدِ كُلِّهٖ فَصَارَ لَحْمًا وَدَمًا وَعُرُوقًا وَعِصَابَةً ثُمَّ كَسَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِبَاسًا مِّنْ ظُفُرٍ تَزِيْدُ كُلَّ يَوْمٍ حُسْنًا فَلَمَّا قَارَبَ الذَّنْبَ بُدِّلَ هٰذَا الظُّفُرُ وَبَقِيَتْ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فِي اَنَامِلِهٖ لِيَذْكُرَ بِذٰلِكَ بعد ازان پھیل گئی روح سارے جسم مین تو بن گیا گوشت اور لہو اور پتلی رگین اور پٹھا یعنی موٹی رگین۔ پھر پہنایا آدمؑ کو حق جل وعلا نے لباس ناخن کا جو دن بدن حسن بڑھاتا تھا۔ جب گناہ مین مرتکب ہوئے تو بدلا گیا وہ ناخن اور تھوڑا تھوڑا یادگار کے لیے انگلیون کے سرون پر باقی رہ گیا فَلَمَّا اَتَمَّ اللّٰهُ تَعَالٰى خَلْقَ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَاَلْبَسَهُ مِنْ لِبَاسِ الْجَنَّةِ وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْمَعُ فِيْ جَبْهَتِهٖ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ رُفِعَ عَلَى السَّرِيْرِ وَحَمَلَهٗ عَلٰى اَعْنَاقِ الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ طُوْفُوْا بِهٖ فِي السَّمٰوٰتِ لِيَرٰى عَجَائِبَهَا وَمَا فِيْهَا لِيَزْدَادَ يَقِيْنًا فَقَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ رَبَّنَا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى اَعْنَاقِهَا وَطَافُوْا بِهٖ فِي السَّمٰوٰتِ مِقْدَارَ مِائَةِ عَامٍ ثُمَّ خَلَقَ فَرَسًا مِّنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ يُقَالُ لَهٗ مَيْمُوْنَةُ وَلَهَا جَنَاحَانِ

مِنَ الدُّرِّ وَالْمَرْجَانِ فَرَكِبَهَا آدَمُ وَجِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاِسْرَافِيْلُ عَنْ يَسَارِهٖ فَطَافُوْا بِهٖ فِي السَّمٰوٰتِ كُلِّهَا وَهُوَ يُسَلِّمُ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب کامل کی اللہ سبحانہ نے خلقت آدمؑ کی اور روح پھونک چکا اور پوشاک جنت کی پہناوی اور نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا چودھوین کے چاند کا سا اُن کی پیشانی پر چمکا تب اُنکو ایک تخت پر سوار کروایا اور اِس تخت کو فرشتون کے کاندھے پر رکھوایا اور فرمایا کہ لیئے پھرو اِس کو تمام آسمانون مین تاکہ عجائبات وہان کے اور جو جو چیزین وہان ہین سب دیکھ لے اور اپنا اعتقاد بڑھاوے۔ پس کہا فرشتون نے اے رب ہمارے ہمنے سنا اور مان لیا پس اُٹھا لیا فرشتون نے اپنے کاندھو پر اور لیے پھرے اُن کو تمام آسمان مین سو برس تک۔ پھر پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کے لیے ایک گھوڑا بہت ہی خوشبو مشک کا جس کا نام میمونہ اور اُسکے دو بازو تھے موتی اور مونگے کے تب سوار ہوئے آدمؑ اُس گھوڑے پر اور جبرئیلؑ نے لگام پکڑی اور میکائیلؑ داہنے اور اسرافیلؑ بائین رہے اور سیر کروایا اُن کو تمام آسمانون مین اُسوقت حضرت آدمؑ سلام کرتے تھے ملائکہ کو اور کہتے تھے السلام علیکم اور وے جواب دیتے تھے وعلیکم السلام پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے آدمؑ یہ سلام تیرا ہی اور تیری اولاد مومنین کا ہمیشہ روز قیامت تک

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ ذِكْرِ الْمَلٰئِكَةِ

اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْمَلٰئِكَةَ اَرْبَعَةً اِسْرَافِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَجِبْرَئِيْلَ وَمَلَكَ الْمَوْتِ يَعْنِيْ عِزْرَائِيْلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَجَعَلَ اِلَيْهِمْ اُمُوْرَ الْخَلَائِقِ وَتَدْبِيْرَهُمْ وَتَدْبِيْرَ الْعَالَمِ فَجَعَلَ جِبْرَئِيْلَ صَاحِبَ الرِّسَالَةِ وَمِيْكَائِيْلَ

صَاحِبُ الْاَمْطَارِ وَالْاَرْزَاقِ وَعِزْرَائِيْلُ صَاحِبُ الْاَرْوَاحِ وَاِسْرَافِيْلُ صَاحِبُ الْكَوْنِ

دوسرا باب فرشتون کے بیانمین

جاننا چاہیے کہ پیدا کیا حق سبحانہ جل شانہ نے چار فرشتے اسرافیل اور میکائیل اور جبرئیل اور ملک الموت یعنی عزرائیل علیہم السلام۔ اور سونپا ان چارون فرشتون کو کام اور بندوبست خلائق کا اور تدبیر سارے جہان کی۔ پس کیا جبرئیلؑ کو مالک پیغام پہونچانے کا انبیا علیہم السلام کے پاس۔ اور میکائیلؑ کو دیا کاربار ان اور بندون کی روزی کا۔ اور عزرائیلؑ کو ارواح کا مالک کیا۔ اور اسرافیلؑ کو سونپی خدمت صور یعنے نرسنگا پھونکنے کی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اِسْرَافِيْلَ سَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ تُعْطِيَهُ قُوَّةَ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَسَبْعِ اَرْضِيْنَ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ الرِّيَاحِ وَقُوَّةَ الْجِبَالِ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ الثَّقَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ السِّبَاعِ فَاَعْطَاهُ وَخَلَقَ مِنْ قَدَمَيْهِ اِلٰى رَاْسِهِ شُعُوْرًا وَاَفْوَاهًا وَاَلْسِنَةً مُغَطًّى وَيُسَبِّحُ بِكُلِّ لِسَانٍ بِاَلْفِ اَلْفِ لُغَةٍ وَخَلَقَ مِنْ كُلِّ نَفَسٍ مَلَكًا يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَكِرَامًا كَاتِبُوْنَ وَهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مانگی اسرافیلؑ نے اللہ تعالی سے قوت سات آسمانون اور سات زمینون کی پس عنایت کی اُس کو اور طاقت تمام ہواؤن اور پہاڑون کی یہ بھی مرحمت کی اُس کو۔ اور قوت جن و انسان کی پس عنایت فرمائی اُسکو۔ اور قوت درندون کی یہ بھی عطا فرمائی اُس سے۔ اور پیدا کردیے حق سبحانہ تعالی نے اُسکے دونون قدم سے سر تک رونگٹے اور منہ اور زبانین اُنکی چھپی ہوئین۔ ہر ایک زبان سے ہزار ہزار لغت مین تسبیح باریتعالی کی کرتے ہین۔ اور مخلوق کیا حضرت خالق جل شانہ نے اُسکے ہر ہر دم سے ایک ایک فرشتہ کہ وے سب ملکر اللہ سبحانہ کی تسبیح کرتے رہین گے روز قیامت تک اور وے فرشتے مقرب اور عرش کے اُٹھانے والے اور اعمال بندون

کے سکنے والے اور دوسرے سب کے سب ہمشکل اسرافیل ع کے ہین وَيَنْظُرُ اِسْرَافِيْلُ
كُلَّ يَوْمٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلَى جَهَنَّمَ فَيَذُوْبُ وَيَصِيْرُ كَالْوَتَرِ الْقَوْسِ فَيَبْكِيْ وَيَتَضَرَّعُ
وَلَوْلَا اَذِنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنَعَ بُكَائَهٗ وَدُمُوْعَهٗ لَامْلَاتِ الْاَرْضَ فَيَصَارَ يَدُ مُوْعِهٖ
كَطُوْفَانِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِنْ عَظَمَتِهٖ اَنَّهٗ لَوْصُبَّ مَاءُ جَمِيْعِ الْبِحَارِ وَالْاَنْهَارِ
عَلٰى رَاْسِهٖ مَا وَقَعَتْ قَطْرَةٌ عَلَى الْاَرْضِ اور نظر کرتا ہے اسرافیل ع ہر روز شب مین
تین بار دوزخ کی طرف پس گلتا ہے اور جلد کمان کی طرح جھک جاتا ہے اور رونے
پیٹنے لگتا ہے اگر حکم الہی اُسکے رونے اور آنسو بہانے کا مانع نہوتا تو تمام زمین آنسوون
سے اُس کے بھر جاتی مانند طوفان نوح ع کے اور قد و قامت اسرافیل ع کی ایسی عظیم
ہے کہ اگر تمام دریا اور نہرون کا پانی اُن کے سر پر ڈالا جاوے تو ایک قطرہ زمین پر
نہ پڑے **فصل** اَمَّا مِيْكَائِيْلُ ع خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَعْدَ اِسْرَافِيْلَ خَمْسَ مِائَةِ عَامٍ
وَمِنْ رَاْسِهٖ اِلٰى قَدَمَيْهِ شُعُوْرٌ مِّنَ الزَّعْفَرَانِ وَاَجْنِحَتُهٗ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَعَلٰى كُلِّ
شَعْرٍ اَلْفُ اَلْفِ لِسَانٍ وَعَلٰى كُلِّ لِسَانٍ اَلْفُ اَلْفِ عَيْنٍ يَبْكِيْ بِكُلِّ عَيْنٍ رَحْمَةً لِلّٰهِ
عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِكُلِّ لِسَانٍ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بِمَطَرٍ مِّنْ كُلِّ عَيْنِهٖ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ قَطْرَةٍ فَيَخْلُقُ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا عَلٰى صُوْرَةِ مِيْكَائِيْلَ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلٰى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاَسْمَاؤُهُمْ كَرُوْبِيُّوْنَ وَهُمْ اَعْوَانُ مِيْكَائِيْلَ وَهُمْ مُوَكَّلُوْنَ
عَلَى الْمَطَرِ وَالنَّبَاتِ وَالْاَرْزَاقِ وَالْاَثْمَارِ فَمَا مِنْ قَطْرَةٍ فِي الْبِحَارِ وَلَا ثَمَرَةٍ عَلَى الْاَشْجَارِ
وَلَا نَبَاتٍ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا وَعَلَيْهَا مُوَكَّلٌ **فصل** پیدا کیا اللہ تعالی نے اسرافیل
کے پانسو برس بعد میکائیل ع کو۔ اور اُن کے سر سے قدم تک بال ہین زعفران کے
اور بازو اُن کے زبرجد کے۔ اور ہر ہر بال پر ہزار ہزار زبان ہین۔ اور ہر ایک
زبان پر ہزار ہزار آنکھین ہین کہ روتے ہین ہر ہر آنکھ سے مومنین گنہگار کے حال
پر شفقت کرکے۔ اور ہر ایک زبان سے مغفرت چاہتے ہین مومنون کے لیے پس

برستے ہین اُن کی ہر ایک آنکھ سے ستر ہزار قطرے پھر پیدا کرتا ہے اللہ سبحانہٗ ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ میکائیل ع کی صورت کا کہ وے سب کے سب ملک تسبیح اللہ تعالیٰ کی کرتے رہین قیامت تک ۔ اور نام اُن کے کروبی ہین اور وے مددگار میکائیل کے اور وے متعین ہین باران اور گیاہ اور اناج اور پھلون پر بلکہ ایک ایک قطرہ جو دریاؤن مین اور ہر پھل جو درختون پر اور ہر ایک گھاس جو زمین پر ہے سب پر ایک ایک فرشتہ متعین ہے **فصل** وَاَمَّا جِبْرَئِیْلُ فَخَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بَعْدَ مِیْکَائِیْلَ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَلَهُ اَلْفٌ وَسِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ وَمِنْ رَاْسِهٖ اِلٰی قَدَمَیْهِ شُعُوْرٌ مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَشَمْسٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَعَلٰی کُلِّ شَعْرٍ قَمَرٌ وَکَوْکَبٌ وَهُوَ کُلَّ یَوْمٍ یَدْخُلُ فِیْ بَحْرِ النُّوْرِ ثَلٰثَ مِائَةٍ وَسِتِّیْنَ مَرَّةً فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ تَسْقُطُ مِنْ اَجْنِحَتِهٖ قَطَرَاتٌ فَیَخْلُقُ اللّٰهُ مِنْهَا مَلَکًا عَلٰی صُوْرَةِ جِبْرَئِیْلَ ع یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَاَسْمَاؤُهُمُ الرُّوْحَانِیُّوْنَ وَاَمَّا صُوْرَةُ مَلَکِ الْمَوْتِ فَصُوْرَةُ اِسْرَافِیْلَ ع فِی الْوَجْهِ وَالْاَلْسِنَةِ وَالْاَجْنِحَةِ **فصل** پھر میکائیل ع کے پانسے برس بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پیدا کیا ۔ اُن کے ایک ہزار چھسے بازو ہین ۔ اور سر سے پانون تک بال زعفران کے ہین ۔ اور ایک آفتاب اُنکی دونون آنکھون کے درمیان ہے اور ہر بال مین ایک چاند اور ایک تارا ۔ اور جبرئیل ع ہر روز تین سے ساٹھ ۳۶۰ بار نور کے دریا مین پیٹھتے ہین اور جب وہ اُس سے نکلتے ہین تو ان کے بازون سے قطرے ٹپکتے ہین ۔ پس خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے ہر ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ جبرئیل ع کی صورت کا تا کہ وے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہین قیامت تک ۔ اور نام اُن فرشتون کے روحانی ہین لیکن صورت ملک الموت کی بعینہ صورت اسرافیل ع کی ہے ویسا ہی چہرہ ویسی ہی زبانین ویسی ہی بازو

الباب الثالث فی خلق الموت

جاءَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمَوْتَ وَأَلْفَ أَلْفِ حِجَابٍ وَعَظَمَتُهُ أَكْبَرُ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ وَلَقَدْ شُدَّ بِسَبْعِيْنَ أَلْفِ سِلْسِلَةٍ وَكُلُّ سِلْسِلَةٍ طُوْلُهَا أَلْفُ عَامٍ لَا تَقْرُبُ مَلَائِكَةٌ وَلَا يَعْلَمُوْنَ مَكَانَهُ وَلَا يَسْمَعُوْنَ صَوْتَهُ وَلَا يَدْرُوْنَ مَا هُوَ إِلَى وَقْتِ آدَمَ خَلِيْفَةِ اللّٰهِ فَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ مَا الْمَوْتُ فَأَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحُجُبَ فَكُشِفَتْ حَتّٰى رَأَى الْمَوْتَ

تیسرا باب موت کی پیدائش کے بیان میں

روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب پیدا کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے موت کو ہزار ہزار پردوں کے اندر۔ اور جثہ اُسکا سارے آسمان اور زمین سے بڑا۔ اور تھی وہ بندھی ہوئی ستر ہزار زنجیروں سے جس کی ایک ایک زنجیر ہزار ہزار برس کی راہ کے برابر لمبی تھی۔ تب کوئی فرشتہ اُس کے پاس نہ تھا اور کوئی اُسکا مکان نہیں جانتا اور اُسکی آواز نہیں سنتا اور آدم خلیفۃ اللہ کے ظہور تک ملائکہ اُسکے حال سے کچھ واقف نہ تھے پس مسلط کیا جناب اقدس الٰہی نے ملک الموت یعنی عزرائیل کو اُس پر۔ تب پوچھا ملک الموت نے موت کیا ہے اور اُس کا کام کیا پس حکم دیا اللہ تعالیٰ نے پردوں کو تو اُٹھ گئے پردے اور دکھائی دی موت فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْمَلَائِكَةِ قِفُوْا فَانْظُرُوْا هٰذَا الْمَوْتَ فَوَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْمَوْتِ طِرْ عَلَيْهِمْ بِأَجْنِحَةٍ كُلِّهَا وَافْتَحْ أَعْيُنَكَ فَلَمَّا طَارَ الْمَوْتُ نَظَرَ الْمَلَائِكَةُ فَخَرُّوْا مَغْشِيًّا عَلَيْهِمْ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا أَفَاقُوْا قَالُوْا رَبَّنَا أَخَلَقْتَ أَعْظَمَ مِنْ هٰذَا خَلْقًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا خَلَقْتُهُ وَأَنَا أَعْظَمُ وَقَدْ يَذُوْقُ مِنْهُ كُلُّ خَلْقٍ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کھڑے ہو جاؤ اور دیکھو اُسے تو سب کے سب کھڑے ہو گئے اور حکم کیا باری تعالیٰ نے کہ اُڑ ان کے اوپر اے موت اپنے سارے بازوں سے اور کھول دے اپنی آنکھیں پس جب اُڑی موت اور فرشتوں نے اُسے

دیکھا تو ہزار برس تک بیہوش پڑے رہے۔ پھر جب ہوش مین آئے تو پوچھا اے
رب ہمارے بھلا اس سے بڑی بھی کوئی خلقت تو نے پیدا کی ہے۔ فرمایا رب نے ہم
بڑے ہین اور ہم نے اسے پیدا کیا ہے اور ہر ایک خلق اسکا مزا چکھنے کی فقال سبحانہ
وتعالیٰ یا عزرائیل قد سلطتک علیہ فقال الٰہی بای قوۃ اخذہ فانہ عظیم
فاعطاہ اللہ تعالیٰ قوۃ فاخذ الموت فسکن الموت وقال یا رب ائذن لی حتی
انادی فی السماء مرۃ فاذن لہ فنادی الموت باعلیٰ صوت بعد اس کے فرمایا
حق سبحانہ جل وعلی نے اے عزرائیل مین نے مسلط کیا تجھے اسپر کہا میرے رب مین
کس قوت سے اس کو پکڑونگا اور تابع کرونگا یہ بہت ہی بڑی ہے پس عطا کی
اللہ تعالیٰ نے قوت تو پکڑا موت کو اور ٹھہر گئی موت۔ پھر عرض کی موت نے
رب میرے حکم ہو تو ایک بار پکارون آسمان مین تب حکم ہوا تو بڑی آواز سے
پکارنے لگی انا الموت الذی افرق بین کل حبیب وانا الموت الذی افرق بین
المرأۃ والزوج وانا الموت الذی افرق بین الابناء والاباء وانا الموت الذی
افرق بین الاخوۃ والاخوات وانا الموت الذی اقھر الاقویاء من بنی آدم
وانا الموت الذی اخرب الدور واعمر القبور وانا الموت الذی یطلبکم ولو کنتم
فی بروج مشیدۃ ولم یبق مخلوق الا ویذوقنی یعنی مین وہ موت ہون کہ جدائی ڈال
دیتی ہون دوستون مین۔ مین وہ موت ہون کہ جدا کر دیتی ہون زن اور شوہر کو۔
مین وہ موت ہون کہ جدائی ڈالتی ہون باپ بیٹون مین۔ مین ایسی موت ہون
کہ تفرقہ ڈال دیتی ہون بھائی بہنون مین۔ مین وہ موت ہون کہ بڑے بڑے
قوی آدمیون کو عاجز کر دیتی ہون۔ مین وہ موت ہون کہ ویران کر دیتی ہون
مکان اور کوٹھون کو۔ مین وہ موت ہون کہ تم کو ہلاک کردون اگرچہ تم مضبوط
گنبدون مین رہا کرو۔ اور ایسا کوئی مخلوق نہ ہوگا کہ وہ میرا مزا نہ چکھے گا واذا نزل

الموت علی احد قام بین یدیه علی صورته فیقول النفس من انت وما ترید فیقول انا الموت الذی اخرجک من الدنیا واجعل اولادک یتیما وزوجتک ایمة و مالک موروثا بین ورثتک الذی لا تحبهم فی حال حیاتک وانک لم تقدم خیر المقدمک لاخرتک الیوم جئت الیک ولم تفعل خیرا من بعدیے اور جب کسی کی موت آتی ہے تو اسی کی صورت بن کر سامنے آکھڑی ہوتی ہے تب اس کی روح پوچھتی ہے تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے پس وہ کہتی ہے میں موت ہوں نکالونگی تجھے دنیا سے اور کرونگی تیری اولاد کو یتیم اور تیری جورو کو بیوہ اور تیرے مال کو میراث وارثوں کی جن کو تو اپنی زندگی میں پیار نہیں کرتا تھا۔ اور تو نے اپنے حق میں آخرت کے لیے کوئی نیکی نہ کی اب آج میں آپہونچی تیرے پاس فاذا سمع النفس حول وجهه الی الحائط فیری الموت قائما بین یدیه فحول وجهه الی الجانب الاخر فیری الموت بین یدیه پس جب سنے گی روح یہ کلمہ تو منھ اپنا دیوار کی طرف پھیرے گی تب دیکھے گی موت کو اپنے سامنے کھڑی پھر پھیرے گی منھ دوسری طرف پھر دیکھے گی موت کو سامنے فیقول الموت الم تعرفنی انا الموت الذی قبضت روح والدک وانت تنظر ولم تنفعه الیوم اخذ روحک حتی ینظر اولادک ولم ینفعوک فانا الموت الذی قد افنیت القرون الماضیة اکثر ماذو قوة منه پھر کہے گی کیا تو نے نہ پہچانا مجھے میں وہی موت ہوں کہ تیرے باپ کی روح قبض کی اور تو دیکھتا تھا پر کچھ نہ ہو سکا تجھ سے آج تیری روح قبض کرونگی اور تیری اولاد دیکھتی رہے گی پر کچھ نہ ہو سکے گا اُن سے۔ اور میں وہی موت ہوں کہ عہد پیشین کے لوگوں کو جو تجھ سے کہیں قوی تر تھے نیست و نابود کر دیا ثم یقول له ملک الموت کیف رایت الدنیا فیقول رایتها مکارة غدارة ثم یخلق الله تعالی الدنیا علی صورة فیقول یا عاصی الا تستحیی انت اذنبت بی ولم تمتنع عن

أَدْعَاعِي إِنَّكَ طَلَبْتَنِي وَأَنَا مَا طَلَبْتُكَ لَا تُفَرِّقُ حَلَالًا مِنْ حَرَامٍ وَظَنَنْتَ أَنَّكَ لَا تُفَارِقُ
مِنَ الدُّنْيَا فَإِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ وَمِنْ عَمَلِكَ پھر پوچھے گا اُس کو ملک الموت کیون تو نے
دنیا کو کیا دیکھا۔ جواب دے گا بڑی مکارہ اور دغا باز ہے۔ تب پیدا کریگا اللہ تعالی
دنیا کو ایک شکل سے اُس کے روبرو اور کہنے لگے گی دنیا اے گنہگار بے شرم تو نے
گناہ کیا مجھ مین اور نہ باز رہا گناہون سے تو نے مجھے دوست رکھا زمانہ مین سبنے تجھے
تو حلال اور حرام مین کچھ فرق نہین کرتا تھا تجھے گمان غالب تھا کہ ہم دنیا سے
جدا نہ ہونگے پر اب ہم الگ ہین تجھ سے اور تیرے اعمال سے وَبَرَاءٌ مَالُهُ قَدْ
وَقَعَ فِي مِلْكِ غَيْرِهِ فَيَقُولُ الْمَالُ يَا عَاصِي كَسَبْتَنِي بِغَيْرِ حَقٍّ وَلَا تَصَدَّقْتَنِي عَلَى
الْفُقَرَاءِ وَلَا عَلَى الْمَسَاكِينِ الْيَوْمَ وَقَعْتُ فِي يَدِ غَيْرِكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ فَيَقُولُ يَا رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ
صَالِحًا تَرَكْتُ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ الْآيَة ثُمَّ أَخَذَ رُوحَهُ إِنْ كَانَ
مُؤْمِنًا عَلَى السَّعَادَةِ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا عَلَى الشَّقَاوَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى كَلَّا إِنَّ كِتَابَ
الْأَبْرَارِ لَفِي نَعِيمٍ وَكَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ اور دیکھے گا اپنا مال غیر کے
ملک مین پس کہیگا مال اُسکا اے گنہگار تو نے مجھے ناحق حاصل کیا نہ مجھے فقیرون
کو دیا نہ مسکینون کو آج مین پڑ گیا غیر کے ہاتھ مین۔ راست ہے فرمان حق سبحانہ
تعالی کا کہ قیامت کے دن نہ مال فائدہ بخشتے گا نہ فرزند مگر جسے بخشا ہے اللہ تعالے
نے ایمان تب وہ شخص کہے گا یارب پھر بھیج دے مجھے دنیا مین تاکہ مین کرون
اعمال نیک جو چھوڑ دیا ہے پس فرماوے گا جناب باریتعالی جب موت آگئی تو
ایک پل بھی آگے پیچھے نہین ہوتا۔ بعد اُس کے پکڑی جاوے گی روح اُس کی
اگر مومن تھا تو سعادت کے ساتھ اور منافق تھا تو بدبختی کے ساتھ مطابق فرمان
اقدس الٰہی کے کہ بیشک نامہ نیک کاردن کا بہشت مین اور بیشک نامہ بدکارون کا دوزخ مین ہے

الباب الرابع فی ذکر ملک الموت کیف یاخذ الارواح

ذکر فی کتاب السلوی عن مقاتل ابن سلیمان رض ان ملک الموت کان له سیر فی
السماء السابعة ویقال فی السماء الرابعة خلقه الله تعالیٰ من نور وله سبعون
الف مائة وله اربعة اجنحة جمیع جسده مملوا بالعیون والالسنة ولیس
احد من خلقه من الآدمی والطیور وکل ذی روح الا وله فی جسده وجه
وعین وید فیاخذ بذلک الید الروح وینظر بالوجه الذی یحاذیه وبذلک
یقبض روح المخلوق فی کل مکان فاذا ماتت النفس فی الدنیا ذهبت
عین من جسده

چوتھا باب ذکر میں اسکے کہ ملک الموت کیونکر قبض کرتا ہے ارواح کو
مذکور ہے کتاب سلوی میں روایت سے مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ کی
کہ سیر ملک الموت کی ساتوین آسمان پر ہے اور بعضے کہتے ہین چوتھے آسمان پر پیدا
کیا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے نور سے اور اس کے ستر ہزار پانون اور چار بازو ہین سارا
بدن اس کا بھرا ہوا ہے آنکھون اور زبانون سے ۔ اور نہین ہے کوئی مخلوق
آدمی اور چڑیا اور ہر ایک جاندار سے مگر اس کے لیے ملک الموت کے جسم مین
ایک منھ اور ایک آنکھ اور ایک ہاتھ ہے کہ پکڑتا ہے اسی ہاتھ سے روح کو اور
نظر کرتا ہے اس منھ سے جو اسکے سامنے ہے اور اسی سے قبض کرتا ہے روح مخلوق
کی جہان ہو ۔ پھر جب مرجاتا ہے کوئی شخص دنیا مین تو جاتی رہتی ہے ایک آنکھ اسکے
بدن سے وقیل ان له اربعة اوجه احدھن قدامه والثانی علی راسه
والثالث علی ظهره والرابع تحت قدمیه فیاخذ ارواح الانبیاء والملائکة علی
وجه راسه وارواح المؤمنین علی وجه قدامه وارواح الکافرین علی وجه
من وراء ظهره وارواح الجن علی وجه تحت قدمیه والاخری یجعله علی جسمه

جہنم اور الاخرے علی سریر الجنۃ اور کہا جاتا ہے کہ اُس کے چار منھ ہین ایک سامنے
دوسرا سر پر تیسرا پیچھے پر چوتھا دونون پانون کے نیچے پس پکڑتا ہے ارواح انبیا
اور ملائک کی سامنے کے منھ پر۔ اور ارواح مومنون کی سامنے کے منھ پر اور ارواح کافرون
کی پیٹھ کے منھ پر اور ارواح جنون کی دونون پانون کے منھ پر۔ اور ایک پانون
اُس کا دوزخ کے پل پر اور دوسرا بہشت کے تخت پر ہے ویقال من عظمتہ انہ
لو صب ماء جمیع البحور والانہار علی راسہ ما وقعت قطرۃ علی وجہ الارض
اور اس کی عظمت کا حال یون کہتے ہین کہ اگر تمام دریاؤن اور نہرون کا پانی اسی
کے سر پر ڈالا جاوے تو ایک قطرہ روے زمین پر نہ پڑے ویقال ان الدنیا باسرہا
فی عینی ملک الموت کخوان قد وضع علیہ کل شیء ووضع بین یدی رجل یاکل
منہ ما شاء وکذلک ملک الموت فی الخلائق یقلب الدنیا کما یقلب الآدمیون
درہما اور کہا جاتا ہے کہ ساری دنیا ملک الموت کی آنکھ مین مثل خوان کے ہے
کہ اُسپر سب چیزین دھری ہین اور وہ ایک آدمی کے سامنے رکھا ہوا ہے تاکہ اُس
مین سے جو چاہے سو کھالے اور یون ہی ملک الموت خلائق مین اُلٹ پلٹ
کرتا ہے دنیا کو جسطرح سے لوگ روپیہ کو اُلٹتے ہین ویقال لا ینزل ملک الموت
الا علی الانبیاء والرسل ولہ خلفاء علی ارواح السباع والبہائم کہتے ہین کہ
ملک الموت نبیون اور رسولون کے پاس اُترتا ہے اور اُس کے خلیفے درندون
اور چارپایون کی ارواح پر متعین ہین ویقال ان اللہ تعالی لما افنی خلقہ
کلہ من الناس وغیرہ تطفی العیون التی فی جسد ملک الموت کلہا ویبقی
ثمانیۃ وہی اسرافیل ومیکائیل وجبرائیل وعزرائیل واربعۃ من حملۃ العرش
وانما معرفۃ انتہاء الاحوال ان ملک الموت اذا وقع الیہ نسخۃ الموت والمرض
یقول النبی متی اقبض روح العبد وعلی ای حال وہیاۃ ارفع فیقول اللہ تعالی

يَا مَلَكَ الْمَوْتِ هٰذَا عِلْمُ غَيْبِيْ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ اَحَدٌ غَيْرِيْ اَمَّا اِذَا كَانَ وَقْتُهُ اَجْعَلُ لَكَ عَلَامَاتٍ تَقِفُ بِهَا عَلَيْهِ وَاِنَّ الْمَلَكَ الَّذِيْ هُوَ مُوَكَّلٌ عَلَى الْاَنْفَاسِ يَاْتِيْ اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ تَمَّتْ نَفَسُ فُلَانٍ وَالَّذِيْ هُوَ مُوَكَّلٌ عَلَى اَرْزَاقِهِ وَاَعْمَالِهِ يَقُوْلُ نَفَتْ رِزْقُهُ وَعَمَلُهُ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ تَبَيَّنَ خَطَّهٗ مِنْ سَوَادٍ ثُمَّ رُفِعَ اِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ وَاِنْ كَانَ مِنَ السُّعَدَاءِ تَبَيَّنَ عَلَى اِسْمِهِ الَّذِيْ هُوَ مَكْتُوْبٌ فِي الصَّحِيْفَةِ الَّتِيْ عِنْدَ مَلَكِ الْمَوْتِ خَطٌّ مِّنْ نُوْرٍ حَوْلَ ذَالِكَ الْاِسْمِ حَتّٰى تَسْقُطَ عَلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ وَرَقَةٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ مَكْتُوْبٌ عَلَى الْوَرَقَةِ اِسْمُهٗ فَحِيْنَئِذٍ يَقْبِضُ رُوْحَهٗ اور کہا جاتا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالی ساری خلقت کو فنا کرے گا انسان ہویا غیر انسان تب خیرہ ہو جائینگی سب آنکھیں جو بدن مین ملک الموت کے ہین - اور باقی رہینگے آٹھ شخص وہ اسرافیل اور میکائیلؑ اور جبرائیل اور عزرائیل اور چار فرشتے جو حامل عرش ہین اور مدت زندگی کی انتہا کی شناخت یہ ہوگی کہ جب نسخہ موت و مرض کا ملک الموت کے پاس گر پڑیگا کہے گا بار خدایا کب قبض کرون گا روح بندے کی اور کس حالت اور صورت پر اٹھاوے گا - پس خداوند تعالے فرماوے گا اے ملک الموت یہ علم غیب ہے اس کو میرے سوا اور کوئی نہین جانتا مگر جب اسکا وقت آوے گا تب مین ایسی علامتین دکھا دونگا کہ تو معلوم کرلیگا - اور جو فرشتہ کہ ارواح پر متعین ہے وہ اُس کے پاس آوے گا اور کہے گا کہ تمام ہوئی زندگانی فلانے شخص کی - اور جو متعین ہے اُس کی روزی اور عمل پر وہ کہے گا اُس کی روزی اور عمل ختم ہوئی - پھر اگر وہ شقیون سے ہوگا تو ایک خط سیاہی کا نمود ہوگا بعد اُس کے وہ پیش کیا جاویگا نزدیک ملک الموت کے اور اگر سعیدون سے ہوگا تو گرد اُس کے نام کے جو صحیفۂ ملک الموت مین لکھا ہوگا ایک خط نور کا ظاہر ہوگا تب جو درخت عرش کے نیچے ہے - اس مین سے وہ پتا جس مین اُس شخص کا نام لکھا ہوگا

گر پڑے گا پس اسے وقت میں اس کی روح قبض کی جائیگی رُوِیَ عَنْ کَعْبٍ رضی
اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ شَجَرَةً تَحْتَ الْعَرْشِ عَلَیْهَا اَوْرَاقٌ بِعَدَدِ الْخَلْقِ فَاِذَا انْقَطَعَ
عُمْرُ عَبْدٍ وَبَقِیَ مِنْ عُمْرِہٖ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا سَقَطَتْ وَرَقَتُهٗ عَلٰی حِجْرِ عِزْرَائِیْلَ فَیَطَّلِعُ
بِذٰلِكَ وَقَامَ یَقْبِضُ رُوْحَ صَاحِبِهَا وَبَعْدَ ذٰلِكَ یُسَمُّوْنَهٗ مَیِّتًا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ حَیٌّ
عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا روایت کی گئی ہے کعب رضی اللہ عنہ سے کہ بیشک پیدا
کیا ہے اللہ تعالے نے ایک درخت نیچے عرش کے کہ اس پر پتے ہیں مطابق شمار
خلائق کے پھر جب تمام ہوتی ہے مدت زندگانی کسی بندے کی اور چالیس دن اسکی
عمر سے باقی رہتے ہیں تب اس کے نام کا پتا عزرائیل کی گود میں گر پڑتا ہے پس
حال سے عزرائیل خبردار ہوتا ہے اور مستعد رہتا ہے اُس شخص کی روح کے قبض کرنے
پر کہ جس کے نام کا پتا ہے اور بعد اس واقعہ کے وہ شخص آسمانوں میں میت کہلاتا ہے
اور زمین پر چالیس دن زندہ رہتا ہے وَیُقَالُ اِنَّ مَکْتُوْبًا یَنْزِلُ عَلٰی مَلَكِ الْمَوْتِ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْهِ اِسْمُ مَنْ یَقْبِضُ رُوْحَهٗ وَالْمَوْضَعُ الَّذِیْ یَقْبِضُ فِیْهِ وَالسَّبَبُ
الَّذِیْ یُقْبَضُ عَلَیْهِ اور کہتے ہیں کہ ایک کاغذ لکھا ہوا اترتا ہے ملک الموت کے
سامنے اللہ تعالی کے حضور سے اسمیں نام اس شخص کا جس کی روح قبض کی جائیگی
اور ذکر اس مقام کا جہاں روح نکالی جائیگی اور سبب روح کے قبض کیے جانے
کا سب لکھا رہتا ہے وَذَکَرَ اَبُو اللَّیْثِ رح یَنْزِلُ قَطْرَتَانِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ عَلٰی اِسْمِ
صَاحِبِهَا اِحْدٰهُمَا بَیْضَاءُ وَالْاُخْرٰی خَضْرَاءُ فَاِذَا نَزَلَتِ الْبَیْضَاءُ عَلٰی اِسْمِهٖ عُرِفَ
اَنَّهٗ سَعِیْدٌ وَاِذَا نَزَلَتِ الْخَضْرَاءُ عَلٰی اِسْمِهٖ عُلِمَ اَنَّهٗ شَقِیٌّ وَاَمَّا الْمَوْضَعُ الَّذِیْ یَمُوْتُ
فِیْهِ فَیُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ مَلَکًا بِکُلِّ مَوْلُوْدٍ یُقَالُ لَهٗ مَلَكُ الْاَرْحَامِ فَاِذَا
سَقَطَتْ نُطْفَةُ الْاَبِ فِیْ رَحِمِ الْاُمِّ یُمَزِّجُهَا فِی الرَّحِمِ مِنْ تُرَابِ الْاَرْضِ الَّتِیْ قُدِّرَ
یَمُوْتُ فِیْهَا یُدْفَنُ وَالْمَیِّتُ حَیْثُمَا یَمُوْتُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلٰی مَوْضَعِ تُرْبَتِهٖ

وَعَلٰی ھٰذَا اَیَدُلُّ قَوْلُہٗ تَعَالٰی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ اور ذکر کیا ہے ابو اللیث رحمہ اللہ نے کہ اترے ہین دو قطرے عرش کے نیچے سے ہر شخص کے نام پر ایک قطرہ سفید ہوتا ہے اور دوسرا سبز لیس جب سفید قطرہ کسی کے نام پر اترتا ہے تو وہ سعید جانا جاتا ہے۔ اور جب سبز قطرہ گرتا ہے تو وہ شخص شقی معلوم ہوتا ہے لیکن موضع موت کا پس کہا جاتا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے پیدا کیا ہے ایک ایک فرشتہ ہر ہر فرزند آدم کے لیے جس کا نام فرشتہ رحم کا۔ پھر جب گرتا ہے نطفہ باپ کا رحم مین مان کے تب وہ فرشتہ اُس نطفے کو مان کے رحم مین لیپتا ہے ساتھ مٹی اُس زمین کے جہان اُس کی موت مقدر ہے پھر وہ بندہ جابجا اور ملک بہ ملک سیر کرتا پھرتا ہے آخر موت کے مقام مین آپہونچتا ہے اور وہین مرجاتا ہے۔ چنانچہ دلالت کرنے والا اس امر پر قول خداوند تعالی کا ۔۔ یہ آیت کریمہ ہے۔ قُلْ لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ یعنی کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منافقون سے کہ اگر رہتے تم اپنے گھرون مین اور معرکۂ جہاد مین حاضر نہ ہوتے تو بھی تم مین سے جس کے لیے قتل مقدر کیا گیا ہے اپنے قتل گاہ مین بیشک حاضر ہوتے اور مارے جاتے وَعَلٰی ھٰذَا حُکِیَ اَنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ کَانَ یَظْھَرُ فِی الزَّمَنِ الْاَوَّلِ فَدَخَلَ یَوْمًا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَحَدَّ نَظَرَہٗ اِلٰی شَابٍّ عِنْدَہٗ فَارْتَعَدَ الشَّابُّ مِنْہُ فَلَمَّا غَابَ مَلَکُ الْمَوْتِ قَالَ الشَّابُّ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اُرِیْدُ اَنْ تَاْمُرَ الرِّیْحَ مُنَجِّیًا لِیْ اِلَی الصِّیْنِ فَاَمَرَ الرِّیْحَ فَحَمَلَتْہُ اِلَی الصِّیْنِ فَمَاتَ الشَّابُّ فِیْھَا فَعَادَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی سُلَیْمَانَ فَسَاَلَہٗ عَنْ سَبَبِ نَظَرِہٖ اِلَی الشَّابِّ فَقَالَ اِنِّیْ اُمِرْتُ بِقَبْضِ رُوْحِہٖ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فِی الصِّیْنِ فَرَاَیْتُہٗ عِنْدَکَ فَعَجِبْتُ مِنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ سُلَیْمَانُ بِقِصَّتِہٖ وَکَیْفِیَّۃِ سُوَالِہٖ بِاَمْرِ الرِّیْحِ لِیَحْمِلَہٗ اِلَی الصِّیْنِ فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ قَدْ قَبَضْتُ رُوْحَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فِی الصِّیْنِ

اور اسی پر ایک حکایت ہے کہ اگلے زمانے مین ملک الموت لوگون کے سامنے آتا تھا
چنانچہ ایک دن حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے نزدیک آیا اور ایک جوان
حضرت کے پاس بیٹھا تھا اس کی طرف نظر تیز سے دیکھنے لگا تب وہ جوان مارے
خوف کے کانپنے لگا۔ پھر جب ملک الموت رخصت ہو گیا تب جوان نے عرض کی
اے نبی اللہ کے امیدوار ہون کہ آپ ہوا کو فرما دین تا کہ مجھے چین کے ملک مین پہونچا دے
پس حضرت نے حکم دیا اور ہوا نے اسے چین پہونچایا اور وہ جوان وہین مر گیا پھر
ایک دن ملک الموت سلیمانؑ کے حضور مین حاضر ہوا تب انھون نے سبب گھورنے
کا طرف اس جوان کی اس سے پوچھا۔ ملک الموت نے جواب دیا یا حضرت جناب
باریتعالی جل شانہ سے مجھے حکم ہوا تھا اس کی روح نکالنے کا اسی روز ملک چین مین
جب مین نے اس کو آپ کے پاس دیکھا تو نہایت متعجب ہوا۔ بعد اس کے حضرت سلیمان
نے اس کا قصہ اور ساری کیفیت اسکے چین مین جانے کی ہوا کی مدد سے کہہ سنایا۔
ملک الموت نے کہا کہ مین نے اسی روز اس کی روح کو چین مین قبض کیا و فی
خبرٍ اٰخر یقال اِنَّ لِمَلَکِ الْمَوْتِ اَعْوَانًا یَقُوْمُوْنَ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ اَلَا تَرٰی اَنَّہٗ رُوِیَ
اَنَّ رَجُلًا اَلْقٰی عَلٰی لِسَانِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِمَلَکِ الشَّمْسِ فَاسْتَاْذَنَ ھٰذَا الْمَلَکُ
رَبَّہٗ فِیْ زِیَارَتِہٖ فَاَذِنَ اللّٰہُ الْمَلَکَ فَلَمَّا نَزَلَ عَلَیْہِ قَالَ لَہٗ اِنَّکَ تُکْثِرُ الدُّعَاءَ لِیْ
فَمَا حَاجَتُکَ قَالَ حَاجَتِیْ اَنْ تَحْمِلَنِیْ اِلٰی مَکَانِکَ وَاَنْ تَسْاَلَ مَلَکَ الْمَوْتِ اَنْ یُّخْبِرَنِیْ
بِاقْتِرَانِ اَجَلِیْ فَحَمَلَہٗ وَاَقْعَدَہٗ مَقْعَدَہٗ مِنَ الشَّمْسِ ثُمَّ صَعِدَ اِلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ
وَذَکَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ اَلْقٰی عَلٰی لِسَانِہٖ اَنْ یَّقُوْلَ کُلَّمَا صَلّٰی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَلِمَلَکِ الشَّمْسِ وَقَدْ طَلَبَ مِنِّیْ اَنْ اَطْلُبَ مِنْکَ اَنْ تُعْلِمَہٗ مَتٰی قُرْبُ اَجَلِہٖ لِیَسْتَعِدَّ
فَنَظَرَ مَلَکُ الْمَوْتِ فِیْ کِتَابِہٖ وَقَالَ اِنَّ لِصَاحِبِکَ شَاْنًا عَظِیْمًا وَاِنَّہٗ لَا یَمُوْتُ
حَتّٰی یَجْلِسَ مَجْلِسَکَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَ وَقَدْ جَلَسَ مَجْلِسِیْ مِنْھَا فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ تُوُفِّیَ

رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ملک الموت کے مددگار کتنے ہین کہ وہ قبض روح کرتے ہین۔ چنانچہ روایت کی گئی ہے کہ ایک شخص کہا کرتا تھا یا اللہ بخش ہم کو اور اُس فرشتے کو جو آفتاب پر متعین ہے بعد اُس کے اجازت چاہی اُس فرشتے نے اپنے رب سے اُس کی ملاقات کی اور اجازت ملی تب وہ گیا اُس کے پاس اور کہنے لگا کہ تو نے دعائین بہت سی ہمارے لیے کین تیری کیا حاجت ہے۔ اُس نے کہا میری حاجت یہی ہے کہ تو ہم کو اپنے مکان مین لیجائے اور اپنی بات ملک الموت سے کہدے کہ وہ مجھے میرے زمان موت کی خبر دیدے۔ تب اُس فرشتے نے جوان کو لیجا کر اپنے مقام مین آفتاب کے نزدیک بٹھا دیا اور خود ملک الموت کے پاس جا کر کہنے لگا کہ ایک شخص بنی آدم مین سے جب نماز پڑھتا تب دعا کرتا الٰہی بخش ہمکو اور آفتاب کے فرشتے کو اب وہ چاہتا ہے کہ ہم کو اُسکے زمان مرگ کی نزدیکی بتا دین تاکہ وہ اپنے مرنے پر مستعد اور تیار رہے یہ سنکر ملک الموت نے اپنی کتاب دیکھی اور کہا اُس شخص کی شان تو بڑی ہے اور وہ جب تلک تیری مجلس مین آفتاب کے نزدیک نہ بیٹھے گا تب تک نہین مریگا۔ تب اُسنے کہا وہ تو میرے مقام مین بیٹھ چکا۔ پس ملک الموت نے جواب دیا کہ میرے رسولون نے اُس کی روح قبض کرلی کیونکہ وہ ہرگز خطا نہین کرتے وَاَمَّا اٰجَالُ الْبَهَائِمِ فَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صلعم اَلْبَهَائِمُ كُلُّهَا فِي ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا تَرَكُوا ذِكْرَ اللّٰهِ قَبَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَرْوَاحَهُمْ وَلَيْسَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ وَقَدْ قِيلَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هُوَ قَابِضُ الْاَرْوَاحِ وَاِنَّمَا اُضِيفَ ذٰلِكَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ كَمَا اُضِيفَ الْقَتْلُ اِلَى الْقَاتِلِ وَالْمَوْتُ اِلَى الْاَمْرَاضِ وَعَلٰى هٰذَا يَدُلُّ قَوْلُهُ تَعَالٰى يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا الْاٰيَةَ اور لیکن موت جانورون کی پس آیا ہے حدیث مین نبی صلعم سے کہ سارے جانور ذکر مین اللہ تعالٰی کے مصروف رہتے ہین جب ذکر

الٓہی چھوڑ دیتے ہین تب اللہ تعالی اُن کی روح قبض کرتا ہے اور ملک الموت
کو اس مین دخل نہین ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ حق سبحانہ تعالی قابض ارواح
کا ہے۔ اور اس کی نسبت ملک السمٰوٰت کی طرف کیسی ہے جیسے نسبت قتل کی قاتل
کی طرف اور نسبت موت کی مرض کی طرف۔ اور اسی پر دلالت کرتا ہے قول اللہ
تعالی کا کہ کہ وفات دیے جاتے ہین سب ذی روح اپنی موت کے وقت مین

الباب الخامس فی ذکر جواب الروح

وَفِي الْخَبَرِ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا اَرَادَ قَبْضَ الرُّوْحِ فَيَقُوْلُ الرُّوْحُ لَا اُطِيْعُكَ مَا لَمْ
يَاْمُرْ اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اَمَرَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَطْلُبُ مِنْهُ الرُّوْحُ الْعَلَامَةَ وَالْبُرْهَانَ وَ
يَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ خَلَقَنِيْ وَاَدْخَلَنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَلَمْ تَكُنْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَالْاٰنَ تُرِيْدُ
اَنْ تَاْخُذَنِيْ فَيَرْجِعُ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ صَدَقَ
رُوْحُ عَبْدِيْ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ اِلَى الْجَنَّةِ وَخُذْ تُفَّاحَةً اَوْ عِنَبًا وَاَرِهِ رُوْحَ
عَبْدِيْ فَيَذْهَبُ مَلَكُ الْمَوْتِ وَيَاْخُذُهَا وَعَلَيْهَا مَكْتُوْبٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ فَاِذَا رَاٰهَا رُوْحُ الْعَبْدِ فَيَخْرُجُ مَعَ النَّشَاطِ

پانچوان باب ذکر مین جواب روح کے

اور آیا ہے حدیث مین کہ جب ملک الموت ارادہ قبض روح کا کرتا ہے تب وہ روح کہتی
ہے ہم تیری فرمان برداری نہین کرین گے جب تک اُس امر پر حکم الٰہی نہوگا پھر ملک
الموت کہتا ہے ہمکو اللہ ہی نے حکم دیا ہے تب وہ روح نشان اور دلیل مانگتی
ہے اور کہتی ہے کہ مجھ کو میرے رب نے پیدا کیا اور میرے قالب مین داخل کیا
تب تو کہان تھا جو اب مجھے پکڑنے چاہتا ہے یہ سنکر ملک الموت حضور اقدس الٰہی
مین پھر جاتا ہے۔ پس حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے صادق ہے روح میرے بندے کی
اے ملک الموت تو جنت مین جا اور وہان سے ایک سیب یا انگور لے اور میرے بندے

کی روح کو دکھاتا ہے تب ملک الموت ایک سیب جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوتا ہے لے کر اس روح کو دکھاتا ہے پھر دیکھتے ہی وہ روح بشاشت کے ساتھ قالب سے نکل پڑتی ہے

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ ذِکْرِ جَوَابِ رُوْحِ الْمُؤْمِنِ

وَفِی الْخَبَرِ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْضَ رُوْحِ عَبْدٍ یَجِیْئُ مَلَکُ الْمَوْتِ مِنْ قِبَلِ الْفَمِ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَیَخْرُجُ الذِّکْرُ مِنْ فَمِہٖ فَیَقُوْلُ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ ھٰذِہِ الْجِھَۃِ وَاِنَّمَا اَجْرٰی فِیْہِ ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَرْجِعُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ کَیْتَ وَکَیْتَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِقْبِضْ مِنْ جِھَۃٍ اُخْرٰی فَیَجِیْئُ مِنْ قِبَلِ الْیَدِ فَیَخْرُجُ مِنْہُ فَیَقُوْلُ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِیْ فَاِنَّہٗ تَصَدَّقَ فِیْ کَثِیْرًا وَمَسَحَ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَکَتَبَ الْعِلْمَ وَضَرَبَ السَّیْفَ عَلٰی عُنُقِ الْکُفَّارِ ثُمَّ یَجِیْئُ اِلَی الرِّجْلِ فَیَقُوْلُ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِیْ فَاِنَّہٗ مَشٰی بِیْ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَالْاَعْیَادِ وَمَجْلِسِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ ثُمَّ یَجِیْئُ اِلَی الْاُذُنَیْنِ فَتَقُوْلَانِ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِیْ فَاِنَّہٗ سَمِعَ بِیَ الْقُرْاٰنَ وَالذِّکْرَ فَیَجِیْئُ اِلَی الْعَیْنَیْنِ فَتَقُوْلَانِ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِیْ فَاِنَّہٗ نَظَرَ بِیْ اِلَی الْمَصَاحِفِ وَوَجْہِ الْعَالِمِ فَیَنْصَرِفُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ یَارَبِّ کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اُکْتُبْ اِسْمِیْ عَلٰی کَفِّکَ وَاَرِ رُوْحَ عَبْدِیْ حَتّٰی یَرٰی رُوْحُ عَبْدِیْ فَیَکْتُبُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی کَفِّہٖ وَیُرِیْ رُوْحَ الْمُؤْمِنِ فَیَخْرُجُ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ مَعَ النَّشَاطِ فَمَنْ اٰنَسَ اِسْمَہٗ یَنْصَرِفُ عَنْہُ مَرَارَۃُ النَّزْعِ فَکَیْفَ لَا یَنْصَرِفُ عَنْہُ الْعَذَابُ وَالْقَطِیْعَۃُ کَذٰلِکَ اُکْتُبْ عَلٰی صَدْرِہٖ اِسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ فَیَنْصَرِفُ مِنْہُ الْعَذَابُ وَاَھْوَالُ الدُّنْیَا مِنْہُ

چھٹا باب ذکر میں جواب روح مومن کے

حدیث مین آیا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ کسی بندۂ مومن کے قبض روح کا ارادہ کرتا ہے تب آتا ہے ملک الموت اُسکے منھ کی طرف سے تاکہ اُسکی روح نکالے تب ذکر الٰہی اُس کے منھ سے نکلتا ہے اور کہتا ہی چلا جا اُدھر سے تیری راہ نہین کیونکہ اسنے ذکر الٰہی اُدھر سے جاری رکھا ہے۔ یہ سنکر ملک الموت چلا جاتا ہے اور یہ سب احوال جناب باری تعالیٰ مین عرض کرتا ہے۔ تب خداوند تعالےٰ فرماتا ہے جا دوسری طرف سے قبض روح کر۔ تب آتا ہے ہاتھ کی طرف وہ بھی کہتا ہے ادھر رستہ نہین ہے کیونکہ اس نے مجھ سے صدقہ دیا ہے بہت اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا ہے اور علم کی کتابین لکھی ہین اور کافرون کی گردنون پر تیغ زنی کی ہے۔ پھر آتا ہے پانون کی جانب وہ بھی کہتا ہے اُس طرف راہ نہین اس لیے کہ یہ میرے سبب سے نماز جمعہ اور عیدین اور مجلس مین علم اور علماء کی گیا ہے۔ تب دونون کانون کی سمت آتا ہے وے دونون کہتے ہین کہ ادھر تیری راہ نہین کیونکہ سنا ہم نے قرآن مجید اور ذکر الٰہی سنا گیا ہے پھر دونون آنکھون کی طرف آتا ہے وہ دونون بھی مانع ہوتے ہین کہ اس مرد مومن نے مصحف شریف اور عالم کے چہرے پر نظر ڈالی ہے۔ تب ملک الموت سب سے مایوس ہو کر جناب اقدس الٰہی مین پھر جاتا ہے اور یہ سب ماجرا عرض کرتا ہے۔ وہانسے حکم صادر ہوتا ہے کہ اے ملک الموت لکھ لے تو نام میرا اپنی ہتھیلی پر اور میرے بندے کی روح کو دکھلا تا کہ وہ خوب دیکھے۔ پس وہ لکھ لیتا ہے نام اللہ پاک کا اپنی ہتھیلی پر اور اُس روح کو دکھاتا ہے۔ تب وہ روح خوشی کے ساتھ قلب سے نکل پڑتی ہے۔ پس جس کا نام دیکھنے سے صعوبت نزع کی زائل ہوتی ہے کیا عجب کہ اُس سے عقوبت آخرت دور ہو۔ لکھ میت کے سینے پر نام اللہ تعالیٰ کا مطابق اُس قول الٰہی کے یعنی جس کا سینا حق سبحانہ تعالےٰ نے دین اسلام کے لیے کھول دیا وہ شخص اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے پس

رفع ہوجائیگا اُس سے عذاب آخرت کا اور ہول قیامت کی زائل ہوگی وَفِي الْخَبَرِ اِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِي النَّزْعِ يُنَادِي مُنَادٍ دَعُوْهُ حَتّٰى يَسْتَرِيْحَ وَكَذٰلِكَ اِذَا بَلَغَ اِلَى الرُّكْبَتَيْنِ وَالسُّرَّةِ وَاِذَا بَلَغَ اِلَى الْحَلْقِ جَاءَ نِدَاءٌ دَعُوْهُ حَتّٰى يُوَدِّعَ الْاَعْضَاءُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُوَدِّعُ الْعَيْنُ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَذٰلِكَ الْاُذُنَانِ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَوَدَّعَ رُوْحٌ مِّنَ النَّفْسِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ وَدَاعِ الْاِيْمَانِ مِنَ اللِّسَانِ وَوَدَاعِ الْمَعْرِفَةِ مِنَ الْجَسَدِ فَيَبْقَى الْيَدَانِ الرِّجْلَانِ لَا حَرَكَةَ لَهُمَا وَالْحَدَقَتَانِ لَا نَظَرَ لَهُمَا وَالْاُذُنَانِ لَا سَمْعَ لَهُمَا وَالْجَسَدُ لَا رُوْحَ لَهٗ وَلَوْ بَقِيَ اللِّسَانُ بِلَا اِيْمَانٍ وَالْقَلْبُ بِلَا مَعْرِفَةٍ فَكَيْفَ حَالُ الْعَبْدِ فِي اللَّحْدِ لَا يَرٰى اَحَدًا اَوْ لَا اَبًا وَاُمًّا اَوْ لَا وَلَدًا وَلَا اِخْوَانًا وَلَا اَصْحَابًا وَلَا فِرَاشًا وَلَا حِجَابًا فَلَوْ لَمْ يَرْحَمِ الْكَرِيْمُ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا عَظِيْمًا قَالَ الْفَقِيْهُ رح اَكْثَرُ مَا يُسْلَبُ الْاِيْمَانُ مِنَ الْعَبْدِ وَقْتَ النَّزْعِ اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب کسی بندے پر حالت نزع کی طاری ہوتی ہے تب ندا کرتا ہے ندا کرنے والا کہ چھوڑ دے اُس کو تا کہ آرام کرے اور اسی طرح جب پہونچتی ہے جان دونون زانو اور ناف تک لیکن جب پہونچتی ہے حلق تک تو آتی ہے ندا چھوڑ دے اُس کو تا کہ عضو عضو سے رخصت ہووے پس رخصت ہوتی ہے آنکھ اور کہتی ہے سلام تجھ پر روز قیامت تک ۔ اور اسی طرح دونون کان اور دونون ہاتھ اور دونون پانون اور رخصت ہوتی ہے جان تن سے پس پناہ مانگتا ہون مین نزدیک اللہ کے رخصت ایمان سے زبان سے اور رخصت معرفت سے دل سے پس رہ جاینگے دونون ہاتھ پانون بے حس وحرکت اور دونون آنکھین بے نگاہ اور دونون کان بے شنوائی اور سارا بدن بے روح اور جو باقی رہے زبان بے ایمان اور دل بے معرفت تو کیا حال بندے کا گور مین نہ دیکھے کسی کو نہ باپ نہ مان نہ فرزند نہ بھائی نہ یار نہ آشنا نہ بچھونا نہ پردہ پس اگر

نہ رحم کرے اس وقت کریم رحیم تو بڑا ہی ضرر ہو اس کے حال پر۔ کہا ہے فقیہ نے اکثر ہے کہ چھین جاتا ہے ایمان بندے سے وقت نزع کے

الباب السابع فی ذکر الشیطان

لَّبَ يَسْلُبُ الْإِيْمَانَ مِنَ الْعِبَادِ فِي الْخَبَرِ أَنَّهُ يَجِيْءُ شَيْطَانٌ لَهُ فَيَجْلِسُ عِنْدَ يَسَارِهٖ فَيَقُوْلُ لَهُ اُتْرُكْ هٰذَا الدِّيْنَ وَقُلْ اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ حَتّٰى تَنْجُوَ مِنْ هٰذَا الشِّدَّةِ وَاِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فَالْخَطَرُ شَدِيْدٌ وَعَلَيْكَ بِالتَّضَرُّعِ وَالْبُكَاءِ وَاِحْيَاءِ اللَّيْلِ وَكَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حَتّٰى تَنْجُوَ مِنْ اِغْوَاءِ الشَّيْطَانِ

ساتوان باب ذکر مین شیطان کے کہ کیونکر چھین لیتا ہے ایمان بندہ مومن کا حالت نزع مین

حدیث مین آیا ہے کہ شیطان اس حالت مین بندے کے پاس آکر بائین طرف بیٹھتا ہے اور ترغیب دیتا ہے کہ دین اسلام کو چھوڑ دے اور کہہ کہ دو خدا ہین تب اس نزع کی سختی سے بچے گا تو پس جب ایسا امر ہوا تو بڑا ہی خطرہ ہوا پس تو لازم کر اپنے اوپر گریہ وزاری اور شب زندہ داری اور کثرت رکوع وسجود کی تب شیطان کے وسوسے سے اور غلانے سے نجات پاویگا سُئِلَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح اَيُّ ذَنْبٍ اَخْوَفُ لِسَلْبِ الْاِيْمَانِ قَالَ ثَلٰثَةٌ تَرْكُ الشُّكْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَتَرْكُ خَوْفِ الْخَاتِمَةِ وَظُلْمُ الْعِبَادِ فَمَنْ كَانَ فِيْهِ هٰذِهِ الْخِصَالُ الثَّلٰثَةُ لَاَغْلَبُ اَنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا كَافِرًا اِلَّا مَنْ اَدْرَكَتْهُ السَّعَادَةُ وَيُقَالُ حَالَةُ الْمَيِّتِ شَدِيْدَةٌ حَالُ الْعَطَشِ وَاِحْتِرَاقُ الْكَبِدِ فَفِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ يَجِدُ الشَّيْطَانُ فُرْصَةً مِنْ نَزْعِ الْاِيْمَانِ لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مُضْطَرٌّ لِلْمَاءِ فَيَجِيْءُ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَمَعَهُ قَدَحٌ مِنَ الْمَاءِ فَيُحَرِّكُ لَهُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ اَعْطِنِيْ مِنَ الْمَاءِ وَلَا يَدْرِيْ اَنَّهُ شَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ قُلْ لَا صَانِعَ لِلْعَالَمِ حَتّٰى اُعْطِيَكَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ الشَّقَاوَةُ يُجِيْبُ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَا يَصْبِرُ عَلَى الْعَطَشِ

يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا كَافِرًا وَمَنْ اَدْرَكَتْهُ السَّعَادَةُ يَرُدُّ كَلَامَهُ وَيَتَفَكَّرُ اَمَامَهُ ابوحنیفہ رح
سے کسی نے پوچھا کہ کس گناہ میں ایمان کے جانے کا زیادہ خوف ہے۔ آپ نے
فرمایا تین گناہ ایک تو ایمان کا شکر ترک کرنا۔ دوسرا ڈر خاتمہ زندگانی کا چھوڑ دینا۔
تیسرا بندۂ خدا پر ظلم کرنا۔ جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہونگی اکثر ہے کہ وہ دنیا سے
کافر اٹھے گا مگر ہاں جس کو سعادت توفیق الٰہی کی لاحق ہوئی ہو۔ اور کہا جاتا ہے
کہ حالت میت کی پیاس کے وقت بہت سخت ہوتی ہے۔ اور جگر جلتا ہے پس
ایسے وقت میں شیطان علیہ اللعین ایمان کے چھین لینے کی فرصت پاتا ہے۔ کیونکہ
وہ مومن اُس وقت پانی کے لیے سخت گھبراتا ہے تب وہ ملعون ایک پیالہ پانی کا ساتھ
لیے ہوئے اس کے سرہانے آتا ہے۔ اور اُس پیالے کو نکال کر ہلاتا ہے۔ اُسوقت وہ مومن
مضطر اس سے پانی مانگتا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ وہ ابلیس لعین ہے۔ تب وہ لعین کہتا ہے
کہ دنیا کا کوئی بنانے والا نہیں تا کہ میں تجھے پانی دوں۔ پھر جس شخص کو شقاوت لاحق
ہوئی اُسنے تو اُس ملعون کا کہنا مان لیا۔ اس لیے کہ وہ پیاس پر صبر نہیں کر سکتا۔ پس وہ
دنیا سے کافر گیا۔ اور جس کو سعادت لاحق ہوئی وہ رد کرتا ہے اُس کے کلام کو اور فکر
کرتا ہے انجام کی کَمَا حُكِيَ اَنَّ اَبَا زَكَرِيَّا الزَّاهِدَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاتُ فَاَتَاهُ صَدِيْقٌ
لَهٗ وَهُوَ فِيْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَلَقَّنَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ الزَّاهِدُ
بِوَجْهِهٖ فَلَقَّنَهٗ ثَانِيًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَلَقَّنَهٗ ثَالِثًا فَقَالَ لَا اَقُوْلُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا
كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ رَاٰى اَبُوْزَكَرِيَّا خِفَّةً فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ هَلْ قُلْتُمْ لِيْ شَيْئًا قَالُوْا
نَعَمْ عَرَضْنَا عَلَيْكَ الشَّهَادَةَ ثَلٰثًا فَاَعْرَضْتَ مَرَّتَيْنِ وَقُلْتَ فِي الثَّالِثَةِ لَا اَقُوْلُ
فَقَالَ الزَّاهِدُ اَتَانِيْ اِبْلِيْسُ وَمَعَهٗ قَدَحٌ مِّنَ الْمَاءِ فَوَقَفَ عَلٰى يَمِيْنِيْ يُحَرِّكُ الْقَدَحَ
ثُمَّ قَالَ لِيْ اَتَحْتَاجُ اِلَى الْمَاءِ قُلْتُ بَلٰى فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ فَاَعْرَضْتُ فَقَالَ ثَانِيًا كَذٰلِكَ
وَفِي الثَّالِثَةِ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ قُلْتُ لَا اَقُوْلُ فَضَرَبَ الْقَدَحَ عَلَى الْاَرْضِ وَوَلّٰى هَارِبًا

فَرَدَدْتُ عَلَى اِبْلِيْسَ لَا عَلَيْكَ فَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ چنانچہ ایک نقل ہے کہ ابوزکریا زاہد جب اُس کی موت حاضر ہوئی تب اُس کا ایک دوست حالت نزع مین اُسکے پاس آیا اور اُس کو سکھانے لگا کہ کہہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ پاک اور محمد صلعم اُس کے رسول ہین پس منھ پھیر لیا زاہد نے پھر اُسنے دوسری دفعہ وہی کلمہ سکھایا پھر اُسنے منھ پھیر لیا۔ جب تیسری بار تلقین کرنے لگا تب وہ بولا ہم یہ نہین کہینگے۔ پس یہ بات سن کر اُسکا دوست بیہوش ہو گیا۔ جب ایک ساعت کے بعد ابوزکریا کو کچھ افاقہ حاصل ہوا تب آنکھین کھول دین اور کہا کیون صاحبو تمنے کچھ ہمکو کہا تھا اب سنے جواب دیا ہان کلمہ شہادت تلقین کی تھی دوبار تو نے منھ پھیر لیا تیسری دفعہ کہا کہ ہم نہین کہین سنگے۔ تب زاہد بولا کہ شیطان علیہ اللعن میرے پاس پیالہ پانی کا لے آیا اور میری داہنی طرف کھڑا ہو کر پیالہ چھلکانے لگا پھر اُس نے پوچھا کیون زاہد تجھے پانی کی حاجت ہے مین بولا ہان ہے تب کہا کہ کوئی معبود نہین ہے مین نے اپنا منھ پھیر لیا اُسی طرح دوبار ہوا تیسری دفعہ بھی اُسنے یہی کلمہ کہا تب مین جھنجھلا کر بولا چلا جا مین ایسا کلام ہرگز زبان سے نہ نکالونگا تب اُسنے پیالہ پانی کا زمین پر پٹک دیا اور میرے پاس سے بھاگا پس تم یقین کرو کہ مین نے یہ کلمہ شیطان پر رد کیا تھا نہ تم پر اب مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے اللہ واحد لاشریک کے دوسرا کوئی معبود برحق نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلعم اُسکے بندے اور رسول ہین وَعَلٰی هٰذَا رُوِيَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ اِذَا دَنٰى مَوْتُ الْعَبْدِ تُقْسَمُ حَالُهٗ عَلٰى خَمْسَةٍ اَلْمَالُ لِلْوَارِثِ وَالرُّوْحُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ وَاللَّحْمُ لِلدُّوْدِ وَالْعَظْمُ لِلتُّرَابِ وَالْحَسَنَاتُ لِلْخُصُوْمِ ثُمَّ قَالَ اِنْ ذَهَبَ الْوَارِثُ بِالْمَالِ وَذَهَبَ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالرُّوْحِ وَذَهَبَ الدُّوْدُ بِاللَّحْمِ وَذَهَبَ التُّرَابُ بِالْعَظْمِ وَذَهَبَ الْخُصَمَاءُ بِالْحَسَنَاتِ فَيَا لَيْتَ الشَّيْطَانُ لَا يَذْهَبُ بِالْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ فِرَاقًا مِّنَ الدِّيْنِ

اور اسی پر روایت آئی ہے منصور ابن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ جب نزدیک آتی ہے موت بندے کی تو اپنے مال کو پانچ حصے کرتا ہے۔ مال وارث کے لیے اور روح ملک الموت کے واسطے۔ اور گوشت گور کے کیڑون کے خاطر۔ اور ہڈیان خاک کے لیے۔ اور نیکیان دعوے دارون کے واسطے۔ پھر جب وارث نے مال اور ملک الموت نے جان اور کیڑون نے گوشت اور مٹی نے ہڈیان اور دعوے دارون نے نیکیان لے لین تب کاش شیطان کہین موت کے وقت ایمان نہ لے لے کیونکہ ایمان کی جدائی عین دین اسلام کی جدائی ہے اللہ تعالی اپنی پناہ مین رکھے

اَلبَابُ الثَّامِنُ فِي ذِكْرِ النِّدَاءِ بَعْدَ نَزْعِ الرُّوحِ

وَفِي الْخَبَرِ اِذَا فَارَقَ الرُّوحُ مِنَ الْبَدَنِ نُودِيَ مِنَ السَّمَاءِ ثَلٰثَ صَيْحَاتٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَتَرَكْتَ الدُّنْيَا اَمِ الدُّنْيَا تَرَكَتْكَ اَجَمَعْتَ الدُّنْيَا اَمِ الدُّنْيَا جَمَعَتْكَ اَقَتَلْتَ الدُّنْيَا اَمِ الدُّنْيَا قَتَلَتْكَ وَاِذَا وُضِعَ عَلَى الْمُغْتَسَلِ نُودِيَ بِثَلٰثِ صَيْحَاتٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَيْنَ بَدَنُكَ الْقَوِيُّ فَمَا اَضْعَفَكَ وَاَيْنَ لِسَانُكَ الْفَصِيحُ فَمَا اَسْكَتَكَ وَاَيْنَ اَحِبَّاؤُكَ فَمَا اَوْحَشَكَ وَاِذَا وُضِعَ عَلَى الْكَفَنِ نُودِيَ بِثَلٰثٍ اَلَا اَنْ تَذْهَبَ اِلٰى سَفَرٍ بِغَيْرِ زَادٍ وَتَخْرُجَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَلَا تَرْجِعُ اَبَدًا وَتَصِيرُ اِلٰى بَيْتِ الْاَهْوَالِ وَاِذَا حُمِلَ عَلَى الْجِنَازَةِ نُودِيَ بِثَلٰثٍ طُوبٰى لَكَ اِنْ كُنْتَ تَائِبًا وَطُوبٰى لَكَ اِنْ اَصْحَبَكَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَيْلٌ لَكَ اِنْ اَخَذَتْكَ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِذَا وُضِعَ لِلصَّلٰوةِ نُودِيَ بِثَلٰثٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ كُلُّ عَمَلِهٖ تَرَاهُ السَّاعَةَ اِنْ كَانَ عَمَلُكَ خَيْرًا تَرَاهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا تَرَاهُ وَاِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ عَلٰى شَفِيرَةِ الْقَبْرِ نُودِيَ بِثَلٰثٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ كُنْتَ عَلٰى ظَهْرِيْ ضَاحِكًا فَصِرْتَ فِي بَطْنِيْ بَاكِيًا وَكُنْتَ عَلٰى ظَهْرِيْ فَرِحًا فَصِرْتَ فِي بَطْنِيْ حَزِينًا وَكُنْتَ عَلٰى ظَهْرِيْ نَاطِقًا فَصِرْتَ فِي بَطْنِيْ سَاكِتًا وَاِذَا اَدْبَرَ النَّاسُ عَنْهُ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عَبْدِيْ بَقِيتَ وَحِيدًا فَرِيدًا وَتَرَكُوكَ فِي ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَقَدْ عَصَيْتَنِي لِاَجْلِهِمْ

فَانَا اَرْحَمُكَ الْيَوْمَ رَحْمَةً تَتَعَجَّبُ مِنْهَا وَاُشْفِقُ عَلَيْكَ شَفَقَةَ الْوَالِدَيْنِ عَلَى الْوَلَدِ

آٹھواں باب ذکر مین نداؤں کے بعد نکلنے روح کے

اور حدیث مین آیا ہے کہ جب جدا ہوتی ہے روح بدن سے تب آسمان سے تین آوازین آتی ہین کہ اے بیٹے آدم کے کیا تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھے چھوڑا تو نے دنیا کو جمع کیا یا دنیا نے تجھ کو جمع کیا۔ تو نے دنیا کو قتل کیا یا دنیا نے تجھے قتل کیا اور جب رکھا جاتا ہے میت تختۂ غسل پر تب پھر تین ندا آتین ہین کیون بیٹے آدم کے کہان ہے وہ تیرا قوی ہاتھ اب کس نے تجھے سست کیا۔ کیا ہوئی وہ تیری زبان فصیح اب کس نے چپکا کر دیا۔ کہان گئے تیرے رفیق اور کسنے تجھے اکیلا چھوڑ دیا۔ اور جب رکھا جاتا ہے کفن پر تو پھر تین آوازین آتی ہین اب تو جاتا ہے سفر کو بے توشہ اور نکلتا ہے اپنے مکان سے پھر ہرگز نہ پھریگا۔ اور اب تو چلا خوف کے مکان مین۔ اور جب جنازہ اٹھایا جاتا ہے تب تین ندا مین آتی ہین خوش ہو اے بندے اگر تو توبہ کرنیوالا ہے اور خوش ہو اگر پہنایا ہے تجھے حق تعالیٰ کی رضامندی نے اور جب رکھا جاتا ہے جنازہ نماز کے لیے تب پھر ندا آتی ہے کہ اے فرزند آدم جتنے عمل تو نے کیے ہین سب آج دیکھیگا اگر عمل تیرا خیر ہے تو خیر دیکھیگا اور اگر شر ہے تو شر ہی دیکھیگا اور جسوقت اُتارا جاتا ہے جنازہ قبر کے کنارے پر تب تین آوازین قبر سے آتی ہین کہ اے بیٹے آدم کے تو تھا میری پیٹھ پر ہنسنے والا اب ہوا میرے پیٹ مین رونے والا۔ تو تھا میری پیٹھ پر خوش اب ہوا میرے پیٹ مین غمگین۔ تو تھا میری پیٹھ پر بولنے والا اب ہوا میرے پیٹ مین چپکا۔ اور جب لوگ وہان سے پیٹھ پھیرتے ہین تب حق جل و علا فرماتا ہے اے بندے میرے رہا تو تنہا اکیلا چھوڑ دیا لوگون نے تجھے اندھیری گور مین اور اُنھین کے سبب سے تو نے میری نافرمانی کی پھر اب ہم تجھ پر ایسی رحمت کرین گے تو تعجب کرےگا اور ایسی شفقت کرین گے جیسے مان باپ فرزندون پر کرتے ہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِیْ ذِکْرِ نِدَاءِ الْاَرْضِ وَالْقَبْرِ

قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض اِنَّ الْاَرْضَ تُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ فَتَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَسْعٰی عَلٰی ظَهْرِیْ وَمَصِیْرُكَ فِیْ بَطْنِیْ تَاْکُلُ الْحَرَامَ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَاْکُلُكَ الدُّوْدُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَعْصِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتُعَذَّبُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَضْحَكُ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَبْکِیْ فِیْ بَطْنِیْ وَتَفْرَحُ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَحْزَنُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَجْمَعُ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَذُوْبُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَخْتَالُ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَذِلُّ فِیْ بَطْنِیْ وَتَمْشِیْ مَسْرُوْرًا عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَقَعُ حَزِیْنًا فِیْ بَطْنِیْ وَتَمْشِیْ فِی النُّوْرِ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَقَعُ فِیْ ظُلُمَاتٍ فِیْ بَطْنِیْ وَتَمْشِیْ بِالْجَمَاعَةِ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَقَعُ وَحِیْدًا فِیْ بَطْنِیْ

نوان باب ذکر مین ندا سے زمین اور گور کے

فرمایا ہی انس ابن مالک نے راضی ہو اللہ تعالی اُسنے کہ زمین ہر روز ندا کرتی ہی دس کلمون کے ساتھ اسے ابن آدم پس کہتی ہی کہ ہر روز میری پیٹھ پر دوڑتا ہے اور تجھے کھائینگے کیڑے میرے پیٹ مین - تو خدا کی نافرمانی کرتا ہے میری پیٹھ پر اور تو عذاب کیا جائیگا میرے پیٹ مین - تو ہنستا ہے میری پیٹھ پر اور تو رووے گا میرے پیٹ مین - تو شاد ہے میری پیٹھ پر اور تو غمناک ہوگا میرے پیٹ مین - تو حرام جمع کرتا ہے میری پیٹھ پر اور تو گلے گا میرے پیٹ مین - تو تکبر کرتا ہے میری پیٹھ پر اور تو خوار ہو جائیگا میرے پیٹ مین - اب چلتا ہے تو بشاش میری پیٹھ پر آخر کو گریگا تو غمزدہ میرے پیٹ مین ابھی تو چلتا ہے روشنی مین میری پیٹھ پر آئندہ کو پڑے گا اندھیرے مین میرے پیٹ مین - اب تو چلتا ہے ساتھ رفیقون کے میری پیٹھ پر آخر رہے گا تو اکیلا میرے پیٹ مین

وَفِی الْخَبَرِ اِنَّ الْقَبْرَ یُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْوَحْشَةِ اَنَا بَیْتُ الظُّلْمَةِ اَنَا بَیْتُ الدِّیْدَانِ یُقَالُ اِنَّ الْقَبْرَ یُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ فَاجْعَلْ مُوْنِسَ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ اَنَا بَیْتُ الظُّلْمَةِ نَوِّرْنِیْ بِصَلٰوةِ اللَّیْلِ اَنَا بَیْتُ التُّرَابِ فَاجْعَلِ الْفِرَاشَ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ اَنَا بَیْتُ الْاَفَاعِیْ فَاجْعَلِ التِّرْیَاقَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِهْرَاقَ الدُّمُوْعِ اَنَا بَیْتُ سُؤَالِ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ فَاکْثِرْ عَلٰی ظَهْرِیْ

ذکر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور حدیث مین آیا ہے کہ گور پکارتی ہے ہر روز تین
بار- کہتی ہے مین مکان وحشت کا ہون مین مکان تاریکی کا ہون- مین گھر کیڑون کا ہون
اور کہا جاتا ہے کہ قبر ماتم کرتی ہے دن مین پانچ بار- اور کہتی ہی مین مکان تنہائی
کا ہون پس قراءۃ قرآن کو میرا رفیق بنا- اور مین گھر ہون تاریکی کا نماز شب سے
مجھے روشن کر- مین ہون مکان خاک کا عمل نیک کو میرا بچھونا بنا- مین ہون گھر
سانپ کا میرے زہر کی دوا کر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آنسو بہانے کو- اور مین ہون
گھر سوال منکر ونکیر کا تو اکثر میری پیٹھ پر کیا کر ذکر کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا

الباب العاشر فی ذکر نداء الروح بعد الخروج من الجسد عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت
کنت قاعدة مربعة فی البیت واذا دخل علی رسول اللہ صلعم فاردت ان اقوم له کما
کانت عادتی عند دخوله فقال علیه السلام مکانك فقعدت فوضع راسه فی
حجری ونام مستلقیا فجعلت اطلب شیبة فی لحیته فرایت فیها تسعة عشر شعرة
بیضاء فتفکرت فی نفسی وقلت انه یخرج من الدنیا وتبقی الامة بلا نبی
فبکیت حتی سال دمعی ووقعت قطرة علی وجهه علیه السلام وانتبه من
نومه وقال یا عائشة لم تبکی قلت بابی وامی یا رسول اللہ ای حال اشد علی المیت
فقال علیه السلام لا یکون الحال اشد علیه الا وقت خروجه من داره فیکون اولاده
خلفه یقولون یا والداه ویقول الوالد یا ابناه واشد الحال علی المیت متی یوضع
فی لحده ویهال علیه التراب ویرجع عنه اولاده واقرباؤه واحباؤه ویسلمونه الی اللہ
مع عمله ثم قال النبی علیه السلام یا عائشة ان هذا شدید وای حالة اشد منه
قلت اللہ ورسوله اعلم فقال علیه السلام انما اشد الحال علی المیت حین یدخل الغسال
داره لیغسله فیخرج خاتم الشباب من اصبعه وینزع قمیص العروس من بدنه ویرفع
عمامة المشائخ والفقهاء من راسه فینادی روحه بصوت یسمعه کل المخلوقات

بِالاَّ الثقلين يقول يا غسال باللّٰہ علیک انزع ثیابی برفق فان الساعۃ خرجت من تحابیب ملک الموت واذا صب علیہ الماء صاح فیقول یا غسال لا تصب علی الماء حارا ولا بارداً فان جسدی مجروح من نزع الروح

دسوان باب ذکر مین نداے روح کے بدن سے نکلنے کے بعد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا اُنھون نے کہ تھی مین اپنے مکان مین چارزانو بیٹھی ہوئی اسنے مین یکایک حضرت رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لائے تب مین نے چاہا کہ اپنی عادت کے موافق حضرت کی تعظیم کو کھڑی ہون ذرین آپ نے فرمایا اے عائشہ تو اپنی جگہ مین بیٹھی رہ تب بیٹھ گئی اور حضرت نے میری گود مین سر مبارک اپنا رکھکر چت آرام فرمایا۔ اور مین آپ کی ریش مبارک مین موے سفید ڈھونڈھنے لگی اور ۱۹ انیس بال سفید دیکھے۔ تب مین اپنے دل مین سوچی اور کہا کہ اب حضرت کی رحلت کا دن قریب آیا۔ پھر مین رونے لگی یہان تک کہ آنسو بہکر ایک قطرہ رخ انور پر ٹپکا تب آپ بیدار ہوئے اور فرمانے لگے اے عائشہ کیون روتی ہو مین بولی یارسول اللہ میرے باپ ان آپ پر فدا ہون کون حالت میت پر بہت سخت ہے آپ نے فرمایا جسوقت اُسکی نفس گھر سے نکلتی ہے اور اولاد اُسکی پیچھے سے روتی چلی جاتی ہے: باپ کہتا ہے ہاے میرا بیٹا اور بیٹا کہتا ہے ہاے میرا باپ۔ اور اُس سے سخت تر حالت وہ ہے کہ جب میت لحد مین رکھی جاتی ہے اور اُسکے اوپر مٹی ڈالی جاتی ہے۔ اور سارے خویش کنبہ فرزند اور دوست پھر کر چلے آتے ہین اور اُس کو اُسکے اعمال کے ساتھ اللہ تعالےٰ کو سونپ جاتے ہین پھر بعد اُس کے فرمایا رسول کریم نے اے عائشہ یہ حال سخت ہے یا اور کوئی حالت اِن سے زیادہ سخت اور دشوار ہے مین نے عرض کی خدا اور اُس کا رسول خوب دانا ہے تب فرمایا رسول خدا صلعم نے بہت سخت حالت مردے پر اُسوقت گذرتی ہے کہ جب غسل دینے والا نہلانے کو اُس کے مکان مین آتا ہے اور مردے کی اُنگلی سے انگوٹھی اور عورت کے تن سے

کرتا کھولتا ہے اور علما اور فقہا کے سر کی پگڑی اتارتا ہے پھر روح پکارتی ہے اور ساری
خلقت سوائے جن وانسان کے اس کی آواز سنتی ہے اور وہ روح کہتی ہے اے
غسل دینے والے قسم ہے تجھکو خدا کی نرمی سے اتار میرے کپڑے کیونکہ ابھی میں نکلا ہوں
ملک الموت کے چنگل سے ۔ اور جب ڈالا جاتا ہے میت پر پانی تب وہ چنگھاڑتا ہے اور
کہتا ہے اے غسل دینے والے مت ڈال پانی بہت گرم یا بہت ٹھنڈا کیونکہ میرا بدن
زخمی ہو رہا ہے جان کے نکلنے سے وَاِذَا غَسَلَهٗ يَقُوْلُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ يَا غَسَّالُ لَا تَمَسَّنِيْ
شَدِيْدًا لِاَنَّ جَسَدِيْ مَجْرُوْحٌ بِخُرُوْجِ الرُّوْحِ اور جب اسکو نہلاتا ہے تب وہ کہتا ہے اے
غسال مت چھو بدن میرا بہت زور سے۔ اس لیے کہ میرا تمام تن زخمی ہے جان کے نکلنے سے
فَاِذَا فَرَغَ مِنْ غَسْلِهٖ وَوَضَعَهٗ فِيْ كَفَنِهٖ شَدَّ مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ نَادَاهُ يَا غَسَّالُ لَا تَشُدَّ كَفَنَ
رَاْسِيْ حَتّٰى يَرٰى وَجْهِيْ اَهْلِيْ وَاَوْلَادِيْ وَاَقْرِبَائِيْ لِاَنَّ هٰذَا اٰخِرُ رُؤْيَتِيْ لَهُمْ
فَاِنَّ الْيَوْمَ اُفَارِقُ وَلَا اَرَاهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اور جب اسکو نہلا دھلا کر کفن پر رکھتا
ہے اور دونوں قدم باندھتا ہے تب وہ پکارتا ہے اے غسال میرے سر کا کفن مت
باندھ تاکہ میری آل واولاد اور اقربا میرا چہرہ دیکھ لیں کیونکہ یہ آخری دیدار میرا ہے انکے
واسطے اس لیے کہ میں آج انسے جدا ہوتا ہوں اب قیامت تک ان کو نہ دیکھوں گا۔
وَاِذَا خَرَجَ الْمَيِّتُ مِنَ الدَّارِ نَادٰى بِاللّٰهِ يَا جَمَاعَتِيْ لَا تُعَجِّلُوْنِيْ حَتّٰى اُوَدِّعَ دَارِيْ وَمَالِيْ
ثُمَّ نَادٰى بِاللّٰهِ تَرَكْتُ امْرَاَتِيْ اَيِّمًا لَا تُؤْذُوْهَا وَاَوْلَادِيْ اَيْتَامًا لَا تُؤْذُوْهُمْ خَنِّيْ
اُخْرُجُ مِنْ دَارِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا اور جب نکلتی ہے میت گھر سے تب پکارتی ہے
اے میری جماعت تمکو قسم ہے خدا کی جلدی مت کرو تاکہ ہم رخصت ہولیں اپنے مکان اور
مال سے ۔ پھر پکار کر کہتی ہے قسم خدا کی میں نے چھوڑا اپنی جورو کو بیوہ اور اپنی اولاد کو یتیم
زنہار تم لوگ اذیت نہ دو انھیں کیونکہ ہم اپنے مکان سے نکلے ہیں پھر ہرگز رجوع نہ کرینگے
ان کی طرف وَاِذَا حُمِلَ عَلَى الْجَنَازَةِ يَقُوْلُ الرُّوْحُ بِاللّٰهِ يَا جَمَاعَتِيْ لَا تُعَجِّلُوْنِيْ حَتّٰى

اَسْمَعُ صَوْتَ اَهْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاَقْرِبَائِیْ فَاِنَّ الْیَوْمَ اُفَارِقُهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور جب
رکھا جاتا ہے جنازے پر تو روح اس کی پکارتی ہے یا جماعت شتابی مت کرو تا کہ ہم
سن لیں آواز اپنی آل و اولاد و اقربا کی کیونکہ ہم آج ان سے جدا ہوتے ہیں قیامت
تک وَاِذَا وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِ الْجَنَازَةِ وَیَخْطُوْہُ ثَلٰثَ خَطَوَاتٍ یُنَادِیْ حَتّٰی یَسْمَعَ کُلُّ
شَیْئٍ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ یَا کَافِّیْ یَا اَحِبَّائِیْ وَاَوْلَادِیْ لَا تَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَا غَرَّتْنِیْ وَلَا تَلْعَبَنَّ
بِکُمُ الدُّنْیَا کَمَا لَعِبَتْ بِیْ اِعْتَبِرُوْا بِیْ فَاِنِّیْ خَلَّفْتُ مَا جَمَعْتُ لِوَارِثِیْ وَلَا یَحْمِلُوْنَ مِنْ
خَطَایَایَ شَیْئًا وَالدَّیَّانُ یُحَاسِبُنِیْ وَاَنْتُمْ تَعِیْشُوْنَ وَتَاْکُلُوْنَ وَتَشْرَبُوْنَ وَتَسْعَوْنَ وَلَا
تَدْعُوْنِیْ اور جب رکھی جاتی ہے میت کھٹولے پر اور تین قدم لے چلتے ہیں تب اسطرح
پکار کر کہتی ہے کہ سوا جن وانس کے ساری مخلوق سن لیتی ہے اے دوستو اے فرزندو
اے میرے بھائیو ہرگز فریب نہ دے تمکو دنیا جیسا ہمکو فریب دیا تم کو دنیا جیسا ہمکو فریب
دیا اور بازی نہ کرے تمہارے ساتھ جیسی بازی کی ہمارے ساتھ پند حاصل کرو ہم سے
کیونکہ ہم نے اپنا سب مال جمع کیا ہوا انھوں کے لیے چھوڑ دیا اور انھوں نے میرے
گناہوں سے کچھ بھی اپنی طرف عائد نہ کیا اور خداوند تعالیٰ ہم سے حساب لے گا اور تم
سب جیتے رہو گے اور کھاؤ گے پیو گے اور آسودہ ہو گے پر ہمکو نہ بلاؤ گے وَاِذَا صَلُّوْا
عَلَی الْجَنَازَةِ وَرَجَعَ بَعْضُ اَصْدِقَائِهٖ وَاَهْلِهٖ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ قَبْلَ الدَّفْنِ یَقُوْلُ بِاللّٰهِ یَا
اِخْوَانِیْ اِنَّ الْمَیِّتَ یُنْسٰی لٰکِنْ لَا بِهٰذِهِ السَّاعَةِ وَرَجَعْتُمْ قَبْلَ اَنْ دَفَنْتُمُوْنِیْ وَیَا
اِخْوَانِیْ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْمَیِّتَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ فِیْ قُلُوْبِ الْاَحْیَاءِ وَلٰکِنْ لَا بِهٰذِهِ
السَّاعَةِ اور جب اس کے جنازے کی نماز پڑھ کر بعض بعض مصلی اس کے دوستوں اور اہل میں
سے قبل دفن کے پھر جاتے ہیں تب میت کہتی ہے قسم خدا کی اے میرے بھائیو مردہ بیشک
بھلایا جاتا ہے لیکن نہ اسی وقت کہ تم قبل میرے دفن کے چلے جاتے ہو اے بھائیو جانو
کہ میت اوپر سے زیادہ ٹھنڈی ہے اپنے دوستوں کے دلوں میں لیکن نہ ابھی وَاِذَا

وَضَعُوهُ فِي لَحْدِهٖ يَقُولُ يَا وَارِثِيَّا مَا جَمَعْتُ مَالًا كَثِيرًا إِلَّا وَتَرَكْتُهُ لَكُمْ فَلَا تَنْسَوْنِي بَعْدَ تَرْكِكُمْ وَعَلَّمْتُكُمُ الْقُرْآنَ وَالْأَدَبَ فَلَا تَنْسَوْنِي بِدُعَائِكُمُ الْخَيْرَ اور جب اُس کو گور مین رکھتے ہین تب کہتی ہے کہ اے میرے ورثہ مین نے بہت سا مال جمع کیا تھا اب تمھارے واسطے چھوڑ چلا ہرگز ہمکو نہ بھولنا اور ہمنے سکھایا تمکو قرآن اور آداب اب اپنی دعاے خیر سے ہمکو نہ بھولیو وَعَلَى هٰذَا حُكِيَ مِنْ أَبِي قِلَابَةَ رض أَنَّهُ رَاٰى فِي الْمَنَامِ مَقْبَرَةً كَانَتْ قُبُورُهَا قَدِ انْشَقَّتْ وَأَمْوَاتُهَا خَرَجُوا مِنْهَا وَقَعَدُوا عَلَى شَفِيرِ الْقُبُورِ وَكَانَ بَيْنَ يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ طَبَقٌ مِنْ نُورٍ وَرَاٰى فِيمَا بَيْنَهُمْ رَجُلًا مِنْ جِيرَانِهٖ لَمْ يَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقًا مِنْ نُورٍ فَقَالَ مَا لِي لَا أَرَى بَيْنَ يَدَيْكَ النُّورَ فَقَالَ إِنَّ لِهٰؤُلَاءِ أَوْلَادًا وَأَصْدِقَاءَ وَأَقْرِبَاءَ يَدْعُونَ لَهُمْ وَيَتَصَدَّقُونَ لِأَجْلِهِمْ وَهٰذَا النُّورُ مِمَّا بَعَثُوا إِلَيْهِمْ وَكَانَ لِي ابْنٌ غَيْرُ صَالِحٍ لَا يَدْعُو لِي وَلَا يَتَصَدَّقُ لِأَجْلِي وَلِهٰذَا لَا نُورَ لِي وَأَنَا خَجِلٌ بَيْنَ جِيرَانِي فَلَمَّا انْتَبَهَ أَبُو قِلَابَةَ دَعَا ابْنَهٗ وَأَخْبَرَهٗ بِمَا رَاٰى فِي الْمَنَامِ فَقَالَ الْابْنُ أَنَا الْآنَ قَدْ تُبْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَلَا أَعُودُ إِلَى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ أَبَدًا فَاشْتَغَلَ عَلَى الطَّاعَةِ وَالدُّعَاءِ وَالصَّدَقَةِ لِأَبِيهِ فَلَمَّا مَضَتْ مُدَّةٌ رَاٰى أَبُو قِلَابَةَ فِي مَنَامِهٖ تِلْكَ الْمَقْبَرَةَ عَلَى حَالِهَا وَرَاٰى نُورًا أَضْوَأَ مِنَ الشَّمْسِ وَأَكْثَرَ مِنْ نُورِ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَا أَبَا قِلَابَةَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا عَنِّي لِأَنِّي بِقَوْلِكَ نَجَوْتُ عَنِ النِّيرَانِ وَمِنْ خَجْلَةِ الْجِيرَانِ اور اسی پر ایک حکایت منقول ہے ابو قلابہ سے کہ اونھون نے خواب مین ایک مقبرہ دیکھا کہ اُس کی قبرین ٹوٹ گئین ہین اور مردے نکل کر قبرون کے کنارے پر بیٹھے ہین اور ہر ایک کے سامنے طبق نور کا رکھا ہوا ہے پر ان مین سے ایک میت کے سامنے طبق نور کا نہین ہے ابو قلابہ اُس سے کہنے لگے کیا سبب ہے کہ ہم تیرے روبرو طبق نور کا نہین دیکھتے۔ اُسنے جواب دیا اِس کا سبب یہ ہے کہ ان سبھون کی اولاد اور اُن کے اقربا اور دوست انکے حق مین دعا کرتے اور ان کے لیے صدقہ دیتے ہین اسی کی برکت سے ان کے روبرو یہ نور ہے۔ اور میرا ایک بیٹا فاسق ہے کہ

نہ میرے حق مین دعا کرتا اور نہ میرے لیے صدقہ دیتا ہے اسی واسطے میرے سامنے نور
نہین اور مین اپنے پڑوسیون کے پاس شرمندہ ہون۔ اتنے مین ابو قلابہ جاگا اور اُس کے
بیٹے کو بلا کر سب ماجرا خواب کا اُس سے بیان کیا سنکر اُس کے بیٹے نے کہا ابھی مین توبہ
کرتا ہون تیرے سامنے کہ پھر ہرگز ایسے اگلے فعل نکرونگا اور عبادت و دعا کرنے اور اپنے
باپ کے نام پر صدقہ دینے مین مشغول ہوا۔ بعد اُسکے جب ایک مدت گذری تب ابو قلابہ
نے اُس مقبرے کو خواب مین دیکھا اور اُس شخص بے نور کے روبرو ایک نور آفتاب سے
روشن تر اور دوسرے اصحاب قبور کے نور سے زیادہ تر نظر آیا اور اُسنے کہا اے ابو قلابہ
اللہ تمکو جزا ے خیر دے کیونکہ تیرے کہنے سے مین نے نجات پائی نار سے اور ندامت جوار
سے وَفِي الْخَبَرِ اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ لَمَّا دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ بِاِسْكَنْدَرِيَّةَ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ اَنْتَ
فَقَالَ اَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ وَاِذَا هُوَ يَرْتَعِدُ فَرَائِصُهُ فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ مَا هٰذَا الَّذِي
اَرٰى مِنْكَ قَالَ خَوْفًا فَقَالَ اَتَخَافُ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَكْتُبُ كَلَامًا تَنْجُوْ مِنَ النَّارِ
قَالَ بَلٰى فَدَعَا صَحِيْفَةً وَكَتَبَ بِهَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ هٰذَا بَرَاءَةٌ مِّنَ
النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلٌ عَارِفٌ مِنْ رَجُلٍ يَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَعْلِهٖ وَقَالَ هٰذَا
ثَمَرَةُ سَمَاعِ اِسْمِ الْحَبِيْبِ فَكَيْفَ رُؤْيَتُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا بِلَا الْمَوْتِ لَا تَسْوِيْ
بِدَانَقٍ لِاَنَّهٗ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ قَالَ النَّبِيُّ صلعم اِنَّ الْمَوْتَ جِسْرٌ يُوْصِلُ
الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ اور حدیث مین آیا ہے کہ ملک الموت شہر اسکندریہ مین ایک شخص کی روح
نکالنے کو حاضر ہوا تب اُس شخص نے کہا تو کون ہے بولا مین ملک الموت ہون سنتے ہی اُسکے
بدن مین لرزہ آگیا پھر ملک الموت نے پوچھا کانپنے کا سبب کیا ہے اُس نے کہا ڈر سے
کہا کیا تو آتش جہنم سے ڈرتا ہے۔ کہا ہان۔ تب کہا ملک الموت نے آیا مین لکھون تیرے
لیے ایک ایسا کلام کہ جس کے باعث تو نجات پاوے نار جہنم سے۔ کہا اچھا تب منگوایا ملک الموت
نے ایک کاغذ اور اُس مین لکھ دیا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہا یہ سبب تیری نجات کا ہے

آتش دوزخ سے۔ کہتے ہین کہ کسی مرد خدا شناس نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے سنا سنتے ہی اپنے دوست کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ یہ دوست کے نام سننے کا پھل ہے اُسکا دیکھنا کیا ہوگا۔ پھر کہا کہ دنیا بغیر موت کے ایک دانگ کے برابر قیمت نہین رکھتی ہے اس لیے کہ موت دوست کو دوست کے نزدیک پہونچا دیتی ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موت ایک پل ہے جو پہونچا دیتی ہے دوست کو نزدیک دوست کے

الباب الحادی عشر فی ذکر المصیبۃ علی المیت

رُوِیَ فِی الْخَبَرِ اَنَّ مَنْ اُصِیْبَ بِمُصِیْبَۃٍ فَخَرَّقَ ثَوْبًا اَوْ ضَرَبَ صَدْرَہٗ فَکَاَنَّمَا اَخَذَ الرُّمْحَ وَحَارَبَ رَبَّہٗ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ

گیارھوان باب ذکر مین مصیبت کے میت پر

مروی ہے حدیث مین کہ جس شخص نے مصیبت مین مبتلا ہوکر کپڑے پھاڑے یا سینہ کوٹا گویا اُس نے ہاتھ مین برچھی لی اور اپنے رب سے جنگ کی پناہ چاہتا ہون نزدیک اللہ تعالی کے ایسے فعل قبیح سے وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ سَوَّدَ بَابًا عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ اَوْ خَرَقَ ثِیَابًا اَوْ خَرَّبَ دُکَّانًا اَوْ کَسَرَ شَجَرَۃً بُنِیَ لَہٗ بِکُلِّ شَجَرَۃٍ بَیْتٌ فِی النَّارِ وَکَاَنَّمَا اَشْرَکَ بِاللّٰہِ وَاَرَاقَ دَمَ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَوْمًا وَلَا صَلٰوۃً وَلَا عَدْلًا مَادَامَ ذٰلِکَ السَّوَادُ عَلٰی بَابِہٖ وَضَیَّقَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قَبْرَہٗ وَاَشَدَّ عَلَیْہِ حِسَابَہٗ وَلَعَنَہٗ کُلُّ مَلَکٍ مَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَکُتِبَ لَہٗ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ وَقَامَ مِنْ قَبْرِہٖ عُرْیَانًا وَمَنْ خَرَقَ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ ثَوْبًا خَرَقَ اللّٰہُ دِیْنَہٗ وَاِنْ لَطَمَ خَدًّا اَوْ خَمَشَ وَجْھًا حَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلنَّظْرَ اِلٰی وَجْھِہِ الْکَرِیْمِ اور روایت ہے حضرت نبی کریم صلعم سے کہ جس نے اپنا دروازہ سیاہ کیا وقت مصیبت کے۔ یا اپنے کپڑے پھاڑے یا اپنی دوکان کو ویران کیا۔ یا درخت کاٹ ڈالا تو اُس کے لیے مقابل مین ہر درخت کے ایک ایک مکان جہنم مین بنایا جاتا ہے۔ اس لیے کہ گویا اُس نے شرک باللہ کیا اور ستر انبیا کا خون بہایا۔ اور نہین

قبول کرتا اللہ تعالی اُسکا روزہ اور اُس کی نماز اور صدقہ جبتک وہ سیاہی اُس کے در پر رہتی ہے۔ اور تنگ کرتا ہے خدا تعالی اُسکی قبر۔ اور اُس سے سخت حساب لیگا۔ اور اُس پر لعنت کرتے ہین تمام فرشتے جو درمیان آسمان اور زمین کے ہین۔ اور لکھے جاتے ہین اُس کے ہزار گناہ۔ اور اپنی قبر سے ننگا اُٹھے گا۔ اور جس شخص نے مصیبت مین کپڑا پھاڑا اللہ تعالے نے اُسکے دین کو پھاڑا۔ اور اگر طپانچہ مارا اپنے گال پر یا نوچا اپنا چہرہ محروم رکھے گا اللہ سبحانہ اُسکے نظر کو اپنے دیدار سے وَفِي الْخَبَرِ اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ وَجُمِعَتِ الصِّيَاحُ فَيَقُوْمُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلٰى بَابِ دَارِهٖ وَيَقُوْلُ مَا هٰذَا الصِّيَاحُ وَاللّٰهِ مَا نَقَصْتُ مِنْ اَحَدِكُمْ عُمُرًا اَوْ رِزْقًا وَمَا ظَلَمْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَاِنْ كَانَ صِيَاحُكُمْ مِنِّيْ فَاِنِّيْ عَبْدٌ مَّامُوْرٌ وَاِنْ كَانَ مِنْ مَيِّتٍ فَاِنَّهٗ مَقْصُوْرٌ وَاِنْ كَانَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَنْتُمْ كَافِرُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّ لِيْ فِيْكُمْ عَوْدًا ثُمَّ عَوْدًا قَالَ الْفَقِيْهُ رَح اَلنَّوْحُ حَرَامٌ وَلَا بَاْسَ بِالْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ وَالصَّبْرُ اَفْضَلُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور خبر مین آیا ہے کہ جب کوئی فرزند آدم کا مرتا ہے اور ماتمی سب جمع ہوتے ہین تب ملک الموت اُس کے گھر کے در پر آکھڑا ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کیا ہے یہ ماتم اور یہ چیخ قسم خدا کی ہمنے کسی کی عمر نہین گھٹائی اور نہ کسی کی روزی کم کی اور نہ کسی پر ستم کیا۔ پس اگر چیخ تمھاری ہم سے ہے تو ہم خدا کے بندے تابعدار ہین۔ اور اگر میت سے ہے تو وہ بیچارہ مجبور ہے اور اگر اللہ سبحانہ سے ہے تو تم کافر ہو۔ قسم خدا کی بیشک ہم تم مین بار بار آئینگے۔ کہا ہے فقیہ رح نے کہ نوحہ حرام ہے اور میت کے لیے رونا کچھ مضائقہ نہین مگر صبر بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے صابر لوگ اپنا اجر بے حساب حاصل کرینگے۔ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم اَنَّهٗ قَالَ النَّائِحَةُ وَمَنْ حَوْلَهَا وَمَنْ يَّسْمَعُهَا فَعَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ اور مروی ہے نبی صلعم سے کہ ماتم کرنے والا اور جو اُسکے گرد ہی اور جو اُسکو سنتا ہے سب پر لعنت خدا اور ملائکہ اور انسان کی ہوتی ہے وَحُكِيَ لَمَّا مَاتَ حَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ رض اِعْتَكَفَ امْرَاَتُهٗ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً وَّاحِدَةً فَلَمَّا كَانَ رَاْسُ الْحَوْلِ

رَفَعُوا الفُسطَاطَ فَسَمِعُوا صَوتًا مِن جَانِبٍ هَل وَجَدُ وامَا فَقَدُ وْا اور کہا جاتا ہے کہ جب انتقال فرمایا حضرت امام حسن ابن علی رضہ نے تب اُنکی بی بی سنے اعتکاف کیا اُن کی قبر پر ایک برس - جب برس پورا ہوا تب اُٹھایا لوگون نے خیمہ تو سنی ایک جانب سے یہ آواز کیا پایا تم سنے جو کھو یا تھا - وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّهٗ لَمَّا مَاتَ ابْنُهٗ اِبْرَاهِیْمُ رضہ دَمِعَتْ عَیْنَاهُ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رضہ اَلَسْتَ قَدْ نَهَیْتَنَا عَنِ الْبُکَاءِ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ صَوْتَیْنِ فَاجِرَیْنِ اَحْمَقَیْنِ صَوْتِ النَّوْحِ وَصَوْتِ الْغِنَاءِ وَخَمْشِ الْوَجْهِ وَشَقِّ الْجُیُوْبِ وَلٰکِنْ هٰذَا رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ الرُّحَمَاءِ ثُمَّ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْقَلْبُ یَحْزَنُ وَالْعَیْنُ تَدْمَعُ بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ اور روایت ہے رسول خدا صلعم سے کہ جب بیٹے آپ کے ابراہیم سنے رحلت فرمائی تو آنسو دیدہ مبارک سے جاری ہوئے - تب عبد الرحمن بن عوف رضہ نے عرض کی کیا آپ سنے ہم کو رونے سے منع نہ کیا تھا آپ نے فرمایا ہان دو آواز بداحمق سے ایک نوحے کی اور دوسری رگ کی - اور منھ نوچنا اور گریبان پھاڑنا - مگر یہ صرف رونا رحمت ہے کہ نازل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو دلین رحیمون کے پھر آپ فرمانے لگے اے ابراہیم تیری جدائی مین میرا دل غمگین اور میری آنکھون سے آنسو جاری ہے - رُوِیَ عَنْ وَهْبِ ابْنِ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ اَنَّ اَبَا حَفْصٍ عُمَرَ رَاٰی اِمْرَاَةً تَبْکِیْ عَلٰی مَیِّتٍ فَنَهَاهَا فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ دَعْهَا یَا اَبَا حَفْصٍ فَاِنَّ الْعَیْنَ بَاکِیَةٌ وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَهْدَ حَدِیْثٌ روایت ہے وہب بن کیسان سے اور وہ روایت کرتا ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ ابو حفص عمر رضہ نے ایک عورت کو کسی میت پر روتے دیکھا اور اُسے منع کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اے عمر چھوڑدے اُس کو کیونکہ آنکھ رونے والی اور نفس مصیبت زدہ اور عہد نیا ہونے والا ہے

الباب الثانی عشر فی ذکر الصبر علی المیت

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّهٗ قَالَ اَوَّلُ مَا کَتَبَ الْقَلَمُ فِیْ لَوْحِ الْمَحْفُوْظِ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُولِي وَخِيَرَتِي مِنْ خَلْقِي مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِي وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِي وَشَكَرَ عَلَى نَعْمَائِي أَكْتُبُهُ صِدِّيقًا وَأَبْعَثُهُ مِنَ الصِّدِّيقِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ بِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ عَلَى نَعْمَائِي فَلْيَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ سَمَائِي وَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِي

بارھوان باب میت پر صبر کرنے کے ذکر مین

روایت کی گئی ہے نبی صلعم سے فرمایا آپ نے کہا جو لکھا قلم نے لوح محفوظ مین حکم سے اللہ تعالی کے سو یہ ہے کہ مین بے شک معبود برحق ہون نہین ہے کوئی معبود سواے میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا بندہ اور میرا رسول اور خلق سے بہتر ہے۔ جو شخص راضی ہوا میری قضا پر اور صبر کیا میری بلا پر اور شکر کیا میری نعمتون کا مین اسکو صدیق لکھونگا اور اُٹھاؤنگا اُسے صدیقون مین قیامت کے دن۔ اور جو شخص ناراض ہو میری قضا سے اور صبر نہ کرے میری بلا پر اور شاکر نہ ہو میری نعمتون کا اُس کو لازم ہے کہ میرے آسمان کے نیچے سے نکلجاے اور دوسرا رب اپنا میرے سوا ڈھونڈھ لے۔ وَفِي الْخَبَرِ قَالَ الْفَقِيهُ الصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَذِكْرُ اللهِ عِنْدَ الْمَصَائِبِ مِمَّا يُوجِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ صَدَقَةً لِأَنَّهُ إِذَا ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كُلِّ مَكَانٍ وَرَضِيَ بِقَضَاءِ اللهِ تَعَالَى تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ كَتَبَهُ اللهُ تَعَالَى مِنَ الصِّدِّيقِينَ اور خبر مین آیا ہے کہ کہا ہے فقیہ رحمہ نے صبر کرنا بلا پر اور یاد کرنا اللہ کو وقت مصیبت کے واجب کرتا ہے انسان پر صدقہ اس لیے کہ جب اُس نے یاد کیا اللہ تعالے کو ہر مکان مین اور راضی ہوا قضاے الٰہی پر شیطان کے ملنے کو یعنی اُس کی مرضی کے خلاف تب لکھا اُس کو اللہ تعالی نے صدیقون مین قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الصَّبْرُ عَلَى ثَلٰثَةِ أَوْجُهٍ صَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الْمُصِيبَةِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ أَعْطَاهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَعْصِيَةِ

أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِتَّ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى تِسْعَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ الْعَرْشِ وَالثَّرٰى وَيُقَالُ مَا بَيْنَ الْعَرْشِ وَالثَّرٰى مَرَّتَيْنِ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ صبر تین ہے۔ ایک تو صبر طاعت پر۔ دوسرا صبر معصیت پر۔ تیسرا صبر مصیبت پر۔ پس جس نے صبر کیا طاعت پر بخشے گا اُس کو اللہ تعالی تین سے درجے قیامت کے دن ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا درمیان آسمان اور زمین کے ہے۔ اور جس نے معصیت پر صبر کیا عطا کریگا اللہ تعالی اُس کو قیامت کے دن چھ سے درجے ہر درجے میں فاصلہ آسمان اور زمین کا۔ اور جس نے مصیبت پر صبر کیا عنایت فرماوے گا حق تعالی اُس کو نو سے درجے ہر درجے میں فاصلہ عرش اور خاک کا۔ اور بعض کہتے ہیں اس کا دونا۔

الباب الثالث عشر في ذكر خروج الروح من البدن

وَفِي الْخَبَرِ إِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِي النَّزْعِ وَحُبِسَ لِسَانُهُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَرْبَعُ مَلَائِكَةٍ فَيَقُولُ الْأَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ بِأَرْزَاقِكَ طَلَبْتُ فِي الْأَرْضِ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ مِنْ رِزْقِكَ لُقْمَةً فَدَخَلْتُ السَّاعَةَ ثُمَّ يَدْخُلُ الثَّانِي فَيَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ لِشَرَابِكَ مِنَ الْمَاءِ وَغَيْرِهِ طَلَبْتُ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ مِنْهُ شَيْئًا فَرَجَعْتُ السَّاعَةَ ثُمَّ يَدْخُلُ الثَّالِثُ فَيَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ بِأَنْفَاسِكَ طَلَبْتُ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ نَفَسًا وَاحِدَةً مِنْ أَنْفَاسِكَ ثُمَّ يَدْخُلُ الرَّابِعُ فَيَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ بِآجَالِكَ وَأَعْمَالِكَ طَلَبْتُ فِي الْأَرْضِ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَكَ سَاعَةً ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدُ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ فَيَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ بِشَأْنِكَ فَيُخْرِجُ صَحِيفَةً سَوْدَاءَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ اُنْظُرْ إِلَيْهِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَسِيلُ عَرَقُهُ ثُمَّ يَنْظُرُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا خَوْفًا مِنْ قِرَاءَةِ الصَّحِيفَةِ فَيَغْمِدُ الْمَلَكُ فَيَسْتَحْضِرُهُ عَلَى الْوِسَادَةِ ثُمَّ يَبْعُدُ الْمَلَكُ فَيَدْخُلُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَنْ يَمِيْنِهِ بِمَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ وَعَنْ يَسَارِهِ بِمَلَائِكَةِ الْعَذَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَجْذِبُ الرُّوْحَ جَذْبًا وَمِنْهُمْ

مَن یَنزع نزعاً ومنہم من ینشط نشطاً فاذا بلغ الحلقوم یجتذبہ باخذہ ملک الموت فاذا کان من اہل السعادۃ تودی الی ملائکۃ الرحمۃ وان کان من اہل الشقاوۃ تودی الی ملائکۃ العذاب فیاخذ الملائکۃ الروح فیعرج بہا وان کان من اہل السعادۃ یقول اللہ ارجعوا الی بدنہ حتی ینظر ما یکون من جسدہ ثم یہبط الملائکۃ والروح معہم فیضعونہ وسط الدار فینظر من یخرج علیہ وہو لا یطیق الکلام ثم تتبع الجنازۃ الی قبرہ واللہ عزوجل عاد بالروح الی جسدہ وخلف الرواۃ فیہ

تیرھوان باب بدن سے روح نکلنے کے بیان مین

خبر مین آیا ہے کہ جب کسی بندے پر حالت نزع کی طاری ہوتی ہے اور اُس کی زبان بند ہو جاتی ہے تب آتے ہین اُس کے پاس چار فرشتے اول اُن مین سے کہتا ہے السلام علیک مین متعین ہون تیری روزی پر مین نے مشرق سے مغرب تک تمام تلاش کیا پر تیری روزی کا ایک نوالہ بھی نہ ملا اب مین تیرے نزدیک آیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے السلام علیک مین متعین ہون تیرے پانی وغیرہ پر تمام دنیا مین ڈھونڈھا مگر ایک قطرہ بھی تیرے حصے کا نہ پایا اب مین پھر آیا۔ پھر تیسرا آکر بولتا ہے السلام علیک مین متعین ہون تیرے دمون پر مین نے مشرق و مغرب سب تلاش کیا پر تیرے لیے ایک دم بھی نہ پایا پھر چوتھا فرشتہ آتا ہے اور بولتا ہے مین متعین ہون تیری عمر اور تیرے اعمال پر مین نے سارے جہان مین پورب سے پچھم تک ڈھونڈھا لیکن ایک ساعت بھی نہ پائی۔ بعد ان چارون کے ایک فرشتہ کراما کاتبین مین سے آتا ہے اور کہتا ہے السلام علیک ہم متعین ہین تیرے افعال پہ پھر نکالتا ہے ایک کالا صحیفہ اور سامنے رکھ کر بولتا ہے اسے دیکھ تب اُسوقت اُسکا پسینہ بہنے لگتا ہے اور صحیفہ کے پڑھنے کے خوف سے دہنے بائین دیکھتا ہے پس وہ فرشتہ تکیہ لگا کر بٹھا دیتا ہے اور آپ دور چلا جاتا ہے۔ بعد اس کے حاضر ہوتا ہے ملک الموت اُسکے داہنے فرشتے رحمت کے اور بائین فرشتے عذاب

کہ بعضے اُنمین سے بڑی روح بکلتا ہے اور بعضے بزور اور بعضے بخوشی - پھر جب روح حلق تک پہنچتی ہے تب ملک الموت اسکو پکڑتا ہے - بعد اُس کے اگر وہ نیک بخت ہو تو بلاتے جاتے ہین فرشتے رحمت کے - اور اگر بدبخت ہے تو پکارے جاتے ہین فرشتے عذاب کے پھر لیتے ہین ملائکہ روح کو اور اُسے اوپر چڑھاتے ہین - پس اگر وہ نیک بخت ہے تو فرماتا ہے حق سبحانہ تعالی پھیر دو اُسے بدن کی طرف تاکہ سب حال اپنے تن کا دیکھے بعد اسکے فرشتے روح کو ساتھ لیے ہوئے اُترتے ہین اور بیچ گھر مین رکھ دیتے ہین تب اپنے بیگانے کو دیکھتا ہے مگر طاقت بات کرنے کی نہین رکھتا - پھر وہ فرشتے پیچھے پیچھے جنازے کے قبر تک جاتے ہین اور اللہ عزوجل پھر روح کو قالب مین ڈال دیتا ہے اور اختلاف کیا ہے راویون نے اس امر مین فَقَالَ بَعْضُهُمْ تُجْعَلُ الرُّوْحُ فِيْ جَسَدِهٖ كَمَا كَانَتْ فِيْ حَيَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَتُجْلَسُ وَيُسْاَلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَكُوْنُ السُّوَالُ لِلرُّوْحِ دُوْنَ الْجَسَدِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ يَدْخُلُ الرُّوْحُ فِيْ جَسَدِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ يَكُوْنُ الرُّوْحُ بَيْنَ جَسَدِهٖ وَكَفَنِهٖ وَفِيْ كُلِّ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ وَالصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ الْعَذَابُ فِي الْقَبْرِ وَلَا يَشْتَغِلُ بِكَيْفِيَّتِهٖ بعضے نے کہا ہے ڈال دی جاتی ہے روح بدن مین بدستور حالت حیات کے دنیا مین اور بٹھایا جاتا ہو اور سوال کیا جاتا ہے - اور بعض نے کہا کہ سوال روح سے ہوتا ہے نہ بدن سے - اور بعضے کہتے ہین کہ آوے گی روح بدن مین سینے تک - اور دوسرے کہتے ہین کہ رہتی ہے روح درمیان بدن اور کفن کے - اور ہر ایک روایت پر احادیث وارد ہین - مگر علما کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ بندہ عذاب قبر کی تصدیق کرے اور اُس کی کیفیت کا خیال کرے قَالَ الْفَقِيْهُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْجُوَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَعَلَيْهِ اَنْ يُّلَازِمَ اَرْبَعَةَ اَشْيَاءَ وَيَجْتَنِبَ عَنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ اَمَّا الْاَرْبَعَةُ الَّتِيْ يُلَازِمُهَا فَمُحَافَظَةُ الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَكَثْرَةُ التَّسْبِيْحِ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ تُضِيْئُ فِي الْقَبْرِ وَتُوَسِّعُهٗ وَاَمَّا الْاَرْبَعَةُ الَّتِيْ يَجْتَنِبُ عَنْهَا الْكِذْبُ

دَالْخِیَانَۃُ وَالنَّمِیْمَۃُ وَالْبَوْلُ کہا ہے فقیہ نے جو شخص عذاب قبر سے نجات چاہے وہ چار خصلتوں کو اختیار کرے۔ اور چار سے پرہیز کرے۔ اول چار یہ ہیں کہ حفاظت نماز کی اور صدقہ اور تلاوت کلام مجید کی اور کثرت تسبیح کی کیونکہ یہ چیزیں قبر کو روشن اور وسیع کرتی ہیں اور دوسے چار کہ جن سے پرہیز لازم ہے جھوٹ اور خیانت اور چغلی اور پیشاب قَالَ النَّبِیُّ صَلعَم اَسْتَنْزِھُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّۃَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْہُ ثُمَّ یَہْبِطُ الْمَلَکَانِ الْفَلْیَطَانِ یَخْرِقَانِ الْاَرْضَ بِمَنَا لِبِھِمَا وَھُمَا مُنْکَرٌ وَنَکِیْرٌ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّکَ وَمَنْ نَّبِیُّکَ وَمَا دِیْنُکَ فَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللہُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صلعم وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَقِبْلَتِیَ الْکَعْبَۃُ وَاِمَامِیَ الْقُرْاٰنُ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ نَمْ کَنَوْمِ الْعَرُوْسِ وَیَفْتَحَانِ لَہٗ کُوَّۃً عِنْدَ رَاْسِہٖ یَنْظُرُ مِنْھَا اِلٰی مَنْزِلِہٖ وَمَقَرِّہٖ فِی الْجَنَّۃِ ثُمَّ یَعْرُجَانِ مَعَ رُوْحِہٖ وَیَجْعَلُ الرُّوْحُ فِیْ قَنَادِیْلَ مُعَلَّقَۃٍ بِالْعَرْشِ فرمایا نبی صلعم نے پاک صاف رہو بول سے کیونکہ سارا عذاب قبر اسی سے ہے۔ پھر اترتے ہیں دو فرشتے قبر پہ جو کھودتے ہیں زمین کو اپنے پنجوں سے دونوں منکر و نکیر ہیں پس اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون اور تیرا نبی کون اور تیرا دین کیا ہے اگر وہ نیک ہی تو جواب دیتا ہے اللہ تعالی میرا رب اور محمد صلعم میرے نبی اور اسلام میرا دین اور کعبہ میرا قبلہ اور قرآن شریف میرا امام ہے۔ تب وے دونوں اس سے کہتے ہیں کہ تو سو رہ جس طرح سے دلہن سوتی ہے اور کھول دیتے ہیں اس کے سر کے پاس ایک دریچہ کہ اس سے دیکھتا ہے اپنا مقام جنت میں۔ بعد اس کے اوپر لیجاتے ہیں روح کو اور رکھ دیتے ہیں قندیلوں میں جو لٹکتی ہیں عرش پر۔ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلعم یَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی اِنِّیْ لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَہٗ اِلَّا اَقْتَصُّ مِنْہُ سَیِّاٰتِ عَمَلِہٖ بِسُقْمٍ فِیْ جَسَدِہٖ اَوْ ضِیْقٍ فِیْ مَعِیْشَتِہٖ اَوْ بِمَا یُصِیْبُہٗ مِنْ غَمٍّ وَاِنْ بَقِیَ عَلَیْہِ مِنْ سَیِّاٰتِہٖ شَیْءٌ شَدَّدْتُ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَتّٰی یَلْقَانِیْ وَلَا سَیِّئَۃَ عَلَیْہِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لَھُمْ

الا وفيته بكل حسنة عملها بصحة في جسده وفرح يجده وسعة في رزقه فان بقي
حسنات شيء شددت عليه عند الموت حتى يلقاني ولا حسنة له۔ روایت ہے ابوہریرہ
سے کہا انھوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ میں نہیں نکالتا کسی بندے
کو اپنے بندوں میں سے دنیا سے درحالیکہ میں اُسے بخشنا چاہتا ہوں مگر قبض کرتا ہوں اُسکے
بُرے عملوں کو بسبب بیماری بدن یا تنگی معاش یا پہونچنے غم کے۔ اور اگر اُس کے
گناہوں سے کچھ باقی رہ جاتا ہے تو مرنے کے وقت اُسپر شدت ڈالتا ہوں یہانتک کہ
گناہ سے پاک ہو کر میرے دیدار سے مستفیض ہوتا ہے۔ قسم ہے مجھکو اپنی عزت اور جلال
کی کہ نہ نکالتا ہوں میں کسی بندے کو اپنے بندوں سے دنیا سے درحالیکہ میں ارادہ اُسکے
بخشنے کا نہیں رکھتا مگر پورا کرتا ہوں مقابلہ میں ہر ایک عمل نیک اُس کی صحت بدن
میں اور فرحت طبیعت میں اور وسعت روزی میں پھر اگر اُس کی نیکیوں سے کچھ باقی
رہتا ہے تو آسان کر دیتا ہوں اُس کی موت کے وقت یہانتک کہ بدون نیکی کے
میری ملاقات کرتا ہے قال الاسود كنا انا وعائشة رض مع ابيها اذا سقط فسطاط
على انسان فضحكوا فقالت عائشة رض سمعت عن رسول الله صلعم ما من مؤمن
يشتاك شوكة الا رفع بها اليه حسنة وحط بها سيئة وقد قيل لا خير في
لا يصيبه المرض ولا في مال لا يصيبه النوائب کہا ہے اسود نے کہ تھا میں اور تھیں
حضرت عائشہ رض ساتھ اپنے باپ کے کہ ناگاہ گر پڑا خیمہ کسی آدمی پر اور سب کے سب ہنس
پڑے تب فرمایا حضرت عائشہ رض نے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلعم سے کہ کوئی مؤمن ایسا
نہیں کہ گڑے اُسے کانٹا مگر درحالیکہ اُٹھایا جاتا ہے اُس کی طرف ایک حسنہ اور گرایا
جاتا ہے اُس سے ایک سیئہ اور بھی کہا گیا ہے کہ نہیں خیر ہے اُس بدن میں جسکو مرض لاحق
نہ ہو اور نہ اُس مال میں جسے حادثہ نہ پہونچا ہو۔ وفي الخبر عن النبي صلعم ان المؤمن
اذا كان في انقطاع من الدنيا واقبال الى الآخرة نزل عليه الملائكة من السماء

تُبْيَضُّ الوُجُوهُ وَكَأَنَّ وُجُوهَهُمْ كَالشَّمْسِ وَمَعَهُمُ الكَفَنُ مِنْ أَكْفَانِ الجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الجَنَّةِ فَيُجْلِسُونَهُ وَيُوسِعُونَهُ مَدَّ البَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ المَوْتِ فَيَجْلِسُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أُخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ المُطْمَئِنَّةُ إِلَى مَغْفِرَةِ اللّٰهِ تَعَالَى وَرِضْوَانِهِ فَيَخْرُجُ وَيَسِيلُ رُوحُ نَفْسِهِ كَمَا يَسِيلُ القَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَأْخُذُونَهَا وَيَضَعُونَهَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَدْرُجُونَهَا فِي تِلْكَ الأَكْفَانِ يَخْرُجُ مِنْهُ الرِّيحُ كَالمِسْكِ فَيَقُولُونَ هٰذَا رُوحُ فُلَانٍ فَلَا يَذْكُرُونَهُ إِلَّا بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُدْعَى بِهَا وَإِذَا انْتَهَوْا إِلَى السَّمَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ السَّبْعَةِ وَيَتْبَعُهُ مَلَائِكَةٌ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ العَرْشِ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالَى اُكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَرُدُّوهُ إِلَى الأَرْضِ اور خبر مین وارد ہے نبی صلعم سے کہ مومن جب دنیا سے الگ ہوکر آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تب اُترتے ہین اُس کے پاس فرشتے آسمان سے گورے چہرے والے جن کا چہرہ آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اور اُن کے ساتھ کفن ہوتا ہے کفنون سے جنت کے اور خوشبوئی ہوتی ہے خوشبویون سے بہشت کی۔ پس بٹھاتے ہین اُس کو اور وسعت دیتے ہین درازی نگاہ کی۔ بعد اُس کے آتا ہے ملک الموت اور اُس کے قبر کے نزدیک بیٹھتا ہے اور کہتا ہے اے نفس مطمئنہ اللہ تعالی کی مغفرت کی طرف نکل۔ تب وہ نکلتا ہے اور پانی کے قطرے کی طرح بہتا ہے پھر پکڑتے ہین اُس کو اور اپنے ہاتھ مین لیکر اُس کفن مین لپیٹتے ہین جس سے مشک کی بو آتی ہے۔ اور کہتے ہین یہ فلانے کی روح ہے اور نہین یاد کرتے اُس کو مگر ساتھ بہترین اُس نام کے کہ پکارا جاتا تھا دنیا مین۔ اور جب آسمان مین پہونچتے ہین تب کھولے جاتے ہین دروازے ساتون آسمان کے اور ہر ایک آسمان کے فرشتے اُس کے پیچھے چلتے ہین یہان تک کہ ساتوین آسمان مین پہونچتے ہین۔ تب ندا کرتا ہے ایک منادی عرش سے اللہ تعالی کی جانب سے کہ لکھو اُسکی کتاب علیین مین اور پھیر دو اُسے زمین

فی قبره قال الله سبحانه منها خلقناکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری ثم یرد روحه الی جسده ویاتیه ملکان فیقولان من ربک الی الاخر ثم یسئلانه ما تقول لهذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هو رسول الله انزل القران علیه امنت به وصدقته فینادی ملک من السماء صدق عبدی فافرشوا له فرشا من الجنة وافتحوا له بابا من الجنة فرمایا ہے حق سبحانہ تعالی نے کہ زمین سے پیدا کیا ہمنے تمکو اور پھر اُدھر پھیر دونگا اور پھر دوبارہ اُسی سے نکالونگا۔ پس پھیر دیتے ہین اُس کی روح کو بدن کی طرف۔ تب آتے ہین دو فرشتے اور پوچھتے ہین من ربک آخر تک پھر سوال کرتے ہین کہ یہ شخص جو تم مین مبعوث ہوا ہے اُس کی شان مین تو کیا کہتا ہے۔ وہ بولتا ہے یہ رسول خدا ہین قرآن مجید ان پر اُترا ہے ہم اُنپر ایمان لائے اور اُن کی تصدیق کی۔ تب ایک فرشتہ آسمان سے پکارتا ہے کہ سچ کہا میرے بندے نے اب اِس کے لیے بچھونا بہشت کا بچھا دو اور دروازہ جنت کا کھول دو قال الراوی فیاتیه من ریحها وطیبها ویفتح له بابا فی قبره مدی بصره ثم یاتیه رجل احسن الثیاب واطیب الریح فیقول له ابشر بالذی بشرک ربک فیقول من انت یرحمک الله ما رایت فی الدنیا احسن منک فیقول انا عملک الصالح وان کان الکافر الفاجر اذا احتضر الموت نزل علیه ملائکة من السماء معهم لباس العذاب فیجلسون بعیدا منه مدی بصره حتی یجیء ملک الموت فیجلس عند راسه ویستخرج روحه من بدنه کما یستخرج السفود من الصوف المبلول واذا خرج لعنه کل شیء بین السماء والارض فسمعه کل شیء الا الثقلین فیصعد الی السماء الدنیا فیغلق فینادی من قبل الله تعالی ردوه الی مضجعه فیرد الی قبره فیاتیه منکر ونکیر باهول ما یکون من الاهوال اصواتهما کالرعد القاصف وابصارهما کالبرق الخاطف یحرثان الارض بانیابهما فیجلسانه فیقولان من ربک فیقول لا ادری فینادی من جانب القبر ان یضرباه بالمقمعة من الحدید

لو اجتمع الخلائق كلها لم يستقلوا ما يستثقل لها كثرة فيضيقه حتى تختلف اضلاعه ثم يأتيه رجل قبيح الوجه منتن الريح فيقول جزاك الله شرا فوالله ما علمت الا كنت بطيئا عن طاعة الله سريعا في معصيته فيقول من انت ما رأيت في الدنيا اسوء منك فيقول انا عملك الخبيث ثم يفتح له باب من النار فينظر الى مقعده من النار فلا يزال ذلك حتى يقوم الساعة كہا ہے راوی نے کہ جنت کی آنے لگتی ہے ہوا خوشبو اور ایک دروازہ اُس کی قبر سے مدنظر تک کھل جاتا ہے پھر آتا ہے اُس کے پاس ایک شخص لطیف کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور کہتا ہے کہ خوش ہو خوشخبری دی تجھے تیرے رب نے۔ پس وہ پوچھتا ہے کہ تو کون ہے رحم کرے تجھپر اللہ تعالے مین نے دنیا مین تجھسے زیادہ خوبصورت کسی کو نہ دیکھا تب وہ جواب دیتا ہے کہ مین تیرا عمل نیک ہون۔ اور کافر بدکار ہو تو جب اُس کی موت آتی ہے تب اُترتے ہین فرشتے عذاب کے آسمان سے لباس عذاب کا اپنے ساتھ لیے ہوئے اور اُس سے دور بیٹھتے ہین پھر آتا ہے ملک الموت اور اُس کے سرہانے بیٹھتا ہے اور اُس کی روح بدن سے نکالتا ہے جیسا کہ دھنیا دُھنے ہوئے پشم سے ریشہ نکالتا ہے۔ اور جب نکلتی ہے روح تب اُسکو لعنت کرتی ہے جتنی چیز کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور سوا جن وانس کے سب اُسکو سنتے ہین۔ بعد اُسکے چڑھتی ہے وہ روح فلک اول پر اور وہ بند کیا جاتا ہے اور اللہ تعالی کی جانب سے ندا آتی ہے کہ پھیر دو اسے اُس کی قبر کی طرف۔ تب پھیری جاتی ہے۔ پھر آتے ہین منکر و نکیر بڑی مہیب صورت کے ساتھ آواز اُن دونوں کی مثل رعد کی اور آنکھیں مثل بجلی کی طرح کھودتے ہین زمین کو اپنے دانتون سے بیٹھتے ہین اُسکے پاس اور پوچھتے ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے کہ مین نہین جانتا تب قبر کی طرف سے ندا آتی ہے کہ مارین اُس کو لوہے کے مگدر سے کہ اگر تمام خلق جمع ہو سر کا نہ سکے اُسکو اور شعلہ نکلتا ہے اُس کی قبر سے اور گور اُس کی تنگ ہوتی ہے کہ پسلیان اُس کی ادھر کی

اُدھر اور اُدھر کی ادھر گھس جاتی ہین - بعد اسکے آتا ہے ایک شخص بدصورت بدبو اور کہتا ہے جزادے تجھے اللہ تعالیٰ بُری - قسم خدا کی تونے کوئی عمل نہ کیا مگر یہی کہ طاعت مین دیری اور گناہ مین جلدی کی - تب پوچھتا ہے تو کون ہے مجھسا بدصورت مین نے دنیا مین کسی کو نہ دیکھا وہ کہتا ہے کہ مین تیرا عمل بد ہون پھر کھولتا ہے اُس کے لیے دروازہ جہنم کا اور وہ دیکھتا ہے اپنا مقام نار مین ہمیشہ قیامت تلک اسی حالت مین رہتا ہے وَفِي الْخَبَرِ يَجْلِسُ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَالْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قَالَ النَّبِيُّ صلعم مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَتَهَا اٰمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ اور خبر مین آیا ہے کہ بیٹھتا ہے مؤمن اپنی قبر مین سات روز اور کافر چالیس روز - اور فرمایا ہے نبی صلعم نے کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو مرا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو عذاب قبر سے نجات دیتا ہے وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رض اِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ يَجِيئُ مَلَكٌ وَيَقْعُدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَيُعَذِّبُهٗ وَضَرَبَهٗ ضَرْبَةً وَاحِدَةً بِمِرْزَبَّةٍ فَلَمْ يَبْقَ عُضْوٌ مِنْهُ اِلَّا يَنْقَطِعُ وَيَلْهَبُ فِي قَبْرِهِ نَارٌ ثُمَّ قِيْلَ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا هُوَ قَائِمًا مُسْتَوِيًا فَصَاحَ صَيْحَةً يَسْمَعُ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ثُمَّ يَقُوْلُ لِمَ فَعَلْتَ بِيْ هٰذَا وَلِمَ تُعَذِّبُنِيْ اَنَا اُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَاُؤَدِّي الزَّكٰوةَ وَاَصُوْمُ شَهْرَ رَمَضَانَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اُعَذِّبُكَ بِاَنَّكَ مَرَرْتَ يَوْمًا بِمَظْلُوْمٍ وَهُوَ يَسْتَغِيْثُ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَصَلَّيْتَ يَوْمًا وَلَمْ تَتَنَزَّهْ مِنْ بَوْلِكَ فَبَانَ بِهٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ نُصْرَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاجِبٌ اور روایت ہے ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے کہ جب مرتاہے کوئی آدمی اور رکھا جاتا ہے اپنی قبر مین تب آتا ہے ایک فرشتہ اور بیٹھتا ہے اُس کے سر کے پاس - اور عذاب کرتا ہے اُس کو اور مارتا ہے ہتھوڑے سے کہ تمام بدن اُسکا چور ہو جاتا ہے - اور قبر سے آگ بھڑکتی ہی پھر کہا جاتا ہے اُس کو اُٹھ حکم سے خدا کے پس جب وہ سیدھا کھڑا ہوتا ہے تو ایسا غل مچاتا ہے کہ سوا جن وانس ساری خلقت مشرق و مغرب کی سنتی ہے - پھر کہتا ہے تو نے میرے ساتھ یہ فعل

کیون کیا اور کیون مجھ پر عذاب کیا مین نے نماز پڑھی زکوٰۃ دی رمضان کے روزے رکھے۔ تب وہ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ مین اس لیے تجھ پر عذاب کرتا ہون کہ ایک دن تو ایک مظلوم کے نزدیک گذرا اُس نے تجھ سے فریاد کی پر تونے اُس کی فریاد نہ سنی۔ اور ایک روز تونے نماز پڑھی جس حال مین تو بول سے پاک نہ تھا پس ظاہر ہوئی اس سے یہ بات کہ مدد مظلوم کی واجب ہے کَمَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم مَنْ رَاٰی مَظْلُوْمًا فَاسْتَغَاثَ بِهٖ فَلَمْ یُغِثْهُ ضُرِبَ بِهٖ فِیْ قَبْرِهٖ مِائَةَ سَوْطٍ مِّنَ النَّارِ چنانچہ روایت ہے نبی صلعم سے کہ جسنے مظلوم کو دیکھا اور اُس نے فریاد کی پھر اسکی فریادرسی نکی تو مارے جائینگے اُس کی قبر پر سو کوڑے آگ کے وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَرْبَعَةُ نَفَرٍ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی مَنَابِرَ نُوْرٍ فَیُدْخِلُهُمْ فِی الرَّحْمَةِ قِیْلَ وَمَنْ اُولٰئِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَشْبَعَ جَائِعًا وَوَقَّرَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَعَانَ ضَعِیْفًا وَاَغَاثَ مَظْلُوْمًا اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہا انھون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار شخص کو اللہ تعالی قیامت کے دن نور کے منبرون پر بٹھائیگا اور اُن کو اپنی رحمت مین داخل کرے گا۔ پوچھا گیا کہ وہ کون ہین یارسول اللہ فرمایا جس نے بھوکے کو کھلایا۔ اور غازی مجاہد کی تعظیم کی۔ اور مدد ضعیف کی کی اور مظلوم کی فریاد کی۔ رُوِیَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ فِیْ قَبْرِهٖ وَاُهِیْلَ التُّرَابُ عَلَیْهِ فَیَقُوْلُ اَهْلُهٗ وَاَوْلَادُهٗ وَاَقْرِبَاؤُهٗ وَاسَیِّدَاهُ وَاشَرِیْفَاهُ فَیَقُوْلُ مَلَكُ الْمَوْتِ اَتَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ اَنْتَ كُنْتَ شَرِیْفًا فَیَقُوْلُ اَنَا الْعَبْدُ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَا كُنْتُ شَرِیْفًا فَاِذَا سَكَتُوْا فَیَضِیْقُ الْقَبْرُ حَتّٰی تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ فَیُنَادِی الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ وَاكَسْرَ عَظْمَاهُ وَاذُلَّ مَقَامَاهُ وَامَوْضَعَ نَدَامَتَاهُ وَاعَنَتَ سُؤَالَاهُ حَتّٰی یَدْخُلَ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ مِنْ رَجَبٍ مِّنْ عَامِهٖ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اُشْهِدُكُمْ یَا مَلَائِكَتِیْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ سَیِّئَاتِهٖ وَمَحَوْتُ عَنْهُ خَطَایَاهُ بِاَحْبَابِهٖ

هٰذِهِ اللَّیْلَةَ مروی ہے انس بن مالک رضہ سے کہا انھون نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس وقت رکھی جاتی ہے میت قبر مین اور ڈالی جاتی ہے اُسپر خاک تو اُس کے اہل اور اولاد کہتی ہے ہائے میرے والد ہائے میرے سید۔ ہائے میرے شریف۔ پس کہتا ہے ملک الموت آیا تو سنتا ہے یہ کیا کہتے ہین وہ بولتا ہے ہان۔ تب پوچھتا ہے کیا تو سید تھا تو شریف تھا۔ وہ کہتا ہے کہ مین ایک بندہ ہون لیکن یہ لوگ ایسا کہتے ہین۔ پھر کہتا ہے کاش مین سید اور شریف نہ ہوتا۔ اور جب سب چپ ہوتے ہین تب قبر تنگ ہوتی ہے یہانتک کہ پسلیان اُس کی ایک دوسری مین گھس جاتی ہین پس وہ میت قبر مین پکارتی ہے ہائے میری ہڈیون کا ٹوٹنا۔ ہائے میری خواری کا ہونا۔ ہائے میری ندامت کا آنا۔ ہائے سوال کا سخت ہونا۔ یہانتک کہ آتی ہے رات جمعے کی اٹھارھوین رجب کے مہینے سے تب فرماتا ہے حق تعالی اے میرے ملائک تم گواہ رہو مین نے اس بندے کے گناہون کو بخش دیا اور اسکی خطاؤن کو مٹا دیا کیونکہ اُسنے شب جمعہ کو بیدار ہی کی ہے

الباب الرابع عشر فی ذکر ملك یدخل فی القبر قبل منکر ونکیر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم عَنْ اَوَّلِ مَلَكٍ یَدْخُلُ فِی الْقَبْرِ عَلَی الْمَیِّتِ قَبْلَ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم یَا ابْنَ السَّلَامِ یَدْخُلُ مَلَكٌ عَلَیْهِ فِی الْمَقْبَرِ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ مُنْکَرٌ وَّنَکِیْرٌ یَتَلَاْلَاُ وَجْهُهٗ کَالشَّمْسِ اِسْمُهٗ رُوْمَانُ یَدْخُلُ فَیُقْعِدُهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ اُکْتُبْ مَا عَمِلْتَ مِنْ حَسَنَةٍ وَّمِنْ سَیِّئَةٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ قَلَمِیْ اَیْنَ قِرْطَاسِیْ اَیْنَ دَوَاتِیْ وَاَیْنَ مِدَادِیْ فَیَقُوْلُ رِیْقُكَ مِدَادُكَ وَاَصَابِعُكَ قَلَمُكَ فَیَقُوْلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ اَکْتُبُ وَلَیْسَ مَعِیْ صَحِیْفَةٌ فَیَقْطَعُ مِنْ کَفَنِهٖ قِطْعَةً ثُمَّ وَلَهٗ فَیَقُوْلُ هٰذَا صَحِیْفَتُكَ فَاکْتُبْ مَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا مِنْ خَیْرٍ وَّشَرٍّ فَیَکْتُبُ فَاِذَا بَلَغَ اِلٰی سَیِّئَاتِهٖ یَسْتَحْیِیْ عَنْ کِتَابَتِهٖ فَیَقُوْلُ الْمَلَكُ لِمَ لَا تَکْتُبُ یَقُوْلُ الْمَیِّتُ اَسْتَحْیِیْ فَیَقُوْلُ الْمَلَكُ یَا خَاطِئُ لِمَ

مَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ خَالِقِكَ فِي الدُّنْيَا وَتَسْتَحْيِي لِلْآدَمِيِّ ثُمَّ يَرْفَعُ الْعَمُودَ وَيَضْرِبُهُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ ارْفَعْهَا عَنِّي حَتَّى أَكْتُبَهَا فَيَكْتُبُ جَمِيعَ حَسَنَاتِهِ وَسَيِّئَاتِهِ ثُمَّ يَأْمُرُ أَنْ يَطْوِيَهُ وَيَخْتِمَهُ فَيَطْوِي فَيَقُولُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَخْتِمُهُ وَلَيْسَ مَعِي خَاتَمٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ اخْتِمْهُ بِظُفُرِكَ وَيُعَلِّقُهُ فِي عُنُقِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

چودھوان باب ذکر مین اُس فرشتے کے جو قبل منکر نکیر کے قبر مین آتا ہے

روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون فرشتہ قبل منکر نکیر کے میت کے پاس گور مین آتا ہے۔ آپ نے فرمایا رمان نام ایک فرشتہ جس کا چہرہ آفتاب کا سا روشن ہے وہ قبر مین آتا ہے اور میت کو بٹھا کر کہتا ہے لکھ اپنے اعمال نیک و بد۔ تب وہ کہتا ہے کس سے لکھون کہان میرا قلم کہان کاغذ کہان میری دوات اور کہان سیاہی۔ پھر وہ فرشتہ بولتا ہے تھوک تیرا سیاہی ہے اور انگلیان تیری قلم ہین تب میت کہتی ہے کس مین لکھون کاغذ کہان۔ تب وہ اُس کے کفن سے ایک ٹکڑا کپڑا پھاڑ کر دیتا ہے کہ یہی کاغذ تیرا ہے اسی پر اپنے اعمال نیک و بد جو دنیا مین تو نے کیا ہے لکھ۔ تب لکھتا ہے پھر جب بُرائیون کے پاس پہونچتا ہے تب شرماتا ہے۔ پس فرشتہ پوچھتا ہے کیون نہین لکھتا ہے کہتا ہے مجھے شرم آتی ہے۔ بولتا ہے فرشتہ اسے خطا کار دنیا مین اپنے خالق سے شرم نہ کی اب ہمسے شرم کرتا ہے۔ یہ کہکر گرز اٹھاتا ہے اور اُس کو مارتا ہے تب کہتا ہے وہ بندہ گرز اٹھالے تو مین لکھون پس لکھتا ہے سب نیک و بد۔ پھر حکم کرتا ہے فرشتہ کہ اسے لپیٹ کر مہر کردے وہ لپیٹ کر پوچھتا ہے کس چیز سے مہر کرون میرے پاس مہر نہین ہے تب وہ کہتا ہے اپنے ناخن سے مہر کر بعد اُس کے وہ صحیفۂ اعمال اُسکی گردن مین باندھ دیتا ہے۔ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ثُمَّ يَدْخُلُ بَعْدَ ذٰلِكَ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ فَاِذَا رَاَى الْعَاصِيُّ كِتَابَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ بِالْقِرَاءَةِ فَيَقْرَأُ حَسَنَاتِهِ وَاِذَا بَلَغَ سَيِّئَاتِهِ سَكَتَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَ لَا تَقْرَأُ فَيَقُولُ

سَتَيْتَنِي مِنْكَ يَا رَبِّ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَ مَا اسْتَحْيَيْتَ مِنِّي فِي الدُّنْيَا وَلَا نَسْتَحْيِي مِنْكَ الْعَبْدُ وَلَمْ يَنْفَعْهُ النَّدَمُ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ الْآيَةَ

چنانچہ فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ ہنے ہر شخص کے پرندے یعنی صحیفۂ اعمال کو اُس کی گردن مین لازم کردیا ہے۔ پھر بعد اس کے آتے ہین منکر و نکیر۔ اور جب دیکھیگا گنہگار اپنے لکھے کو قیامت کے دن اور اللہ تعالیٰ اُس کے پڑھنے کا حکم کرے گا تب حسنات کو توپڑھے گا لیکن سیات کے نزدیک جب پہونچے گا تب چپ ہو جائیگا۔ تو اللہ پاک سبحانہ فرماوے گا پڑھتا کیون نہین۔ کہے گا میرے رب مین تجھ سے ڈرتا ہون۔ پھر فرماوے گا دنیا مین مجھ سے شرم نہ کی تھی اب حیا کرتا ہے تب وہ بندہ نادم ہوگا اور وہ ندامت کچھ مفید نہ ہوگی۔ پس فرماوے گا جل جلالہ وجل شانہ پکڑواے اور طوق پہناؤ بعد اس کے جہنم مین داخل کرو آخر آیت تک

الباب الخامس فی ذکر جواب سوال منکر ونکیر فی القبر

وَفِي الْخَبَرِ إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ صَوْتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَأَبْصَارُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ يَحْرُقَانِ الْأَرْضَ بِأَنْيَابِهِمَا فَيَأْتِيَانِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَتَقُولُ صَلَاتُهُ لَا تَأْتِيَانِ مِنْ قِبَلِي لِأَنَّهُ رُبَّ صَلَوةٍ صَلَّى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَذَرًا مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ ثُمَّ يَأْتِيَانِ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُولَانِ لَا تَأْتِيَانِ مِنْ قِبَلِنَا فَقَدْ كَانَ يَمْشِي إِلَى الْجَمَاعَةِ حَذَرًا مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَيَأْتِيَانِ مِنْ قِبَلِ يَمِينِهِ فَتَقُولُ الصَّدَقَةُ لَا تَأْتِيَانِ مِنْ قِبَلِي فَقَدْ كَانَ يَتَصَدَّقُ حَذَرًا مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَيَأْتِيَانِ مِنْ قِبَلِ يَسَارِهِ فَيَقُولُ صَوْمُهُ لَا تَأْتِيَانِ مِنْ قِبَلِي فَقَدْ كَانَ يَصُومُ وَيَجُوعُ وَيَعْطَشُ حَذَرًا مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَيُوقَظُ كَالنَّائِمِ فَيَقُولَانِ مَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ صلعم فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ فَيَقُولَانِ عِشْتَ مُؤْمِنًا وَمُتَّ مُؤْمِنًا ثُمَّ الْحِكْمَةُ فِي سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمَّا طَعَنَتْ فِي آدَمَ حَيْثُ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا الْآيَةَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَبَعَثَ اللّٰهُ الْمَلَكَيْنِ

إلى قبر المؤمن وبلائه فيأمرهما الله أن تشهد بين يدي الملائكة بما سمعا من عبده لان أقل الشهود إثنان ثم يقول الله جل وعلا يا ملائكتي أخذت روحه وتركت ماله في يد غيره وزوجته في حجر غيره وجاريته في ملك غيره ومتاعه لغيره فيسأل في بطن الأرض فلم يجب عن أحد إلا عني فيقول الله ربي ومحمد نبيي والإسلام ديني

پندرھوان باب جواب مین منکر و نکیر کے قبر مین

خبر مین آیا ہے کہ جب میت قبر مین رکھی جاتی ہے تب آتے ہین دو فرشتے کالے نیلی آنکھون والے آواز ان کی رعد کی طرح آنکھین اُنکی برق کی سی کھودتے زمین اپنے دانتون سے پہلے وہ دونون اسکے سر کی طرف آتے ہین تب نماز کہتی ہی میری طرف مت آؤ کیونکہ اس شخص نے بہت سی نمازین راتون دن کی اس مقام کے ڈر سے پڑھی ہین - تب آتے ہین دونون پانون کی جانب - وہ کہتے ہین - ادھر مت آؤ یہ شخص اسی مقام کے ڈر سے جمعے اور جماعت مین حاضر ہوا ہے - پھر آتے ہین داہنے ہاتھ کی طرف - تب صدقہ بولتا ہے مت آؤ اسنے بہت سی خیر کی ہے - آخر بائین ہاتھ کی جانب گذرتے ہین تب روزہ آکر مانع ہوتا ہے کہ اُس نے بہت صوم کیے ہین بھوکا پیاسا رہا ہے اسی مقام کے خوف سے - بعد اُس کے میت کو جگاتے ہین اور پوچھتے ہین کہ تو محمد صلعم کے حق مین کیا کہتا ہے وہ بولتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک رسول خدا کے ہین تب وہ کہتے ہین تو جیا مؤمن اور مرا مؤمن - اور حکمت اُس سوال مین یہ ہے کہ جب فرشتون نے آدم کی شان مین طعن کیا تھا کہ یا اللہ تو ایسا شخص پیدا کریگا جو دنیا مین فساد کرے تب اللہ تعالی نے اُنکے قول کو رد کیا اور فرمایا ہم خوب جانتے ہین جو تم نہین جانتے ہو اسی سبب بھیجتا ہے اللہ تعالی دو فرشتون کو قبر مین تاکہ وہ پوچھین بعد اسکے حکم دیتا ہے انکو کہ فرشتون کے نزدیک گواہی دین جو یہان قبر مین میت سے سنین کیونکہ کم گواہون سے دو شخص (ہین)

پھیر کے گا حق سبحانہ تعالی اے میرے ملائکہ میں نے اُسکی روح کو لیا اور اُسکی مال کو غیر کے لیے اور اُسکی جورو کو دوسرے کی گود میں اور اُس کی لونڈی کو غیر کی ملک میں اور اُسکی متاع کو دوسرے کے ہاتھ میں چھوڑ دیا سوال کیا جاتا ہے زمین میں تو نہیں جواب دیتا مگر مجھ سے

پس کہتا ہے اللہ رب میرا اور محمد نبی میرا اسلام دین میرا ہے

الباب السادس عشر فی ذکر کراما کاتبین

رُوِیَ اَنَّ کُلَّ اِنْسَانٍ مَعَہٗ مَلَکَانِ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ یَکْتُبُ الْحَسَنَاتِ مِنْ غَیْرِ شَہَادَۃٍ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَسَارِہٖ یَکْتُبُ السَّیِّاٰتِ وَلَا یَکْتُبُہَا اِلَّا بِشَہَادَۃِ صَاحِبِہٖ وَ اِنْ قَعَدَ فَاَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَسَارِہٖ وَاِنْ مَشٰی فَاَحَدُھُمَا عَنْ خَلْفِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ اَمَامِہٖ وَاِنْ نَامَ فَاَحَدُھُمَا عِنْدَ رَاْسِہٖ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیْہِ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ خَمْسَۃُ اَمْلَاکٍ مَلَکَانِ بِاللَّیْلِ وَمَلَکَانِ بِالنَّہَارِ وَمَلَکٌ لَا یُفَارِقُہٗ فِیْ وَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْمُرَادُ بِالْمُعَقِّبَاتِ مَلٰئِکَۃُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَیُقَالُ مَلَکَانِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ یَکْتُبَانِ الْاَعْمَالَ مِنْ خَیْرٍ وَشَرٍّ قَلَمُہُمَا لِسَانُہٗ وَدَوَاتُہُمَا حَلْقُہٗ وَمِدَادُہُمَا رِیْقُہٗ وَصَحِیْفَتُہُمَا فُؤَادُہٗ یَکْتُبَانِ اَعْمَالَہُمْ اِلٰی مَوْتِہِمْ

سولھواں باب ذکر میں کراما کاتبین کے

مروی ہے کہ ہر ایک انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنی طرف اور وہ لکھتا ہے نیکیاں اُسکی بدون گواہی کے اور دوسرا بائیں جانب کو وہ لکھتا ہے برائیاں اپنے ساتھی کی گواہی سے۔ اور بیٹھنے کے وقت ایک داہنے دوسرا بائیں اور چلنے کے وقت ایک آگے دوسرا پیچھے۔ اور سونے کے وقت ایک سر کے نزدیک دوسرا پاؤں کے پاس رہتا ہے۔ اور دوسری روایت میں پانچ فرشتے دو رات کے لیے اور دو دن کے واسطے اور

ایک کوئی وقت اس سے الگ نہیں ہوتا ہے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ واسطے بندے کے فرشتے آگے اور پیچھے متعین ہیں کہ حکم سے پاک سبحانہ کے نگہبانی کرتے ہیں اس کی جن و انسان اور شیطانون سے - مراد فرشتوں سے فرشتے شب و روز کے ہیں - اور کہا جاتا ہے کہ دو فرشتے دونون شانون کے درمیان ہیں کہ وے اعمال نیک اور بد سب لکھتے ہیں قلم انکا کی زبان اور دوات اُن کی اُسکا حلق اور سیاہی اُن کی اُسکا تھوک اور کاغذ اُنکا دل اُسکا لکھتے ہین اعمال اُسکا موت تک رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم اَنَّ صَاحِبَ الْيَمِيْنِ اَمِيْرٌ عَلٰى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً وَاَرَادَ صَاحِبُهٗ اَنْ يَّكْتُبَهَا قَالَ لَهٗ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ اَمْسِكْ قَلَمَكَ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْ عَلَيْهِ شَيْئًا وَاِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ كَتَبَ سَيِّئَةً وَاحِدَةً وَاِذَا قُبِضَ رُوْحُ الْعَبْدِ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ يَقُوْلُ الْمَلَكَانِ يَا رَبِّ وَكَّلْتَنَا بِعَبْدِكَ لِنَكْتُبَ عَمَلَهٗ وَقَدْ قَبَضْتَ رُوْحَ عَبْدِكَ فَائْذَنْ لَنَا اَنْ نَصْعَدَ اِلَى السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمَا السَّمَاءُ مَمْلُوَّةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُسَبِّحُوْنَنِيْ وَيُهَلِّلُوْنَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ قُوْمَا سَبِّحَا عَلٰى قَبْرِ عَبْدِيْ وَكَبِّرَا وَهَلِّلَا وَاكْتُبَا ذٰلِكَ الثَّوَابَ لِعَبْدِيْ حَتّٰى اَبْعَثَهٗ مِنْ قَبْرِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ سَمَّاهُمْ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ لِاَنَّهُمْ اِذَا كَتَبُوْا حَسَنَةً يَصْعَدُوْنَ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَعْرِضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ وَيَشْهَدُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا عَمِلَ لَكَ حَسَنَةً كَذَا وَكَذَا وَاِذَا كَتَبُوْا مِنْ عَبْدٍ سَيِّئَةً يَصْعَدُوْنَ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ مَعَ الْغَمِّ وَالْحُزْنِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا كِرَامًا كَاتِبِيْنَ مَا فَعَلَ عَبْدِيْ فَيَسْكُتَانِ حَتّٰى يَسْاَلَ اللّٰهُ ثَانِيًا وَثَالِثًا فَيَقُوْلُوْنَ اِلٰهِيْ اَنْتَ سَتَّارٌ اَمَرْتَ عِبَادَكَ اَنْ يَسْتُرُوْا عُيُوْبَهُمْ فَاِنَّهُمْ يَقْرَءُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ كِتَابَكَ وَنَحْمَدُكَ وَنَسْتُرُ عُيُوْبَهُمْ فَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَلِهٰذَا يُسَمَّوْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ روایت کی گئی ہے نبی صلعم سے کہ داہنے طرف کا فرشتہ حاکم ہے بائین جانب والے پر پس جب بندہ کوئی عمل بد کرتا ہے اور بائین طرف والا چاہتا ہے کہ اُسے لکھے تب داہنی طرف والا اُس کو

لکتا ہے کر روک لے اپنا قلم سات ساعت کے لیے پھر اگر اُسنے توبہ کی تو نہ لکھا کچھ اور اگر توبہ نکی تو وہ ایک برائی لکھ لی اور جب روح اُس کی قبض کی گئی اور قبر مین رکھا گیا تب کہتے ہین دونون فرشتے اے رب تو نے ہم کو اپنے بندے کا عمل لکھنے کے لیے وکیل گردانا اور اُس کی روح تو نے قبض کی اب حکم دے کہ اوپر لیجاوین اُسے آسمان تک۔ تب فرماتا ہے اللہ تعالی آسمان میرے فرشتون سے کہ سب کے سب میری تسبیح اور تہلیل کرتے ہین۔ پھر فرماتا ہے قسم ہے بزرگی کی میری اور جلال میرے کی کہ تم دونون کھڑے ہو اور تسبیح کرو میرے بندے کی قبر پر اور تکبیر پڑھو اور لا الہ الا اللہ پڑھو تم دونون اور اُس کا ثواب میرے بندے کے حق مین لکھو جب تک ہین اُسے قبر سے اُٹھاؤن۔ فرمایا ہے حق سبحانہ تعالی نے کہ کراما کاتبین جانتے ہین اُنکو کراما کاتبین اس لیے کہتے ہین کہ جب یہ کسی بندے کی نیکی لکھ کر آسمان مین لیجاتے ہین تب جناب باری مین پیش کرتے ہین اور آپ اُس پر گواہی دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یا اللہ تیرے فلانے بندے نے ایسے ایسے عمل کیے ہین۔ اور جب کسی کی بُرائی لکھ کر لیجاتے ہین ساتھ غم واندوہ کے تو فرماتا ہے اللہ تعالی اے کراما کاتبین میرے بندے نے کیا کیا تب یہ چپ رہ جاتے ہین یہانتک کہ حق سبحانہ جل شانہ دوسری تیسری بار پوچھتا ہے۔ پھر کہتے ہین یا اللہ تو ستار ہے اور اپنے بندون کو عیب چھپانے کے لیے حکم کیا ہے وہ پڑھتے رہتے ہیں تیری کتاب ہمیشہ اور ہمیشہ تیری حمد کرتے ہین اب تو اُن کے عیبون کو چھپا اس لیے کہ تو غیب دان ہے پس اسی سبب سے اُن کا نام کراما کاتبین ہوا ہے

الباب السابع عشر فی ذکر الروح بعد الخروج کیف یاتی الی القبر

قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِذَا خَرَجَ الرُّوْحُ مِنْ جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ وَمَضَتْ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ یَقُوْلُ الرُّوْحُ یَارَبِّ ائْذَنْ لِیْ حَتّٰی اَمْشِیْ وَاَنْظُرَ اِلٰی جَسَدِیَ الَّذِیْ کُنْتُ مَعَھَا فَیَاْذَنُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ اَنْ یَجِیْئَ اِلٰی قَبْرِہٖ وَیَنْظُرُ مِنْ بَعِیْدٍ وَقَدْ سَالَ الْمَاءُ مِنْ مَنْخَرَیْہِ وَمِنْ فِیْہِ

وَيَبْكِي بُكَاءً طَوِيلًا يَقُولُ يَا جَسَدِي الْمِسْكِينُ يَقُولُ يَا حَبِيبِي هَلْ تَذْكُرُ أَيَّامَ
حَيَاتِكَ فِي هٰذَا الْمَنْزِلِ وَمَقَامِ الْوَحْشَةِ وَالْبَلَاءِ وَالْغَمِّ وَالْحُرْبَةِ وَالْحُزْنِ وَالنَّدَامَةِ
ثُمَّ يَمْضِي فَإِذَا مَضَتْ خَمْسَةُ أَيَّامٍ يَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي لِأَنْظُرَ إِلَى جَسَدِي فَيَأْذَنُهُ
اللّٰهُ فَيَأْتِي إِلَى قَبْرِهِ وَيَنْظُرُهُ مِنْ بَعِيدٍ وَقَدْ سَالَ الدَّمُ مِنْ مَنْخِرَيْهِ وَفِيهِ وَجَرَى
مِنْ أُذُنَيْهِ صَدِيدٌ وَفِيهِ فَيَبْكِي بُكَاءً طَوِيلًا وَيَقُولُ يَا جَسَدِي الْمِسْكِينُ أَتَذْكُرُ أَيَّامَ
حَيَاتِكَ فِي هٰذَا الْمَنْزِلِ الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْمِحْنَةِ وَالدِّيدَانُ وَالْعَقَارِبُ الَّتِي الَّذِينَ
لُحُومَكَ وَمَزَّقَتْ جِلْدَكَ وَأَعْضَاءَكَ ثُمَّ يَمْضِي فَإِذَا كَانَتْ سَبْعَةُ أَيَّامٍ يَقُولُ يَا رَبِّ
ائْذَنْ لِي حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى جَسَدِي فَيَأْذَنُ اللّٰهُ تَعَالَى فَيَأْتِي إِلَى قَبْرِهِ فَيَنْظُرُ مِنْ بَعِيدٍ
وَقَدْ وَقَعَ فِيهِ دُودٌ فَيَبْكِي بُكَاءً شَدِيدًا وَيَقُولُ أَتَذْكُرُ أَيَّامَ حَيَاتِكَ أَيْنَ أَوْلَادُكَ
وَأَيْنَ أَقْرِبَاءُكَ وَعَشِيرَتُكَ وَدَارُكَ وَعَقَارُكَ وَأَيْنَ إِخْوَانُكَ وَأَصْدِقَاؤُكَ
وَرُفَقَاءُكَ وَجَارُكَ الَّذِي كَانُوا يَعُودُونَكَ فِي جَارِكَ الْيَوْمَ يَبْكُونَ عَلَيْكَ

سترھوان باب ذکر مین روح کے بعد نکلنے کے کیونکر آتی ہی قبر پر

فرمایا ہے نبی صلعم نے کہ جب نکلی روح تن سے بنی آدم کی اور گذرتے ہین تین دن تو کہتی ہے
ارواح اے رب میرے حکم دے ہم کو کہ چلین اور جس بدن مین ہم تھے اُسے دیکھین تب
حکم دیتا ہے اللہ تعالی اور وہ آتی ہے اپنی قبر مین اور دور سے دیکھتی ہے کہ وہ دونون نتھنون
اور سینہ سے پانی بہ رہا ہے۔ تب چلا کر روتی ہے اور کہتی ہے اے میرے مسکین بدن اے
میرے پیارے اس منزل اور مقام وحشت اور بلا اور غم اور سختی اور حزن اور ندامت مین
زندگی کے ایام بھی یاد ہین یا نہین یہ کہکر چلی جاتی ہے۔ پھر جب پانچ روز گذرتے ہین
تب کہتی ہے اے رب اجازت دے تاکہ اپنے جسم کو جاکر دیکھون پھر اجازت لیکر آتی
ہے اور دور سے دیکھتی ہے کہ اس کے نتھنون اور منھ سے خون اور کان سے زرد پانی اور
پیپ بہہ رہی ہے تب ڈاڑھ مار کر روتی ہے۔ اور کہتی ہے اے میرے جسم مسکین ایام حیات

کے اس تمام غم و رنج اور کیڑون اور سانپ بچھوؤن مین کچھ یاد ہے یا نہین۔ کیڑے تیرا گوشت
کھا گئے اور جسم اور سارا بدن پھٹ کر جدا جدا ہو گیا۔ یہ کہکر چلی جاتی ہے۔ پھر جب
سات دن گذرتے ہین تو کہتی ہے اے میرے رب اذن دے مجھکو کہ مین اپنا بدن دیکھون
تب اذن ہوتا ہے اور آکر دور سے اپنی گور کو دیکھتی ہے کہ تمام تن مین کیڑے پڑ گئے ہین
تب بہت روتی ہے۔ اور کہتی ہے کہان ہین میرے پیارے جسم زندگانی کے دن بھی کچھ یاد ہین
کہان تیری اولاد کہان تیرے اقربا اور خویشاوند کہان گھر کہان زمین و زراعت
کہان بھائی کہان دوست اور رفیق اور ہمسایہ آج روتے ہین تجھ پر رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رض اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يَدُوْرُ رُوْحُهٗ حَوْلَ دَارِهٖ شَهْرًا فَيَنْظُرُ اِلٰى مَا خَلَّفَهٗ مِنْ
مَالِهٖ كَيْفَ يُقْسَمُ وَكَيْفَ يُؤَدّٰى دُيُوْنُهٗ فَاِذَا تَمَّ شَهْرٌ رُدَّ اِلٰى حُفْرَتِهٖ فَيَدُوْرُ حَوْلَ
قَبْرِهٖ حَوْلًا وَيَنْظُرُ مَنْ يَدْعُوْ لَهٗ وَيَحْزَنُ عَلَيْهِ وَاِذَا تَمَّتْ سَنَةٌ رُفِعَ رُوْحُهٗ اِلٰى حَيْثُ يَجْتَمِعُ
الْاَرْوَاحُ اِلٰى يَوْمِ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ قَالَ اللّٰهُ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ الْاٰيَة يُقَالُ الرُّوْحُ
فِيْهَا الرَّحْمَةُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا قُرِئَ الرُّوْحُ بِالْفَتْحِ وَالضَّمِّ مَعْنَاهُ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَمَعَهُمُ الرَّوْحُ وَالرَّيْحَانُ اور روایت کی گئی ہے ابی ہریرہ رض سے کہ جس وقت مرتا ہے کوئی
مومن تو گھومتی ہے روح اُسکے گرد مکان کے ایک مہینے تک پھر دیکھتی ہے اپنے مال متروکہ کو کہ
کسطرح وارثون مین بٹتا ہے اور کیونکر اس کے دین ادا کیے جاتے ہین۔ جب مہینا پورا ہوا
تو پھر آتی ہے گور کی طرف اور گرد گھومتی ہے ایک برس تک اور دیکھا کرتی ہے کون اُسکو
دعا کرتا ہے اور کون اُسپر غم کھاتا ہے۔ اور برس تمام ہونے کے بعد اُٹھائی جاتی ہے وہ روح
وہان جہان سب ارواح مجتمع رہتی ہین صور پھکنے کے دن تک فرمایا ہے حق سبحانہ جلشانہ نے
کہ اُترتے ہین فرشتے اور روح کہتے ہین کہ مراد روح سے اس آیت مین رحمت ہے
مومنون پر چنانچہ یہ لفظ بالفتح اور بالضم دونون پڑھا گیا ہے معنی یہ ہے کہ اُترتے ہین ملائکہ
درحالیکہ ساتھ اُنکے روح و ریحان ہے۔ وَيُقَالُ الرُّوْحُ مَلَكٌ عَظِيْمٌ يَنْزِلُ تَحْتَ سَاقِهٖ

المؤمنين كما حال فيه وقيل الروح يحل في جميع البدن لان الموت في جميع البدن
يدل عليه قوله تعالى قل يحييها الذي انشاها اول مرة اور بعضے کہتے ہین روح ایک
فرشتۂ عظیم ہے کہ اترتا ہے مومنون کی خدمت کے لیے گویا اُس مین حلول کرگیا ہے - اور
بعضی کہتے ہین کہ روح سرایت کرتی ہے سارے بدن مین کیونکہ موت حلول کرتی ہے تمام
جسم مین چنانچہ قول الٰہی اس پر دال ہے تو کہہ دے اور جتادے اے محمد رسول صلعم ان منکرون
کو جلا دے گا ان سڑی ہڈیون کو وہی قادر حکیم جس نے انھین پہلے عدم سے عالم وجود مین موجود
کیا فان قيل ما الفرق بين الروح والروان قلنا هما واحد لكن الروح يذهب ويجيء
والبدن لا يتحرك كذا الروان يذهب ويجيء والروح لا يتحرك ثم موضع الروح في الجسد
غير معين وموضع الروان بين الحاجبين فاذا زال الروح مات العبد لا محالة و
اذا زال الروان ينام وكما ان الماء اذا صب في القصعة ووضع في البيت ووقع
الشمس عليها وشعاعها في السقف يتحرك ولم يتحرك القصعة من موضعها كذلك
الروح مسكنه في البدن وشعاعها في العرش وهو الروان فيرى الرؤيا في الملكوت
ثم اذا نام العبد خرج الروح من انفسه وصعد الى السماء وينوب بنيابة النفس
في البدن معنى پھر اگر کہا جائے کیا فرق ہے روح اور روان مین تو ہم کہین گے دونون ایک
ہی ہین لیکن روح جاتی اور آتی ہے اور بدن نہین ہلتا ہے اُسی طرح روان جاتا اور
آتا ہے اور روح نہین ہلتی ہے بعد اس کے مقام روح کا بدن مین غیر معین ہے اور مقام روان
کا دونون ابرو مین ہے - پس جب زائل ہوتی ہے روح تو مرجاتا ہے بندہ بیشک - اور
جب زائل ہوجاتا ہے روان تب سوجاتا ہے جسطرح سے ڈھالا جاوے پانی پیالے مین
اور رکھا جاوے وہ پیالہ مکان کے اندر اور آفتاب اُسپر پڑے اور شعاع اُس کی چھت
مین ہلتی ہے مگر پیالہ اپنے مقام سے نہین ہلتا اسیطرح مسکن روح کا بدن مین اور شعاع
اُس کی عرش مین ہے اور وہی روان ہے پس دیکھتا ہے خواب عالم ملکوت مین پھر جب سوتا

ہے بندہ مت نکلتی ہے روح اُس کی ناک سے اور جاتی ہے آسمان مین اور نائب نفس کی ہوتی ہے خدمت مین فَاِنْ قِیْلَ لَوْ کَانَ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ یَصْعَدُ اِلَی السَّمَاءِ وَیَنُوْبُ نِیَابَةَ النَّفْسِ فِی الْخِدْمَةِ فَرُوْحُ الْکَافِرِ اَیْنَ یَکُوْنُ قِیْلَ رُوْحُ الْکَافِرِ اَیْضًا یَصْعَدُ اِلَّا اَنَّهٗ یَلْعَنُهٗ الشَّیَاطِیْنُ فَیَکُوْنُ مَعَ الشَّیَاطِیْنِ پھر اگر کوئی کہے کہ اگر روح مومن کی جاتی ہے آسمان پر اور نائب نفس کی ہوتی ہے خدمت مین تو روح کافر کی کہان رہتی ہے تو کہا جائیگا کہ روح کافر کی بھی جاتی ہے آسمان مین مگر لعنت کرتے ہیں اُسپر شیاطین اور وہ رہتی ہے شیطانون مین فَاِنْ قِیْلَ لَوْ ذَهَبَ الرُّوْحُ کَانَ یَنْبَغِیْ اَنْ لَا یَتَنَفَّسَ قِیْلَ مِنْ وُجُوْهٍ اَحَدُهَا مَا قَالُوْا یَذْهَبُ الرُّوْحُ مِنْهُ وَلٰکِنَّهٗ یَبْقٰی فِیْهِ الْحَیٰوةُ وَالنَّفَسُ لَا نَّهُمَا لَیْسَا بِرُوْحٍ اَلَا تَرٰی مَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الرُّوْحُ اَرْبَعَةٌ لِلْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِکَةِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَلِسَائِرِهِنَّ نَفَسٌ وَحَیٰوةٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ التِّرْمِذِیْ اَلرُّوْحُ رُوْحَانِ رُوْحٌ بِهِ الْحَیٰوةُ وَالنَّفَسُ وَرُوْحٌ بِهِ الْحَرَکَةُ فَاِذَا نَامَ الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الرُّوْحُ الَّذِیْ بِهِ الْحَرَکَةُ وَلٰکِنْ لَمْ یَخْرُجِ الرُّوْحُ الَّذِیْ بِهِ الْحَیٰوةُ وَالنَّفَسُ وَاَمَّا مَسْکَنُ الرُّوْحِ بَعْدَ الْقَبْضِ فَقَدْ قِیْلَ مَسْکَنُهٗ الصُّوْرُ فِیْهِ ثُقَبٌ بِعَدَدِ کُلِّ حَیَوَانٍ یَخْلُقُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِنْ کَانَ مُنَعَّمًا فَهُنَا مُنَعَّمًا وَاِنْ کَانَ مُعَذَّبًا فَهُنَاکَ مُعَذَّبًا پھر اگر کہا جاوے کہ اگر جاتی ہے روح لازم ہے کہ انسان تنفس نہ کرے اِس کا جواب دیا گیا ہے کئی وجہون سے - ایک یہ کہ کہا راویون نے روح جاتی ہے لیکن نفس اور حیات باقی رہتی ہے کیونکہ یہ دونون روح نہین ہین - آیا نہین دیکھتا ہے تو کہ روایت کی ہے عبداللہ بن عباس رضی نے کہ روح چار ہین انسان اور جن اور ملائک اور شیاطین کے لیے اور سب کے لیے نفس اور حیات ہے اور کہا ہے محمد بن ترمذی نے کہ روح دو ہین - ایک روح ایسی ہے کہ اس کے نفس اور حیات ہے اور دوسری روح ایسی ہے کہ اُس کے سبب سے حرکت ہے پھر جب سوتا ہے انسان تو نکلتی ہے اُس سے وہ روح جس سے حرکت ہے نہ وہ روح کہ جس سے

حیات اور نفس ہے لیکن مسکن روح کا بعد قبض کے بعضون نے کہا صور ہے جس مین
سوراخ ہین ساتھ شمار کل حیوان کے جو پیدا ہونگے قیامت تک اگر آسایش یہان
ہے تو وہان بھی آسایش ہے اور اگر یہان سختی ہے تو وہان بھی سختی وَیُقَالُ اِنَّ اَرْوَاحَ
الْمُؤْمِنِیْنَ فِی حَوَاصِلِ طَیْرٍ اَخْضَرَ فِی الْجَنَّةِ وَاَرْوَاحَ الْکَافِرِیْنَ فِی حَوَاصِلِ طَیْرٍ اَسْوَدَ
فِی النَّارِ اور بعضے کہتے ہین کہ ارواح مومنون کی سبز چڑیون کے پوٹے ہین ہونگی
بہشت مین۔ اور ارواح کافرون کی سیاہ چڑیون کے پوٹے مین رہین گے نار مین
وَیُقَالُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا قُبِضَتْ رَفَعَتْهَا مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ اِلَی السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ
بِالْاِعْزَازِ وَالْاِکْرَامِ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَکْتُبُوْهَا فِیْ عِلِّیِّیْنَ ثُمَّ
رُدُّوْهَا اِلَی الْاَرْضِ فَیَرُدُّ رُوْحَهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَیُفْتَحُ لَهٗ بَابُ الْجَنَّةِ فَیَنْظُرُ اِلٰی مَوْضِعِهٖ
مِنْهَا حَتّٰی یَقُوْمَ السَّاعَةُ وَاِنَّ اَرْوَاحَ الْکَافِرِیْنَ اِذَا قُبِضَتْ رَفَعَتْهَا مَلَائِکَةُ
الْعَذَابِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیُغْلَقُ اَبْوَابُهَا وَیُؤْمَرُ بِرَدِّهَا اِلَی مَنْشَئِهٖ وَیُضَیَّقُ قَبْرُهٗ وَ
یُفْتَحُ لَهٗ بَابُ النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلٰی مَقْعَدِهٖ مِنْهَا حَتّٰی یَقُوْمَ السَّاعَةُ وَیَدُلُّ هٰذَا قَوْلُهٗ
صلعم اِنَّهُمْ یَسْمَعُوْنَ قَرْعَ نِعَالِکُمْ وَاِنَّهَا مُنِعَتْ مِنَ الْکَلَامِ اور بعضون نے کہا ہے کہ ارواح
مومنون کی جس وقت قبض کیجاتی ہین تو ملائکہ رحمت کے اسے اُٹھا لے جاتے ہین چوتھے
آسمان پر ساتھ اعزاز و اکرام کے پس وہان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوتی ہے کہ لکھو اسکو
علیین مین پھیر دو زمین مین تب روح آتی ہے تن مین۔ اور کھولا جاتا ہے اس کے لیے
دروازہ جنت کا اسی سے اپنے مقام کو بہشت مین دیکھا کرتی ہے جب تک قیامت قائم ہو۔ اور
روح کافرون کی جب قبض کیجاتی ہے اُٹھا لے جاتے ہین ملائکہ عذاب کے پہلے آسمان پر
اور دروازہ بند کرتے ہین اور اس کو گور کی جانب پھیر دیتے ہین اور اس کی قبر تنگ کر دیتے
ہین اور دروازہ جہنم کا اس کے لیے کھولتے ہین جب تک قیامت قائم ہو اپنے مسکن کو
جہنم مین دیکھا کرے اور اسی پر دال ہے قول نبی علیہ السلام کا کہ وہ سنتے ہین آواز کھڑا وی

جو یون کی مگر یوں نہین سکتی سُئِلَ عَنْ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ عَنْ مَعَادِنِ الْاَرْوَاحِ بَعْدَ الْمَوْتِ
قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ تَكُوْنُ فِي الْجَسَدِ مُؤْنِسًا وَاَجْسَادُهُمْ
حَامِدَةٌ سَاجِدَةٌ لِرَبِّهٖ وَاَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ فِي
حَوَاصِلِ طَيْرٍ اَخْضَرَ بِطَيْرٍ فِي الْجَنَّةِ دِيَارَ كُلِّ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ يَاْوِي اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ
وَاَرْوَاحُ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي حَوَاصِلِ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ عِنْدَ جِبَالِ الْمِسْكِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَاَرْوَاحُ اَوْلَادِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ يَدُوْرُ فِي الْجَنَّةِ لَيْسَ لَهُمْ مَاْوٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
ثُمَّ يَخْدِمُوْنَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَاَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ عَلَيْهِمْ دُيُوْنٌ وَمَظَالِمُ مُعَلَّقَةٌ
بِالْهَوَاءِ لَا يَذْهَبُ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى يُؤَدّٰى عَنْهُ الدُّيُوْنُ وَالْمَظَالِمُ وَ
اَرْوَاحُ الْفُسَّاقِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُصِرِّيْنَ يُعَذَّبُ فِي الْقَبْرِ مَعَ الْجَسَدِ وَاَرْوَاحُ الْكَافِرِيْنَ
وَالْمُنَافِقِيْنَ فِي سِجِّيْنِ نَارِ جَهَنَّمَ اور جب پوچھا گیا بعض علما سے حال معادن ارواح کا تو
انھون نے کہا کہ ارواح انبیا علیہم السلام کی جنات عدن مین رہین گی اور جسد سے انس رکھین گی
اور اجسام اُن کے اپنے رب کو سجدہ اور حمد کرینگے۔ اور ارواح شہیدون کی فردوس اعلی مین و
درمیان بہشت کے سبز چڑیون کے پیٹ مین رہین گی اور جنت مین اُڑتی پھرین گی او
جہان جائینگی چرے گی پھر پناہ لے گی قندیلون مین جو لٹکتی ہین بہشت مین اور ارواح اولاد
مسلمین کی پیٹ مین کنجشک جنت کے نزدیک پہاڑ مشک کے روز قیامت تک رہین گی او
ارواح اولاد کافرون کی اور مشرکون کی گردش کرتی پھرے گی جنت مین اور نہ ہوگا ٹھکانا
کہین تک روز قیامت تک پھر وہ خدمت کرینگی مومنین کی۔ اور ارواح اُن مومنون
کی جنپر کسی کا دین یا حق ہے لٹکتی رہین گی ہوا مین نہ جنت مین جا سکے گی نہ آسمان مین
جب تک وہ دین اور وہ حق ادا نہو۔ اور ارواح فاسق مسلمانون کی عذاب کی جائینگی قبر
مین ساتھ جسم کے اور ارواح کافرون اور منافقون کی سجین مین رہین گی قِيْلَ اِنَّ الرُّوْحَ
شَيْءٌ لَطِيْفٌ وَاِنَّهٗ لَمَخْلُوْقٌ وَلِذٰلِكَ لَا يُقَالُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذُوْ رُوْحٍ لِاَنَّهٗ يَسْتَحِيْلُ اَنْ يَكُوْنَ

لا اجسام وقیل ان الروح عرض وقیل انها ینشق من الهوی وھذان القولان قول من انکر عذاب القبر اور کہا گیا ہے کہ روح جسم لطیف مخلوق ہے اور اسی واسطے اللہ تعالی کو صاحب روح نہیں کہتے ہیں کیونکہ اس کا محل اجسام ہونا محال ہے - اور بعضون نے کہا عرض ہے - اور بعض کہتے ہیں کہ ہوا سے پھٹ کر نکلتی ہے اور یہ دونوں قول منکرین عذاب قبر کے ہیں روی ان یہودیا اتی الی رسول اللہ صلعم فسالہ عن الروح وعن اصحاب الرقیم وعن ذی القرنین فنزل فی شانہم سورۃ الکہف ونزل فی الروح ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی قیل معناہ من علم ربی ولا علم لی بہا مروی ہے کہ یہود آئے حضور میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا حال روح اور اصحاب کہف اور ذی القرنین کا پس نازل ہوئی ان کی شان میں سورۂ کہف - اور نازل ہوا حق میں روح کے اے محمد صلعم پوچھتے ہیں یہود تجھ سے حال روح کا کہہ دے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے یعنی میرے رب کے علم سے اور مجھے اسکا علم کچھ نہیں ہے وقیل ان الروح لیس بمخلوق لانہ من امر اللہ تعالی وامر اللہ کلامہ وقیل معناہ من تکوین ربی بکلمۃ کن فیکون والامر ضربان امر الزامی کامرہ بالعبادات وامر تکوین کقولہ تعالی قل کونوا حجارۃ او حدیدا او خلقا وکقولہ تعالی انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون اور بعضون نے کہا ہے کہ روح مخلوق نہیں ہے کیونکہ وہ امر الہی سے ہے اور امر اللہ کا کلام ہے - اور بعضون نے کہا ہے کہ روح میرے رب کی تکوین سے ہے ساتھ کلمہ کن فیکون کے - اور امر دو قسم پر ہے ایک امر الزامی جیسا امر عبادت کا - اور دوسرا امر تکوینی جیسا قول سبحانہ تعالی کا کہ اے محمد صلعم ہو جاؤ تم پتھر یا لوہا یا مخلوق ÷ اور جیسا قول اللہ تعالی کا ہے کہ نہیں ہے امر الہی مگر یہی ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے کسی شے کے موجود ہونے کا تو کہتا ہے اس کو موجود ہو جا پس وہ شے موجود ہو جاتی ہے - واما قولہ تعالی نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون

مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ فَمَعْنَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِكَةُ صَفًّا فَقَدْ قِيْلَ مَعْنَاهُ بَنُوْ اٰدَمَ وَقِيْلَ مَلَكٌ عَظِيْمٌ يَقُوْمُ وَحْدَهٗ صَفًّا لیکن قول اللہ پاک کا نازل ہوا روح الامین تیرے دل پر تاکہ تو ہووے ڈرانے والوں سے۔ یہاں روح سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ اور کلام ذات باری کا جس روز کھڑی ہو گی روح اور ملائکہ صف باندھ کر۔ بعضوں نے کہا روح سے غرض بنی آدم ہیں اور بعضوں نے کہا ایک بڑا فرشتہ کھڑا ہوگا ایک صف باندھ کر وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِيْنَ فَمَعْنَاهُ اِذَا اسْتَوٰی خَلْقُ اٰدَمَ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَهٰذَا اِضَافَةُ خَلْقٍ وَقِيْلَ اِضَافَةُ تَكْرِيْمٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَاقَةُ اللّٰهِ وَبَيْتُ اللّٰهِ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا فَقِيْلَ يَعْنِيْ بِهٖ عِيْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ لِاَنَّهٗ خُلِقَ مِنْ نَفْخَةِ جِبْرَئِيْلَ علیہ السلام وَقِيْلَ يَعْنِيْ بِهِ الرَّحْمَةَ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ اَيْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ مگر کلام جناب اقدس الٰہی کہ جب درست کیا ہے آدم کو اور پھونک دی میں نے اپنی روح تب سب فرشتے اُس کے سجدے کے لیے گر پڑے۔ پس معنی اس آیت کے یہ ہے کہ جب تیار اور موجود ہوئی خلقت آدم کی اور پھونکی میں نے اس میں اپنی روح یہ اضافت تخلیق کی ہے اور بعضوں نے کہا اضافت تکریم کی ہے جس طرح سے ناقۃ اللہ و بیت اللہ یعنی اونٹنی خدا کی اور گھر خدا کا۔ لیکن قول حق تعالیٰ کا پس پھونکی ہم نے اُس میں اپنی روح۔ بعضوں نے کہا اس سے عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں کیونکہ وہ پھونک سے جبرئیل علیہ السلام کی پیدا کیے گئے ہیں اور روح اللہ کہلاتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا روح سے رحمت اللہ کی مراد ہے چنانچہ قول اللہ پاک کا کہ تائید کی اللہ نے اُن کی اپنی روح سے یعنے رحمت سے

الْبَابُ الثَّامِنَ عَشَرَ فِيْ ذِكْرِ الصُّوْرِ وَالْبَعْثِ

اِعْلَمْ اَنَّ اِسْرَافِيْلَ صَاحِبُ الْقَرْنِ وَهُوَ الصُّوْرُ خَلَقَ اللّٰهُ اللَّوْحَ الْمَحْفُوْظَ مِنْ دُرَّةٍ

بيضاء طوله ما بين السماء والارض وعلقته بالعرش ومكتوب فيها ما هو كائن
الى يوم القيامة ولاسرافيل اربعة اجنحة جناح بالمشرق وجناح بالمغرب وجناح
يستقر عليه وجناح يغطي به رأسه ووجهه من خشية الله تعالى كيما فلا يكشف رأسه
تحت العرش واخذ قوائم العرش على كاهله حتى يحمل العرش بقدرته و
وانه يصغر من خشية الله مثل العصفور فاذا قضى الله شيئا دنا اللوح فيكشف
الغطاء عن وجهه فينظر الى ما قضى الله من حكم وامر وليس من الملائكة
اقرب مكانا الى العرش من اسرافيل عليه السلام بينه وبين العرش سبع حجاب
ومن الحجاب الى الحجاب مسيرة خمس مائة عام وبين جبرئيل واسرافيل سبعين
حجابا فانه قائم قد وضع الصور على فخذه الايمن وراس الصور على فيه ينتظر امر الله
تعالى حتى يقوم يوم القيامة فينفخ فيه فاذا انقضت مدة الدنيا قرب الصور
الى جبهة اسرافيل فيضم اسرافيل الاجنحة الاربعة ثم ينفخ الصور ويجعل
ملك الموت احدى كفيه تحت الارض السابعة فيأخذ ارواح اهل السماوات
واهل الارض ولا يبقى في الارض الا ابليس وحده لعنة الله عليه وفي السماء جبرئيل
وميكائيل واسرافيل وعزرائيل عليهم السلام وهم الذين استثناهم الله تعالى
بقوله ونفخ في الصور فصعق من في السماوات ومن في الارض الا ما شاء الله

اٹھارھوان باب بیان مین صور اور بعث کے

معلوم کیا چاہیئے کہ حضرت اسرافیل صاحب صور ہین - اور پیدا کیا ہے حق تعالی نے
لوح محفوظ کو ایک مروارید شفاف سے جس کی لنبائی آسمان سے سات طبق زمین تک
ہے اور اسکو عرش پر لٹکا دیا اور قیامت تک جتنی باتین وقوع مین آنیوالی ہین سب اس
لوح مین مکتوب ہین - اور اسرافیل کے چار بازو ہین ایک مشرق مین - دوسرا مغرب مین
تیسرے پر خود بیٹھے ہین - اور چوتھے سے مارے خوف خدا کے اپنا سر اور چہرہ ڈھانپتے ہین

نیچے کئے رہتے ہیں عرش کی طرف منہ نہیں اُٹھاتے۔ اور اپنے کاندھے پر عرش کے چارون پایکے اپنی قوت سے پکڑے اور اُٹھائے ہین اور خوف الٰہی سے چڑیا کی طرح تھوڑے بن رہے ہین۔ پھر جب قضا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی امر کو تب لوح اُن کے نزدیک آتی ہے اور وہ بیچ سے پردے پر وہ اُٹھا کر اُس حکم اور امر کو دیکھتے ہین۔ اور اُن سے زیادہ نزدیک عرش کی طرف کوئی فرشتہ نہین ہے اُن کے اور عرش کے درمیان سات پردے ہین اور ایک پردے سے دوسرے پردے تک پانسو برس کی مسافت ہے۔ اور جبرئیل و اسرافیل کے بیچ مین ستر پردے ہین اور حضرت اسرافیل صور کو داہنی ران پر اور اُسکا سر اپنے منہ مین لیے ہوئے انتظار مین حکم الٰہی کے کھڑے ہین قیامت کے دن حکم ہوگا تب صور پھونکین گے پھر جب مدت دنیا تمام ہو جائیگی تب صور اسرافیل کی پیشانی کی جانب کو گھوم جائیگا اور وہ اپنے چارون بازو کو سمیٹ کر صور پھونکین گے۔ اور رکھیگا ملک الموت اپنا ہاتھ ساتون طبق زمین کے نیچے اور پکڑے گا ارواح آسمانون اور زمینون کی اور نہین باقی رہے گا زمین پر کوئی شخص سوا ابلیس ملعون کے اور آسمان پر سوا جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل و عزرائیل کے اور یہ چارون وہی ہین جن کو استثنا کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے قول مین کہ اور پھونکا جائیگا صور تب بیہوش ہو جائین گے وہ جو آسمان پر اور زمین پر ہین مگر جسے حق سبحانہٗ تعالیٰ چاہے۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ الصُّوْرَ وَلَهٗ اَرْبَعَةُ شُعَبٍ شُعْبَةٌ مِنْهَا فِی الْمَغْرِبِ وَشُعْبَةٌ مِنْهَا فِی الْمَشْرِقِ وَشُعْبَةٌ مِنْهَا تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ وَشُعْبَةٌ مِنْهَا فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَفِی الصُّوْرِ اَبْوَابٌ بِعَدَدِ الْاَرْوَاحِ فِیْ وَاحِدٍ مِنْهَا اَرْوَاحُ الْمَلٰئِكَةِ وَفِیْ وَاحِدٍ اَرْوَاحُ الْجِنِّ وَفِیْ وَاحِدٍ مِنْهَا اَرْوَاحُ الْاِنْسِ وَفِیْ وَاحِدٍ اَرْوَاحُ الشَّیَاطِیْنِ وَفِیْ وَاحِدٍ مِنْهَا اَرْوَاحُ الْهَوَامِّ حَتَّی النَّمْلَةِ وَالْبَقِّ اِلٰی سَبْعِیْنَ صِنْفًا وَاَعْطَاهُ لِاِسْرَافِیْلَ وَهُوَ وَاضِعُهٗ فِیْ فِیْهِ یَنْتَظِرُ حَتّٰی یُؤْمَرَ فَیَنْفُخُ فِیْهِ ثَلٰثَةَ نَفَخَاتٍ نَفْخَةَ الْفَزَعِ

وَنَفْخَةُ الْبَعْثِ وَنَفْخَةُ النُّزُوحِ اور کہا ابو ہریرہ رضی نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ پیدا کیا ہے اللہ پاک نے صور کو جس کی چار شاخیں ہیں۔ ایک شاخ مغرب میں اور ایک مشرق میں۔ اور ایک شاخ ساتویں طبق زمین کے نیچے۔ اور ایک ساتویں طبق آسمان پر۔ اور صور میں دروازے ہیں بہ شمار ارواح کے۔ ایک دروازہ ارواح انبیاء کا۔ دوسرا ارواح جن کا تیسرا ارواح انسان کا چوتھا ارواح شیاطین کا اور پانچواں دروازہ ارواح حشرات چیونٹی اور مچھر وغیرہ سے نزع تک۔ اور دیا اللہ تعالیٰ نے وہ صور اسرافیل کو تب سے وہ اپنے منہ میں لگائے ہوئے انتظار حکم الٰہی کا کرتے ہیں۔ جب حکم ہوگا تب تین بار پھونکیں گے۔ ایک بیہوشی کی۔ دوسری کی تیسری موت کی قَالَ النَّبِيُّ صَلعم يَا اَبَا حُذَيْفَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ قَدْ رَفَعَ لُقْمَةً اِلٰى فَمِهٖ فَلَا يَبْلَعُهَا وَالْكُوْزُ اِلٰى فَمِهٖ يَشْرَبُ الْمَاءَ فَلَا يَشْرَبُهٗ وَالثَّوْبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِيَلْبَسَ فَلَا يَلْبَسُهٗ فرمایا نبی صلعم نے اے ابو حذیفہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جب صور پھونکا جائیگا اور قیامت برپا ہوگی سب لوگ جو نوالہ کھانے کا ہاتھ میں اٹھاوینگے پھر اسے کھا نہ سکیں گے وہ وہیں رہ جائیگا۔ اور کوزہ پانی کا منھ میں لگا ہوا رہجائیگا پی نہ سکیں گے۔ اور کپڑا پہننے کا سامنے رکھا ہوگا پہن نہ سکیں گے

الباب التاسع عشر فی ذکر نفخ الصور والفزع

ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَبْلُغُ فَزَعًا اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا وَتَمُوْرُ السَّمَاءُ مَوْرًا وَتَرْجُفُ الْاَرْضُ رَجْفًا مِثْلَ السَّفِيْنَةِ فِي الْمَاءِ وَتَضَعُ حَوَامِلُ وَتَذْهَلُ الْمَرَاضِعُ وَتَصِيْرُ الْوِلْدَانُ شِيْبًا وَتَصِيْرُ الشَّيَاطِيْنُ هَارِبَةً قَدْ تَنَاثَرَتِ النُّجُوْمُ وَكُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَكُشِطَتْ فَوْقَهُمُ السَّمَاءُ وَالْاَمْوَاتُ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ غِطَاءٍ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ وَيَكُوْنُ

ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

آٹھوان باب ذکرمین صور پھونکنے اور اُس کے خوف سے

پھر پھونکا جائیگا نرسنگا اور پہونچیگا اُسکا دھڑکا تمام آسمان اور زمین کے باشندون کو مگر جسے چاہے اللہ تعالےٰ۔ اور روان ہونگے پہاڑ۔ اور پھٹ جائیگا آسمان۔ اور کانپینگی زمین جس طرح سے کشتی پانی پر ہلتی ہے۔ اور گرادینگی پیٹ اپنا حاملہ عورتین۔ اور بھول جائینگی اپنے بچون کو دودھ پلانے والیان۔ اور ہوجائینگے لڑکے بڈھے اور بھاگینگے شیاطین اور بکھر جائینگے تارے۔ اور بے نور ہوجائینگے چاند سورج اور لپیٹ جائینگے اوپر اسکے آسمان۔ اور مردے اُس خوف سے پردے مین چھپ جائینگے۔ اور اسی پر ہے قول حق سبحانہ تعالی کا کہ بیشک زلزلہ قیامت کا ایک بڑی چیز ہے۔ اور یہ زلزلہ چالیس برس رہیگا۔ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ فَاِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ قَالَ صلعم اَتَدْرُوْنَ اَیَّ يَوْمٍ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاٰدَمَ ابْعَثْ اَوْلَادَكَ اِلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ اٰدَمُ يَا رَبَّاهُ كَمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَوَاحِدًا اِلَى الْجَنَّةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْقَوْمِ وَوَقَعَ عَلَيْهِمُ الْبُكَاءُ وَالْحُزْنُ فَقَالَ صلعم اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبْعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ صلعم اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ صلعم اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَفَرِحُوْا فَقَالَ صلعم اَبْشِرُوْا فَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِی الْاُمَمِ كَالشَّامَةِ فِیْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ وَاِنَّمَا اَنْتُمْ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ اَلْفِ جُزْءٍ اور روایت لی گئی حضرت ابن عباس رض سے کہا انھون نے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے کیونکہ زلزلہ قیامت کا بڑی چیز ہے۔ اور پھر فرمایا صلعم نے کیون تم جانتے ہو کون سا دن ہوگا ایسا۔ سب نے جواب دیا کہ اللہ اور اُسکا رسول دانا تر ہے۔ فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرمائیگا حضرت رب العالمین

آدم کو بھیج اپنی اولاد کو جہنم کی طرف تب کہیگا آدم اے رب میرے کتنی اولاد کو بھیجوں
پھر فرماویگا اللہ سبحانہ ہزار میں سے نوسو ننانوے کو جہنم میں اور ایک کو جنت میں پس سبب سے
یہ دشوار ہوگا یہ کلمہ قوم بنی آدم پر تب سب کے سب رونے اور غم کرنے لگیں گے بعد
اُس کے فرمایا نبی صلعم نے کہ بیشک ہم امید رکھتے ہیں کہ ہو تم چوتھائی بہشتیوں سے پھر
فرمایا ہم امیدوار ہیں کہ ہو تم آدھے جنتیوں سے تب سب لوگ خوش ہوگئے پھر فرمایا
آپ نے خوش ہو کر تم امتوں کے درمیان مانند بکری کے پہلو میں اونٹ کے اور تم
سب امتوں میں ہزار جزو کے ایک جزو ہو۔ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ وَاَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً
وَاحِدَةً عَلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ بِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ
وَاَدْخَرَ مِنْهَا تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِسْرَافِيْلَ بِنَفْخِ الصُّوْرِ فَيَنْفُخُ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الْعَارِيَةُ اُخْرُجُوْا بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَصَعِقَ
وَمَاتَ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ يُقَالُ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ فَاِنَّهُمْ اَحْيَاءٌ
كَمَا قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ اور مروی ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا آنحضرت نے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ بیشک پیدا کیں اللہ تعالی نے سو رحمتیں اُن میں سے ایک رحمت عطا کی سارے
جن وانس اور چارپائے اور حشرات کو کہ اُسی کے سبب سے سب آپس میں الفت اور شفقت
رکھتے ہیں۔ اور ننانوے رحمت کو جمع کر رکھا ہے سو وہ قیامت کے دن اپنے خاص بندوں
کو عنایت فرمائیگا۔ بعد اُس کے اللہ تعالی اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم کریگا تب پھونکیں گے
اور کہیں گے اے ارواح نکلو حکم سے خدا کے پس بیہوش ہونگے اور مر جائیں گے اہل آسمان
اور اہل زمین مگر جسے چاہے اللہ تعالی کہا جاتا ہے کہ وہ گروہ شہدا ہیں کیونکہ وہ جیتے ہیں
اپنے رب کے پاس چنانچہ حقتعالی نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مارے گئے ہیں راہ خدا میں انکو

جو مردوں کو سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس لیکن تم نہیں جانتے ہو وفی الخبر
عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم للشهداء خمس كرامات لم يكرم بها احد
من الانبياء احدها ان ارواح جميع الانبياء يقبضها ملك الموت وارواح الشهداء
يقبضها الله تعالى والثاني ان جميع الانبياء يغسلون بعد موتهم وانا كذلك
والشهداء لا يغسلون والثالث ان جميع الانبياء يكفنون وانا كذلك والشهداء
لا يكفنون بل يدفنون في ثيابهم والرابع ان الانبياء يسمون بالاموات
وانا كذلك يقال مات محمد رسول الله والشهداء احياء لا يسمون بالموتى
والخامس ان الانبياء يشفعون يوم القيامة وانا كذلك والشهداء يشفعون
كل يوم الى يوم القيامة ويقال يبقى اثنا عشر نفرا جبرئيل وميكائيل و
اسرافيل وعزرائيل وثمانية من حملة العرش فتبقى الدنيا بلا انس ولا جان
ولا شيطان ولا وحش ولا طير فيقول الله تعالى يا ملك الموت اني خلقت لك بعدد
الاولين والآخرين اعوانا وجعلت لك قوة اهل السماوات والارض واني
البستك اليوم اثواب الغضب فانزل بغضبي فانظر الى ابليس فاذقه الموت و
احمل عليه مرارة الاولين والآخرين من الجن والانس والشياطين اضعافا مضاعفة
وليكن معك من الزبانية سبعون الفا كل زبانية معه سلسلة من سلاسل لظى
فينادي مالك فتفتح ابواب النيران وينزل ملك الموت بصورة لو نظر اليه اهل
السماوات السبع والارضين السبع ماتوا كلهم فينتهي الى ابليس فيزجره زجرة
واحدة فاذا هو قد صعق من تلك الزجرة وله نخرة لو سمع اهل السماوات
والارض لصعقوا من تلك النخرة وملك الموت يقول قف يا خبيث لاذيقنك الموت
كم من عمر ادركت وكم من قرون اضللت فيهرب الى المشرق فاذا هو عنده
فيهرب الى المغرب فاذا هو عنده فلا يزال يهرب في وسط الدنيا حتى اتى عند

قبر آدم يقول يا آدم ضربت من اجلك رحيما ملعونا مطرودا ثم يقول يا ملك الموت بأي كاس تسقيني وبأي عذاب تقبض روحي فيقول ملك الموت بكاس اللظى والسعير فيتمرغ ابليس في التراب مرة ومرة حتى جاء في الموضع الذي اهبط ودفن فيه فيتصب له الزبانية الكلاليب وتحرسه وكيطعن مستبقيه في النزع وشدائد الموت ما شاء الله تعالى اور خبر مین آیا ہے نبی صلعم سے کہ اللہ سبحانہ نے شہدا کی ارواح کو پانچ کرامتین عنایت فرمائین ہین کہ ویسی کرامت کسی اور کو۔ اور ہم کو نہین بخشی ایک تو یہ کہ انبیا کی ارواح کو ملک الموت قبض کرتا ہے اور شہدا کی ارواح کو خود اللہ تعالی قبض کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ انبیا نہلائے جاتے ہین بعد موت کے اور ہم بھی اسی طرح نہلائے جاوینگے مگر شہدا نہلائے نہین جاتے اور تیسرے یہ کہ انبیا کفنائے جاتے ہین اور ہم بھی کفنائے جاوینگے پر شہدا کفنائے نہین جاتے بلکہ انھین کپڑون سے گاڑے جاتے ہین۔ اور چوتھی یہ ہے کہ انبیا کا نام بعد مرنے کے موتی ہوتا ہے اور ہم بھی اسی طرح موتی کہلائے جاوینگے چنانچہ لوگ کہین گے مر گئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور شہدا موتی نہین کرتے بلکہ وے زندے ہین نزدیک اللہ تعالی کے۔ اور پانچوین یہ ہے کہ انبیا شفاعت کرینگے قیامت کے دن اور ہم بھی لیکن شہدا شفاعت کرتے ہین ہر روز قیامت تک۔ اور کہتے ہین کہ پانچ شخص باقی رہین گے یعنی جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل اور آٹھ فرشتے حامل عرش کے تب باقی رہیگی دنیا بغیر انسان اور جن اور شیطان اور وحش وطیر کے۔ بعد اس کے فرماوے گا حق سبحانہ وتعالی اے ملک الموت مین نے پیدا کیے تیرے لیے مددگار شمار سے اولین وآخرین کے اور دی تجھکو قوت اہل آسمان اور اہل زمین کی۔ اور آج ہم پہناتے ہین تجھ کو رنگ غضب کا۔ پس اتر ساتھ میرے غضب کے اور دیکھ ابلیس لعین کو اور چکھا اسے موت اور ڈال دے اس پر تلخیان اولین اور آخرین کی جن اور انسان اور شیاطین سے دونے کا دونا۔ اور ساتھ تیرے

زنجیر سے ستر ہزار ہیں ہر ایک کے پاس زنجیر ہے زنجیروں سے جہنم کی۔ پھر پکارے گا فرشتہ کر کھول دروازے دوزخ کے۔ اور اترے گا ملک الموت اپنی صورت سے ساتھ کہ اگر دیکھیں اس کو ساتوں آسمان اور ساتوں زمین والے تو سب کے سب مر جائیں پھر جائیگا ابلیس کی طرف اور ڈپٹے گا اسے یہانتک کہ وہ اسی ڈپٹ سے بیہوش ہو کر گر پڑے گا اور ایسے خراٹے لینے لگے گا کہ اگر آسمان زمین والے سنیں تو بیہوش ہو جائیں۔ اور ملک الموت کہیگا کہ ٹھہر رہ اے خبیث تاکہ چکھاؤں میں تجھے ذائقہ موت کہ تو نے بہت عمر پائی اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا یہ سنتے ہی مشرق کی طرف بھاگے گا پس ناگاہ ملک الموت اس کے پاس آوے گا تب مغرب میں بھاگے گا وہاں بھی ملک الموت موجود ہوگا غرض اسی طرح بھاگتا بھاگتا بیچ دنیا میں نزدیک قبر آدم ع کی پہونچکر کہیگا اے آدم میں تیرے سبب سے ملعون اور مرجوم ہوا۔ پھر کہے گا اے ملک الموت کونسا پیالہ مجھے پلاوے گا اور کس سختی سے میری روح کو قبض کریگا۔ ملک الموت کہے گا پیالے سے جہنم کے اور ابلیس لوٹے گا زمین پر بار بار یہاں تک کہ پہونچے گا اس موضع میں جہاں پھینکا گیا اور لعنت کیا گیا تھا اور زبانیہ اس کے لیے ایک پھانسی کھڑی کرے گا اور اسے نوچے گا جیسا کہ گا تب وہ ملعون حالت نزع اور شدت موت میں پڑا رہے گا جب تک چاہے اللہ تعالیٰ

الباب العشرون فی فناء الاشیاء

ثُمَّ یَأْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَلَكَ الْمَوْتِ اَنْ یَقْبِضَ الْبِحَارَ كَمَا قَالَ تَعَالٰی كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ فَیَأْتِیْ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَی الْبِحَارِ وَیَقُوْلُ قَدِ انْقَضَتْ مُدَّتُكَ فَیَقُوْلُ اُذُنْ لِیْ حَتّٰی اَنُوْحَ عَلٰی نَفْسِیْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ اَمْوَاجِیْ وَاَیْنَ عَجَائِبِیْ قَدْ جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَصِیْحُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَیْهَا صَیْحَةً كَاَنَّ مَاءَهَا كَانَ لَمْ یَكُنْ ثُمَّ یَأْتِیْ اِلَی الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ قَدِ انْقَضَتْ مُدَّتُكَ فَیَقُوْلُ اُذُنْ لِیْ حَتّٰی اَنُوْحَ عَلٰی نَفْسِیْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ عُوْدِیْ

وَاَیْنَ قُوَّتِیْ قَدْ جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَصِیْحُ مَلَکُ الْمَوْتِ صَیْحَةً تَسَاقَطَتْ اَحْیَانُهَا وَ غَارَتْ مِیَاهُمَا ثُمَّ یَصْعَدُ اِلَی السَّمَاءِ فَیَصِیْحُ صَیْحَةً تَنَاثَرَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَتَنَاثَرَتِ النُّجُوْمُ

بیسوان باب بیان مین فنا ہے اشیاء کے

پھر اللہ تعالی ملک الموت کو حکم کریگا کہ فنا کردے دریاؤن کو مطابق کلام پاک باری تعالی کے ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات باری ہے آوے گا ملک الموت دریاؤن کی طرف اور کہیگا اب تیری مدت بقا کم ہوئی پس کہینگے دریا اجازت دے ہمکو کہ اپنی ذات پر نوحہ کرین پھر کے گا کہان ہین میری موجین کہان ہین میرے عجیب اب آیا حکم خدا کا۔ تب ڈپٹے گا اس کو ملک الموت ایسی ڈپٹ کہ بالکل پانی خشک اور نابود ہو جائیگا۔ بعد اس کے پہاڑون کی جانب آئیگا اور کہے گا تیری مدت گھٹ گئی پہاڑ کہین گے اذن دے کہ اپنے حال پر ماتم کرین کہان گئی میری اونچائی اور کہان میری قوت اب بیشک آیا حکم خدا کا تب للکارے گا اس کو ملک الموت ایسی للکار کہ سارے چشمے اور انکا پانی نیست و نابود ہو جائیگا پھر آسمان پر چڑھ کر ایسا چنگھاڑیگا کہ سورج اور چاند اور ستارے سب کے سب گر پڑین گے ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا مَلَکَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِیَ مِنْ خَلْقِیْ فَیَقُوْلُ اِلٰهِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَبَقِیَ جِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی نَقْبِضُ رُوْحَهُمْ فَیَقْبِضُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا مَلَکَ الْمَوْتِ اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلِیْ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَاَنْتَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِیْ خَلَقْتُکَ مُتْ فَیَمُوْتُ جب پوچھے گا اللہ تعالی اسے ملک الموت اب کون زندہ ہے میری مخلوقات سے۔ وہ کہیگا یا رخدایا تو زندہ ہے موت نہین اب باقی ہین جبرئیل اور اسرافیل اور میکائیل اور حاملان عرش اور مین بندہ ضعیف تب فرمادے گا حق تعالی قبض کر انکی روح کو تب قبض کرے گا پھر کہے گا اللہ تعالی اسے

ملک الموت کیا تو نے نہیں سنا کلام ہمارا کہ ہر ایک نفس موت کا چکھنے والا ہے اور تو بھی ایک مخلوق ہے میری مخلوقات سے مر جا تب وہ بھی مر جائیگا سو فی خبر آخر ثم حب وممات بین الجنۃ والنار ولا یبقی شیٔ الا کما قال اللہ تعالیٰ اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان جا کر مرجائیگا پس سوا ذات باری کے دوسرا کوئی باقی نرہے گا اور فنا ہوگی دنیا جب تک چاہے گا اللہ تعالیٰ

الباب الحادی والعشرون فی ذکر حشر الخلائق

وفی الخبر اذا اراد اللہ تعالیٰ ان یبعث الخلائق احیی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل اولھم اسرافیل ویاخذ الصور من العرش فیبعثھم الی رضوان فیاتون رضوان بزینۃ الجنان لمحمد صلعم وامتہ ثم یاتون مع البراق

اکیسواں باب بیان میں حشر خلائق کے

اور حدیث میں آیا ہے کہ جب ارادہ کریگا حق سبحانہ تعالیٰ حشر خلائق کا تب زندہ کریگا جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کو پہلے اسرافیل عرش سے صور لینگے اور ان سبھوں کو رضوان کے پاس جو داروغہ بہشت کا ہے بھیجے گا اور وہ جاکر کہیں گے اے رضوان جنت کو محمد صلعم اور ان کی امت کے واسطے آراستہ کر بعد اس کے براق اور علم محمدی اور زیور زیورات سے بہشت کے ساتھ لے کر آویں گے۔ ف جانوروں میں سے جس کو اللہ تعالیٰ پہلے پیدا کریگا وہ براق ہے فیقول اللہ تعالیٰ بعثھم فیلبسونہ سرجا من یاقوت حمراء ولجاما من زبرجد خضراء والمنتقیین بتلاتہم خضراء والاخرے صفراء پھر حق تعالیٰ فرماویگا کہ پہناؤ اسے سب پہناویں گے زین مرصع ۔۔۔ اور لگام زمرد سبز جڑا ہوا اور دو زیور ایک سبز دوسرا زرد فیقول اللہ تعالیٰ ثم انطلقوا الی قبر محمد صلعم فیذھبون وصارت الارض قاعا صفصفا فلا یدرون قبرہ فیظھر نور مثل العمود من قبرہ

اِلَی عَنَانِ السَّمَاءِ پھر خدا تعالی فرماویگا کہ جاؤ محمد صلعم کی قبر پر تب جاوینگے اور
زمین سے پٹ ہموار ہوگی قبر نظر نہ آویگی بعد ازان ایک نور مثل ستون کے ظاہر ہوگا حضرت
کی قبر مطہر سے آسمان تک فَیَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ نَادِ اَنْتَ یَا اِسْرَافِیْلُ اَنْتَ ضَمِنْتَ اَنْ یَّحْشُرَ اللّٰہُ
الْخَلَائِقَ بِیَدِکَ فَیَقُوْلُ اِسْرَافِیْلُ یَا جِبْرَئِیْلُ نَادِ اَنْتَ فَاِنَّکَ خَلِیْفَۃٌ فِی الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ
جِبْرَئِیْلُ اَنَا اَسْتَحْیِیْ مِنْہُ فَیَقُوْلُ اِسْرَافِیْلُ نَادِ اَنْتَ یَا مِیْکَائِیْلُ فَیَقُوْلُ مِیْکَائِیْلُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ فَلَا یُجِیْبُ فَیَقُوْلُ لِمَلَکِ الْمَوْتِ نَادِ اَنْتَ فَیَقُوْلُ اَیَّتُھَا الرُّوْحُ
الطَّیِّبَۃُ اِرْجِعِیْ اِلَی الْبَدَنِ الطَّیِّبِ فَلَمْ یُجِبْہُ ثُمَّ یُنَادِیْ اِسْرَافِیْلُ اَیَّتُھَا الرُّوْحُ
الطَّیِّبَۃُ قُمْ لِفَصْلِ الْقَضَاءِ وَالْحِسَابِ وَالْعَرْضِ عَلَی الرَّحْمٰنِ فَیَنْشَقُّ الْقَبْرُ فَاِذَا ھُوَ
یَجْلِسُ فِیْ قَبْرِہٖ فَیَمْسَحُ التُّرَابَ مِنْ رَأْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ فَیُعْطِیْہِ جِبْرَئِیْلُ حُلَّتَیْنِ وَالْبُرَاقَ
فَیَقُوْلُ یَا جِبْرَئِیْلُ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا فَیَقُوْلُ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ وَیَوْمُ الْحَسْرَۃِ وَالنَّدَامَۃِ ھٰذَا یَوْمُ
الْحِسَابِ وَھٰذَا یَوْمُ التَّلَاقِ وَیَوْمُ الْفِرَاقِ وَھٰذَا یَوْمُ الْبُرَاقِ فَیَقُوْلُ یَا جِبْرَئِیْلُ
بَشِّرْنِیْ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ صلعم مَعِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَالتَّاجُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ اَسْأَلُکَ عَنْ
ھٰذَا فَیَقُوْلُ الْجَنَّۃُ زُخْرِفَتْ لِقُدُوْمِکَ وَالنَّارُ تَغَلَّقَتْ فَیَقُوْلُ لَسْتُ اَسْأَلُکَ عَنْ
ھٰذَا وَاَسْأَلُکَ عَنْ اُمَّتِی الْمُذْنِبِیْنَ لَعَلَّکَ تَرَکْتَھُمْ عَلَی الصِّرَاطِ فَیَقُوْلُ اِسْرَافِیْلُ
وَعِزَّۃِ رَبِّیْ یَا مُحَمَّدُ مَا نَفَخْتُ الصُّوْرَ اِلَّا بِشَارَتِکَ وَبِشَارَۃِ اُمَّتِکَ فَیَقُوْلُ صلعم اَلْاٰنَ
طَابَتْ نَفْسِیْ وَقَرَّتْ عَیْنِیْ ثُمَّ یَاْخُذُ التَّاجَ وَالْبُرَاقَ فَیَلْبَسُھَا وَیَرْکَبُ الْبُرَاقَ
تب جبرئیلؑ کہینگے اے اسرافیل تم پکارو کیونکہ تم کفیل ہو اس امر کے کہ محشور کرے اللہ تعالی
خلائق کو تمھارے ہاتھ سے۔ اسرافیل کہینگے نہین تم پکارو کہ تم خلیفہ ہو دنیا مین جبرئیل
بولینگے مین شرمندہ ہون اُنسے۔ تب اسرافیلؑ میکائیلؑ سے کہینگے تم پکارو وہ پکارینگے
سلام آپ پر اے محمد صلعم آپ کچھ جواب نہ دینگے تب ملک الموت سے کہینگے تم پکارو وہ پکارینگے
اے روح پاک رجوع کر اپنے جسم مطہر مین پھر جواب نہ ملیگا تب اسرافیل پکارینگے اے روح طاہر

آنحضرت کے واسطے انفصال حکم اور حساب کے اور پیش کرنے کے لیے حضور میں جناب باری تعالیٰ و تقدس کے تب قبر پھٹ جائیگی اور آپ اندر اس کے بیٹھے ہونگے پھر خاک سر اور ریش مبارک سے پونچھ ڈالیں گے۔ اور جبرئیل دو حلے اور براق حاضر کرینگے آپ پوچھینگے ای جبرئیل آج کون سا دن ہے کہینگے دن قیامت کا اور حسرت و ندامت کا یہ دن ہے حساب کا اور ملاقات و فراق کا۔ فرماوینگے ہمکو بشارت دے جبرئیل جواب دینگے اے محمد صلعم میرے پاس علم اور تاج ہے آپ کہینگے میں یہ نہیں پوچھتا تب جبرئیل کہینگے جنت آراستہ ہوئی اور جہنم بند کی گئی آپ کے تشریف فرما ہونے کیواسطے۔ فرمائینگے یہ نہیں پوچھتا میں اپنی امت گنہگار کا احوال پوچھتا ہوں شاید میں نے انکو صراط پر چھوڑا ہے۔ تب اسرافیل کہینگے ای محمد قسم ہے رب کی میں نے آپکی اور آپ کی امت کی بشارت کے لیے صور پھونکا ہے اس وقت آپ فرمائینگے اب میرا دل خوش ہوا اور آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں بعد اس کے تاج اور حلہ پہنینگے اور براق پر سوار ہونگے

الباب الثانی والعشرون فی صفة البراق

لَهُ جَنَاحَانِ وَيَطِيرُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَجْهُهُ كَوَجْهِ الْإِنْسَانِ وَلِسَانُهُ كَلِسَانِ الْعَرَبِ وَاضِحُ الْجَبْهَةِ رَقِيقُ الْأُذُنَيْنِ أَسْوَدُ الْعَيْنَيْنِ ضَخْمُ الْقَرْنَيْنِ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَيُقَالُ كَالْكَوَاكِبِ الدُّرِّيِّ نَاصِيَتُهُ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ وَقَوَائِمُهُ كَقَوَائِمِ الثَّوْرِ ذَنَبُهُ كَذَنَبِ الْبَقَرِ مُكَلَّلٌ بِالذَّهَبِ الْأَحْمَرِ بَدَنُهُ كَالْبَرْقِ وَيُقَالُ كَالطَّاوُسِ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ سُمِّيَ بُرَاقًا لِسُرْعَتِهِ كَالْبَرْقِ فَلَمَّا دَنَا الرَّكْبُ الْبُرَاقَ يَضْطَرِبُ وَيَقُولُ وَعِزَّةِ رَبِّي لَا يَرْكَبُنِي إِلَّا النَّبِيُّ الْهَاشِمِيُّ الْأَبْطَحِيُّ الْقُرَشِيُّ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ اللِّوَاءِ فَيَقُولُ أَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ يَرْكَبُ وَيَنْطَلِقُ الْجَنَّةَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَبَيْنَا ذِي مُنَادٍ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ لَيْسَ هٰذَا يَوْمُ

الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ بَلْ يَوْمُ الْحِسَابِ وَالْعَذَابِ سَلْ تُعْطَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَسْأَلُكَ اُمَّتِيْ فَيَقُولُ اللّٰهُ اُعْطِيكَ مَا تَرْضٰى كَقَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَيَهْبِطُ مَاءٌ كَمَنِيِّ الرِّجَالِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا وَيَكُونُ الْمَاءُ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ اِثْنَيْ عَشَرَ ذِرَاعًا فَيَنْبُتُ الْخَلْقُ بِذٰلِكَ الْمَاءِ كَنَبَاتِ الْبَقْلِ وَتَطُولُ تَكْمُلَتْ اَجْسَادُهُمْ كَمَا كَانَتْ ثُمَّ تُطْوَى السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ فَلَا يُجِيبُهٗ اَحَدٌ كَذَا فَيَقُولُ ثَانِيًا وَثَالِثًا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ وَاَبْنَاؤُهُمْ اَيْنَ الْمُلُوكُ وَاَبْنَاؤُهُمْ وَاَيْنَ الَّذِينَ يَاْكُلُونَ رِزْقِيْ وَيَعْبُدُونَ غَيْرِيْ وَتَصِيرُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ثُمَّ يُبَدَّلُ الْاَرْضُ الَّتِيْ عُمِلَ عَلَيْهَا الْمَعَاصِيْ فَيُنْصَبُ عَلَيْهَا جَهَنَّمُ وَيَاْتِيْ بِاَرْضٍ اُخْرٰى مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَاءَ فَيُنْصَبُ عَلَيْهَا الْجَنَّةُ

تئیسوان باب براق کے بیان مین

اُس کے دو بازو ہین اور درمیان آسمان وزمین کے اُڑتا ہے۔ منھ اُس کا انسان کی طرح۔ اور زبان مثل زبان عرب کے اونچی پیشانی سپتلے دونون کان سیاہ دونون آنکھین جیسے سینگ کا زمرد کا۔ اور بعضے کہتے ہین مثل ستارہ روشن کے۔ اور پیشانی یاقوت سُرخ کی۔ پانون بیل کے سے۔ دم گاو کی سی مرصع زر سُرخ سے بدن اُسکا بجلی کا۔ اور بعض کہتے ہین مور سا گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا۔ براق۔ اس لیے نام رکھا گیا کہ جلد روشل برق کے ہے۔ جب حضرت سوار ہونے کو اُس کے نزدیک جائین گے تب گھبرا ئے گا اور کہے گا قسم خدا کی کوئی مجھپر سوار نہ ہو گا مگر نبی ہاشمی مکی قریشی محمد بیٹا عبد اللہ کا صاحب علم۔ تب آپ فرمائین گے مین ہی ہون محمد بیٹا عبد اللہ کا پھر سوار ہو کر بہشت کی طرف روانہ ہون گے۔ اور سجدے مین گرینگے۔ تب پکارے گا ایک پکارنے والا اللہ تعالی کی جانب سے اُٹھا اپنا سر اے محمد صلعم یہ دن رکوع اور

سجود کا نہیں ہے بلکہ روز حساب اور عذاب کا۔ سوال کر عطا کیا جائیگا تب آپ فرمائینگے
اے رب میں اپنی امت کو مانگتا ہون۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا بخشا مین نے
تجھکو جبتک تو راضی ہو۔ فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے اور قریب ہے کہ عطا کرے گا تجھے
رب تیرا پس تو راضی ہوگا پھر حکم کریگا اللہ تعالیٰ آسمان کو برسانے کا تب وہ برساوے گا
پانی مردون کی منی کی صورت چالیس دن تک۔ اور ہوگا پانی سب چیزون کے اوپر
بارہ ہاتھ۔ تب پیدا ہوگی خلق اس پانی سے جس طرح سبزہ اُگتا ہے۔ اور کامل ہونگے
اجسام اُن کے جیسے تھے۔ بعد اس کے لپیٹے جائینگے آسمان اور زمین تب فرمائیگا
اللہ جلشانہ آج کس کی بادشاہی ہے کوئی جواب نہ دیگا۔ اسی طرح سے دو تین بار فرماوے گا
آخر خود ہی فرماوے گا اللہ واحد قہار کا آج ملک ہے۔ پھر کہے گا کہان ہین ظالم اور
کہان انکی اولاد۔ کہان سلاطین اور انکے بیٹے۔ اور کہان ہین وہ لوگ جو کھاتے
ہین میری روزی اور پرستش کرتے ہین میرے غیر کی۔ اور ہونگے پہاڑ مانند پشم کے
دھنی ہوئی اُون کی صورت۔ اور بدلی جائیگی وہ زمین جس مین گناہون کے عمل
کیے گئے ہونگے اور رکھی جائیگی وہان جہنم۔ اور دوسری زمین سپید چاندی کی بنے گی
اور اسپر جنت قائم کی جائیگی رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَوْمَ تُبَدَّلُ
الْاَرْضُ اَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ۔ قَالَ صلعم سَاَلْتِنِیْ عَنْ شَیْءٍ عَظِیْمٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْہُ غَیْرُکِ
ثُمَّ قَالَ النَّاسُ کُلُّہُ یَوْمَئِذٍ عَلَی الصِّرَاطِ مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی
ہین کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ جس دن بدلی جائیگی زمین اُس دن سب لوگ کہان
رہینگے آپ نے فرمایا اے عائشہ تو نے ایسا امر عظیم پوچھا کہ آجتک کسی نے نہ پوچھا تھا
سن اے عائشہ اُسدن سب لوگ صراط پر رہینگے

الباب الثالث والعشرون فی ذکر نفخة الصور والبعث

ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی جَلَّ شَانُہٗ یَا اِسْرَافِیْلُ قُمْ وَانْفُخْ فَیَنْفُخُ وَیُنَادِیْ اَیَّتُہَا الْاَرْوَاحُ

اَلْخَارِجَةُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ وَالْاَجْسَادُ الْبَالِيَةُ وَالْعُرُوْقُ الْمُنْقَطِعَةُ وَالْجُلُوْدُ الْمُخَرَّقَةُ السَّاقِطَةُ تُوْمُوْا لِفَصْلِ الْقَضَاءِ فَيَقُوْمُوْنَ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَى السَّمٰوٰتِ قَدِ انْشَقَّتْ وَاِلَى الْاَرْضِ قَدْ بُدِّلَتْ وَاِلَى الْعِشَارِ قَدْ عُطِّلَتْ وَاِلَى الْوُحُوْشِ قَدْ حُشِرَتْ وَاِلَى الْبِحَارِ قَدْ سُجِّرَتْ وَاِلَى النُّفُوْسِ قَدْ زُوِّجَتْ وَاِلَى الزَّبَانِيَةِ قَدْ اُحْضِرَتْ وَاِلَى الْجَحِيْمِ قَدْ سُعِّرَتْ وَاِلَى الشَّمْسِ قَدْ كُوِّرَتْ وَاِلَى النُّجُوْمِ قَدِ انْكَدَرَتْ وَاِلَى الْمَوَازِيْنِ قَدْ نُصِبَتْ وَاِلَى الْجَنَّةِ قَدْ اُزْلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ فَلِذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ فَيَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ حَيَارٰى عُرْيَانًا

تیسواں باب صور پھونکنے اور بعث کے بیان میں

پھر فرمائے گا اللہ جل شانہ اے اسرافیل کھڑا ہو اور پھونک تب وہ پھونکیں گے اور پکاریں گے ای ارواح خارجہ اور ہڈیاں بوسیدہ اور اجسام کہنہ اور رگیں گلی ہوئی اور پھٹے ہوئے چمڑے اور بال جھڑے ہوئے اٹھ کھڑے ہو واسطے فیصلہ احکام کے پس سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے حکم سے خدا کے اور وہ قول ہے اللہ تعالی کا کہ ناگاہ سب کھڑے ہو کر دیکھیں گے آسمان کو ٹکڑے اور زمین کو تبدیل اور اونٹنیوں کو بیکار اور وحشیوں کو پریشان اور دریاؤں کو خشک اور نفسوں کو اپنے جنس کے ساتھ پیوند کیا ہوا اور زبانیہ کو حاضر اور جہنم کو بھڑکی ہوئی اور آفتاب کو اندھیرا اور ستاروں کو میلا اور ترازوں کو کھڑا اور بہشت کو نزدیک تب معلوم کرے گا ہر شخص کہ کیا عمل لایا ہے۔ قول ہے حق سبحانہ تعالی کا کہیں گے سب افسوس کس نے اٹھایا ہمکو ہماری گور سے یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا رحمان نے اور ٹھیک کہا تھا رسولوں نے پس نکلیں گے قبروں سے متحیر اور برہنہ سُئِلَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم عَنْ مَعْنٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا قَالَ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم حَتّٰى بَلَّتِ الثِّيَابُ مِنْ دُمُوْعِ

عَشَرَ صِنفًا ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا السَّائِلُ سَاَلتَنِی عَن اَمرٍ عَظِیمٍ فَاعلَم اَنَّهُ یُحشَرُ یَومَ القِیَامَةِ اَقوَامٌ مِن اُمَّتِی
پوچھا گیا رسول اللہ صلعم سے معنی اس کلام الٰہی کے کہ جسدن پھونکا جائیگا صور پس آؤ گے تم
فوج فوج کہا راوی نے کہ آپ روئے یہاں تک کہ کپڑے آنسو سے تر ہو گئے۔ بعد اس کے
فرمایا کہ اے سائل تو نے بڑا امر پوچھا جان تو کہ اٹھینگے لوگ قیامت کے دن بارہ گروہ
ہو کر اَمَّا الصِّنفُ الاَوَّلُ فَیُحشَرُونَ عَلٰی صُورَةِ القِرَدَةِ وَهُمُ القَتَّاتُونَ فِی النَّاسِ پہلے
گروہ والے اٹھائے جاینگے بندر کی صورت بن کر اور وے لوگ فتنہ انگیز ہوں گے اور
فرمایا ہے اللہ پاک نے کہ فتنہ سخت تر ہے قتل سے وَالصِّنفُ الثَّانِی یُحشَرُونَ عَلٰی صُورَةِ الخَنَازِیرِ
وَهُم اَکَلَةُ الرِّشوَةِ اَیِ السُّحتِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَمّٰعُونَ لِلکَذِبِ اَکّٰلُونَ لِلسُّحتِ
دوسرے گروہ والے خوک کی صورت پر اٹھینگے اور وے رشوت خوار ہیں۔ فرمایا حق تعالےٰ
نے سننے والے جھوٹ کے اور کھانے والے حرام کے وَالصِّنفُ الثَّالِثُ یُحشَرُونَ عُمیَانًا
یَتَرَدَّدُونَ فَیَتَعَلَّقُ بِهِمُ النَّاسُ وَهُمُ الَّذِینَ یَجُورُونَ فِی الحُکمِ قَولُهُ تَعَالٰی وَاِذَا
حَکَمتُم بَینَ النَّاسِ اَن تَحکُمُوا بِالعَدلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُکُم بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیعٌ
بَصِیرٌ تیسرے گروہ والے اٹھائے جائیں گے اندھے کر پھرینگے بھٹکتے پس لوگ نے
فریب کھائینگے اور وے ظلم و ستم کرنے والے ہیں حکم میں۔ قول باریتعالی کا ہے اور
جس وقت حکم کرو تم درمیان لوگوں کے تو حکم کرو ساتھ عدالت کے کیونکہ اللہ تعالی بہتر
نصیحت کرتا ہے تم کو اسکی بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے وَالصِّنفُ الرَّابِعُ یُحشَرُونَ
صُمًّا وَبُکمًا وَهُمُ المُعجِبُونَ بِاَعمَالِهِم قَولُهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُختَالٍ فَخُورٍ
اور چوتھے گروہ کے لوگ اٹھائے جائیں گے بہرے اور گونگے اور وے متکبر ہیں اپنے
اعمال پر۔ فرمان ہے اللہ تعالی کا کہ بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا متکبر فخار کو وَالصِّنفُ
الخَامِسُ یُحشَرُونَ وَیَسِیلُ مِن اَفوَاهِهِمُ القَیحُ وَیَمضَغُونَ اَلسِنَتَهُم وَهُمُ
العُلَمَاءُ الَّذِینَ یُخَالِفُ اَعمَالُهُم اَقوَالَهُم قَولُهُ تَعَالٰی تَامُرُونَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَتَنسَونَ

انفسکم اور پانچوین گروہ والے اٹھائے جائینگے جس حال مین کہ بہے گی اُن کے دہن سے
پیپ اور کاٹین کے اپنی زبانین اور وے علما ہین جن کے اعمال خلاف اقوال کے تھے
قول ہے اللہ پاک کا آیا حکم کرتے ہو لوگون کو نیکی کرنے کا اور اپنے حق مین بھول جاتے ہو
والصنف السادس یحشرون وعلی اجسادھم قروح من النار وھم الشاھدون
بالزور قولہ تعالی ولا تقف ما لیس لک بہ علم اور چھٹا طائفہ اٹھایا جائیگا درحالیکہ
اُن کے بدنون مین ترس ہوگا نار کا اور وے جھوٹے گواہ ہین - فرمایا ہے اللہ تعالی نے
کہ پیروی نکر اُس بات پر جس کا تجھے علم نہین ہے والصنف السابع یحشرون واقدامھم
علی جباھھم منقودۃ بنواصیھم وھم اشد نتنا من الجیف وھم الذین یتبعون
الشہوات واللذات قولہ تعالی اولئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالآخرۃ
ساتوین گروہ والے اٹھین گے اور پانون اُنکے پیشانی سے بندھے ہوئے اور مردے
سے زیادہ اُن مین بدبو ہوگی اور وے پیرو شہوت اور لذت کے ہین - قول ہے حق تعالی
کا کہ اُنھون نے خرید کیا حیات دنیا کو مقابل مین آخرت کے والصنف الثامن یحشرون
کالسکاری یقعون یمینا وشمالا وھم الذین یمنعون حق اللہ قولہ تعالی
یا ایھا الذین امنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم اور آٹھوین گروہ کے لوگ متوالے
کی طرح داہنے بائین گرتے پڑتے اٹھائے جائینگے اور وے حق اللہ کے مانع ہین
فرمایا اللہ تعالی نے کہ اے ایمان والو خرچ کرو پاک کمائی والصنف التاسع یحشرون وعلیھم
سراویل من قطران وھم الذین یمشون بالغیبۃ قولہ تعالی ولا تجسسوا ولا یغتب
بعضکم بعضا نوین جماعت قطران کی ازار پہنے اٹھائی جائیگی اور وے غیبت
کرنے والے ہین - قول ہے حق تعالی کا کہ جاسوسی نکرو اور نہ غیبت کرے بعض تمھارے
بعض کی والصنف العاشر یحشرون خارجین السنتھم من قفاھم وھم الذین
کانوا اصحاب النمیمۃ قولہ تعالی ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم

دسواں گروہ اٹھایا جائے گا اس حالت سے کہ پاؤں ان کی گردن کے پیچھے سے نکلی ہوئی ہوں گی اور وے چغل خور ہوں گے فرمایا اللہ سبحانہ نے کہ چغل خور بہت پھرنے والا واسطے چغلی کے منع کرنے والا خیر کا حد سے تجاوز کرنے والا گنہگار ہے وَالصِّنْفُ الْحَادِيْ عَشَرَ يُحْشَرُوْنَ سُكْرَانَ وَهُمُ الَّذِيْنَ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ بِحَدِيْثِ الدُّنْيَا قوله تعالیٰ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا گیارھواں طائفہ اٹھایا جائیگا اور وے مسجدوں میں بات دنیا کی کیا کرتے تھے۔ فرمان خداوند تعالیٰ کا ہے کہ بیشک مسجدیں اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ دوسرے کو یاد نکرو وَالصِّنْفُ الثَّانِيْ عَشَرَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى صُوْرَةِ الْخَنَازِيْرِ وَهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا قوله تعالیٰ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا بارھواں گروہ اٹھایا جائیگا خنزیر کی صورت پر اور وے سود خور ہیں۔ فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اے ایمان والو سود مت کھاؤ وَفِي الْخَبَرِ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رض اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَيَوْمُ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ يَحْشُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُمَّتِيْ مِنْ قُبُوْرِهِمْ عَلٰى اِثْنَيْ عَشَرَ اَفْوَاجًا مروی ہے معاذ بن جبل رض سے کہ حضرت رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت اور حسرت و ندامت کا دن تب اٹھائے گا حق تعالیٰ میری امت کو قبروں سے بارہ فوج بنا کر اَلْفَوْجُ الْاَوَّلُ يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ لَيْسَ لَهُمْ يَدَانِ وَلَا رِجْلَانِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْجِيْرَانَ قوله تعالیٰ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ پہلی فوج اٹھائی جائیگی اپنی قبروں سے بے ہاتھ پاؤں کے تب پکارے گا فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ یہ ستاتے تھے ہمسایوں کو۔ قول ہے حق تعالیٰ کا اور ہمسایہ رشتہ دار اور ہمسایہ پہلو کا جو بدن تو بہ کے مر گئے یہ ہے جزا ان کی اور فرجع انکا نار کی طرف ہو وَالْفَوْجُ الثَّانِيْ يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ عَلٰى صُوْرَةِ الدَّابَّةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَهَاوَنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمَا تُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ

وَمَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ قوله تعالی فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ اور دوسری فوج اٹھائی جائیگی قبرون سے اپنی
چارپائے کی صورت پر تب پکارے گا فرشتہ خدا کی طرف سے یہ لوگ کاہلی کرتے تھے نماز
مین اور بدون توبہ کے مر گئے یہ ہے اُن کی جزا اور مرجع انکا جہنم ہے فرمایا اللہ پاک نے
حیف ہے اُن نمازیون کے حال پر جو اپنی نماز بھول جاتے ہین وہ ریاکار اور مانع زکوۃ
ہین وَالْفَوْجُ الثَّالِثُ يُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ وَبُطُونُهُمْ مِثْلُ الْجِبَالِ مَلْئٌ بِالْحَيَّاتِ
وَالْعَقَارِبِ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَمْنَعُونَ الزَّكٰوةَ وَمَاتُوا
وَلَمْ يَتُوبُوا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا
فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَيَجْعَلُ اللّٰهُ تَعَالَى بِكُلِّ دَانِقٍ مِنْهَا لَوْحًا مِنَ النَّارِ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ
وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ اور تیسری فوج اٹھائی جائیگی قبرونسے اپنی اور پیٹ اُن کے
پہاڑون کے مانند بھرے ہوے سانپ اور بچھوون سے تب پکارے گا فرشتہ خدا کی
طرف سے یہ لوگ منع کرتے تھے زکوۃ کو مر گئے بے توبہ کے جزا اُن کی یہ اور مرجع انکا
نار جہنم ہے جیسا قول ہے حق سبحانہ کا کہ جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ
نہین کرتے تو اُسکو راہ خدا مین پس خبر دے اُن کو عذاب دردناک کی اُس روز گرم کیجائیگی
اُس پر آگ دوزخ کی لوح بنا دے گا اللہ تعالی اُس کی ہر دانگ کے مقابل مین تختی آگ
کی پھر داغے گا اُس سے اُن کی پیشانی اور پیٹھ اور پہلو اور پیٹ کو وَأَمَّا الْفَوْجُ الرَّابِعُ
فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ مُقَطَّعَةً أَلْسِنَتُهُمْ دَمًا وَأَمْعَاؤُهُمْ تَخْرُجُ حَتَّى تَتَّصِلَ
بِالْأَرْضِ وَالنَّارُ تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ
الَّذِينَ كَذَبُوا فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَمَاتُوا وَلَمْ يَتُوبُوا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيرُهُمْ
إِلَى النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا اور چوتھی

نوج والے اُٹھائے جائینگے قبرون سے اپنی اس طرح پر کہ مونھون سے اُن کے خون بہیگا
اور آنتین اُن کی نکلین گی یہانتک کہ زمین پر گرین گی۔ اور منھ سے اُن کے آگ نکلے گی۔ پس
پکارے گا پکارنے والا اللہ کی طرف سے کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے تھے بیع وشرا مین مر گئے
اور توبہ نہ کی جزا اُنکی یہ اور مرجع اُنکا نار ہے مثل قول باریتعالی کے اور جو لوگ خرید کرتے
ہین عوض عہد الٰہی کے ثمن قلیل کو واما الفوج الخامس یحشرون من قبورهم یخرج من
ابدانهم رائحة انتن من الجيفة ينادي مناد من قبل الرحمان هؤلاء الذين يكتمون
المعاصي سترا من الناس ولم يخافوا الله تعالى وماتوا ولم يتوبوا فهذا جزاؤهم
ومصيرهم الى النار قوله تعالى يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله وهو معهم
پانچوین فوج کے لوگ اُٹھائے جائینگے اپنی قبرون سے جس حال مین کہ اُن کے بدنون
سے مردے سے زیادہ بدبو نکلے گی۔ تب پکارے گا پکارنے والا خدا کی طرف سے کہ یہ
چھپاتے تھے اپنے گناہون کو آدمیون سے اور نہین ڈرتے تھے خدا سے مر گئے بدون
توبہ کے یہ ہے اُن کی جزا اور نار ہے اُنکا مرجع۔ قول ہے اللہ تعالی کا کہ چھپاتے ہین
آدمی سے اور نہین چھپا سکتے اللہ تعالی سے اور وہ اللہ اُنکے ساتھ ہے واما الفوج السادس
يحشرون من قبورهم مقطوعة الحلاقيم من الاقفية فينادي المنادي من
قبل الرحمان هؤلاء الذين يشهدون الزور وماتوا ولم يتوبوا فهذا جزاؤهم
ومصيرهم الى النار اور لیکن چھٹی فوج والے نکلین گے اپنی قبرون سے حلق اُنکے کٹے
ہوئے گردن کے پیچھے سے تب پکارے گا پکارنے والا خدائے تعالی کی طرف سے کہ یہ
لوگ وہ ہین کہ جھوٹی گواہیان دیتے تھے اور بے توبہ کیے مر گئے ہین جزا اُنکی یہ اور مرجع
اُنکا جہنم ہے واما الفوج السابع يحشرون من قبورهم وليس لهم الالسنة فينادي منادي
من قبل الرحمان هؤلاء الذين يمنعون الشهادة قوله تعالى لا تكتموا الشهادة
ومن يكتمها فانه آثم قلبه وماتوا ولم يتوبوا فهذا جزاؤهم ومصيرهم الى النار

اور ساتوین فوج بے زبان ہو کر نکلینگے اپنی قبرون سے ۔ تب پکارے گا پکارنے والا ۔
خدا یتعالی کی طرف سے کہ یہ لوگ مانع شہادت ہین مر گئے پر توبہ نہ کی یہ ہے جزا انکی اور
نار ہے مرجع انکا ۔ قول ہے اللہ جل شانہ کا کہ مت چھپاؤ گواہی کو اور جو شخص چھپاویگا
اسکو دل اسکا تاریک ہوگا ۔ واما الفوج الثامن یحشرون من قبورھم ناکسو رؤسھم
وارجلھم فوق رؤسھم ویجری من فروجھم انھار قیح وصدید فینادی المنادی
من قبل الرحمان ھؤلاء الذین کانوا یزنون وماتوا ولم یتوبوا فجزاؤھم ھذا
ومصیرھم الی النار قولہ تعالی ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ ومقتا وساء
سبیلا ۔ اور لیکن آٹھوین فوج والے سر جھکائے اور پاؤن اپنے سر پر اٹھائے قبرون
نکلین گے اور اُن کی شرمگاہ سے نہرین ریم اور زرد آب کی بہینگی ۔ تب فرشتہ خدا کا پکار کر
کہے گا کہ یہ لوگ زانی ہین بدون توبہ کئے مر گئے اب اُن کی جزا یہ اور مقام انکا نار ہے
فرمایا حق تعالے نے زنا کے نزدیک نجاؤ بیشک یہ بد اور دشمن اور بری راہ ہے واما
الفوج التاسع یحشرون من قبورھم اسود الوجہ ازرق العینین بطونھم مملوۃ من
النار فینادی منادی من قبل الرحمان ھؤلاء الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما قولہ
تعالی انما یاکلون فی بطونھم نارا ماتوا ولم یتوبوا فھذا جزاؤھم مصیرھم
الی النار نوین فوج کے لوگ سیاہ رو اور نیلی آنکھین پیٹ اُن کے بھرے ہوئے آگ
سے اپنی قبرون سے اٹھین گے ۔ تب فرشتہ پکاریگا کہ یہ ظلم سے مال یتیم کا کھاتے تھے
فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہین کھاتے یہ اپنے پیٹ مین مگر آگ ۔ کیونکہ یہ بے توبہ کئے مر گئے
پس یہ ہے جزا اُن کی اور نار ہے مرجع انکا ۔ واما الفوج العاشر یحشرون من قبورھم
جذاما وبرصا فینادی المنادی من قبل الرحمان ھؤلاء الذین عاقوا الوالدین
فی الدنیا ماتوا ولم یتوبوا فھذا جزاؤھم ومصیرھم الی النار قولہ تعالے
واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا ۔ اور دسوین فوج والے

کوڑھی اور تمام بدن میں پیپ اُنکی گردن سے نکلیں گے تب فرشتہ رب کا پکارے کہ انھوں نے دنیا میں اپنے باپ ماں کو رنج دیا ہے اور توبہ نہ کرکے مر گئے ہیں یہ سبب اُن کی جزا اور نار ہے ٹھکانہ مرجع ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ عبادت کرو اللہ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور احسان کرو اپنے ماں اور باپ پر وَاَمَّا الْفَوْجُ الْحَادِیْ عَشَرَ فَیُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ عُمْیَانًا بِالْقَلْبِ وَالْعَیْنِ ۔ اَسْنَانُھُمْ کَقُرُوْنِ الثَّوْرِ وَشِفَاھُھُمْ مَطْرُوْحَۃٌ عَلٰی بُطُوْنِھِمْ وَفِخَاذُھُمْ وَیَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِہِ الْقَذَرُ فَیُنَادِیْ الْمُنَادِیْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ مَاتُوْا وَلَمْ یَتُوْبُوْا فَھٰذَا جَزَاؤُھُمْ وَمَصِیْرُھُمْ اِلَی النَّارِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ اور گیارھویں فوج والے دل اور آنکھ کے اندھے اُٹھیں گے اور دانت اُن کے بیل کے سینگ کی طرح ۔ اور لبیں اُن کے پیٹ اور زانو پر پڑے ہوئے اور پیٹ سے اُن کے پلیدی نکلتی ہوئی ۔ تب فرشتہ پکار کرے گا یہ لوگ شراب پیتے تھے اور بدون توبہ کئے مر گئے یہ جزا اُن کی ہے اور انکا مقام آتش دوزخ ہے ۔ فرمایا حق جلشانہ نے کہ شراب اور جوا پلیدی ہے عمل سے شیطان کے وَاَمَّا الْفَوْجُ الثَّانِیْ عَشَرَ فَیُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَوُجُوْھُھُمْ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ یَمُرُّوْنَ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ فَیُنَادِیْ الْمُنَادِیْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَیُحَافِظُوْنَ صَلٰوۃَ الْخَمْسِ بِالْجَمَاعَۃِ وَمَاتُوْا مَعَ التَّوْبَۃِ فَھٰذَا جَزَاؤُھُمْ وَمَصِیْرُھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالرِّضْوَانِ لِاَنَّھُمْ رَاضُوْنَ عَنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَاضٍ عَنْھُمْ قَوْلُہٗ تَعَالٰی لَاتَخَافُوْا وَلَاتَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ بارھویں فوج کے لوگ چہرہ اُنکا چودھویں رات کے چاند کا سا بجلی کی طرح صراط پر گذریں گے پس فرشتہ ندا کریگا کہ یہ لوگ عمل صالح کرتے اور گناہ سے باز رہتے اور پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے توبہ کر کے مر گئے ہیں ایسا یہ سب جزا اُن کی اور جنت ہے مقام

انکا ساتھ منفعت اور خوشنودی اکو ہو سکے کیونکہ دیے راضی ہوئے اللہ سے اور اللہ اُنسے راضی ہے۔ قول باریتعالی کا مت ڈرو اور سستہ غم کرو اور خوش رہو جنت مین جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

الباب الرابع والعشرون فی ذکر نشور الخلائق من القبور

یُقَالُ اِنَّ الْخَلَائِقَ اِذَا نُشِرُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ یَقِفُوْنَ عَلَی الْمَوْضَعِ الَّذِیْ نُشِرُوْا عَنْہُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً لَا یَاکُلُوْنَ وَلَا یَشْرَبُوْنَ وَلَا یَجْلِسُوْنَ وَلَا یَتَکَلَّمُوْنَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمَا یُعْرَفُ اَھْلُ دِیْنِ مُحَمَّدٍ صلعم یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ اِنَّ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ

چوبیسوان باب اُٹھائے جانے مین خلائق کے اپنی قبرون سے

کہا ہے کہ جب اُٹھائی جائیگی خلقت اپنی قبرون سے کھڑی رہیگی اپنی موضع مین چالیس برس تلک اور نہ کھائیگی نہ پئے گی نہ بیٹھے گی نہ کلام کرے گی۔ پوچھا کسی نے یا رسول اللہ صلعم دین محمدی کے لوگ کیونکر پہچانے جائینگے قیامت کے دن آپ نے فرمایا کہ میری اُمت مشہور اور وضو کے سبب سے اُن کے ہاتھ اور پانون روشن ہونگے

وَفِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَبْعَثُ اللّٰہُ الْخَلَائِقَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فَتَاْتِی الْمَلٰئِکَۃُ اِلٰی رَاْسِ قُبُوْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَمْسَحُوْنَ رُؤُسَھُمْ مِنَ التُّرَابِ فَیَبْقٰی التُّرَابُ مِنْھُمْ اِلَّا مِنْ مَّوَاضِعِ سُجُوْدِھِمْ فَیَمْسَحُ الْمَلٰئِکَۃُ تِلْکَ الْمَوَاضِعَ فَلَا یَذْھَبُ مِنْھَا فَیُنَادِی الْمُنَادِیْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ یَا مَلٰئِکَتِیْ لَیْسَ ذٰلِکَ تُرَابُ قُبُوْرِھِمْ اِنَّمَا ھُوَ تُرَابُ مَحَارِیْبِھِمْ دَعُوْھَا عَلَیْھِمْ اِلٰی اَنْ یَمُرُّوا الصِّرَاطَ وَیَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ فَمَنْ یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَعْلَمُ اَنَّھُمْ خُدَّامِیْ وَعِبَادِیْ اور حدیث مین آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا اُٹھاوے گا اللہ تعالی خلائق کو اُن کی قبرون سے پھر آوینگے ملائکہ مومنین کی گورونکے سرہانے اور خاک پونچھینگے اُن کے سرونسے تب سارے اعضا کی خاک تو اُڑ جاوے گی مگر مواضع سجود کی خاک نہ مٹے گی

اُسوقت فرشتے مسح کرینگے ان مقامون کو یعنی مواضع سجود کو مگر وہان کی خاک پاک ہوگی اُسوقت ندا کریگا ندا کرنے والا خداوند تعالی کی جانب سے کہ اے ملائکہ یہ خاک گور نہین بلکہ خاک محراب ہے چھوڑ دو اُس خاک کو جب تک یہ گذرین صراط پر سے اور داخل ہون بہشت مین تاکہ جو انھین دیکھے وہ سمجھے کہ میرے خاص خادم اور عابد ہین رُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَبْعَثُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَافِی الْقُبُوْرِ فَاَوْحٰی اِلٰی رِضْوَانَ یَا رِضْوَانُ اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ الصَّائِمِیْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ جَائِعِیْنَ عَاطِشِیْنَ فَاسْتَقْبِلْھُمْ بِشَھَوَاتِھِمْ فِی الْجِنَانِ فَیَصِیْحُ الرِّضْوَانُ یَا اَیُّھَا الْغِلْمَانُ وَیَا اَیُّھَا الْوِلْدَانُ الَّذِیْ لَمْ یَبْلُغِ الْحُلُمَ حَتّٰی یَاتُوْا فَیَاتُوْنَ بِاَطْبَاقٍ نُوْرٍ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ التُّرَابِ وَاَقْطَارِ الْاَمْطَارِ وَکَوَاکِبِ السَّمَاءِ وَاَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَبِالْفَاکِھَۃِ الْکَثِیْرَۃِ وَالْاَطْعِمَۃِ الشَّھِیَّۃِ وَالْاَشْرِبَۃِ اللَّذِیْذَۃِ وَاِذَا لَقِیَھُمْ یُطْعِمُھُمْ ذٰلِکَ وَیَقُوْلُ لَھُمْ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جس وقت قیامت ہوگی اُٹھاویگا اللہ تعالی سب کو قبرون سے اور وحی کریگا اے رضوان مین نے نکالا روزہ دارون کو قبرون سے بھوکا پیاسا بس پیشوائی کر اُن کی بہشت کی طرف تب پکاریگا رضوان اے نوجوانون اور لے لڑکون جو بلوغ کو نہین پہونچے ہو بس آوینگے وے بعد اس کے لاوینگے اُن کے پاس طبق سب نور کے زیادہ خاک اور قطرہ باران اور ستارہ آسمان اور درختون کے پتون سے اور میوے کثیر اور کھانے مرغوب اور شربت لذیذ۔ پھر اُنکو کھلاوینگے اور کہینگے کھاؤ اور پیو گوارا ہو تم کو وہ جو آگے بھیجا کر تم نے ایام ماضی مین رُوِیَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم ثَلٰثُ نَفَرٍ یُصَافِحُھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمُ الشُّھَدَاءُ وَصَائِمُ شَھْرِ رَمَضَانَ وَصَائِمُ یَوْمِ عَرَفَۃَ ابن عباس رض سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مصافحہ کرینگے

ملائکہ تین گروہ کے ساتھ جس دن وے اپنی قبرون سے نکلین گے ایک شہدا اور دوسرے روزہ دار رمضان کے اور تیسرے روزہ دار عرفہ کے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فِی الْجَنَّةِ قُصُوْرًا مِّنْ دُرٍّ وَّیَاقُوْتٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّذَهَبٍ وَّفِضَّةٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ هٰذِهٖ قَالَ النَّبِیُّ صلعم مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ یَا عَائِشَةُ اِنَّ اَحَبَّ الْاَیَّامِ اِلَی اللّٰهِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَیَوْمُ عَرَفَةَ لِمَا فِیْهِمَا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاِنَّ اَبْغَضَ الْاَیَّامِ اِلَی اِبْلِیْسَ یَوْمُ عَرَفَةَ یَا عَائِشَةُ مَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا یَوْمَ عَرَفَةَ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ ثَلٰثِیْنَ بَابًا مِّنَ الْخَیْرِ وَالرَّحْمَةِ وَاَغْلَقَ ثَلٰثِیْنَ بَابًا مِّنَ الشَّرِّ وَالْغَضَبِ فَاِذَا اَفْطَرَ وَشَرِبَ الْمَاءَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ کُلُّ عِرْقٍ فِیْ جَسَدِهٖ وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جنت مین مکانات ہون گے مروارید اور یاقوت اور زبرجد اور چاندی اور سونے کے تب مین نے پوچھا یا رسول اللہ یہ سب کس کے واسطے ہین۔ فرمایا روز عرفہ کے روزہ دارونکے واسطے۔ اے عائشہؓ بہت پیارا دن نزدیک اللہ تعالی کے جمعہ اور عرفہ ہے کیونکہ یہ دن اللہ تعالی کی رحمت کے ہین اور ابلیس لعین کے نزدیک یہ دن بہت برے ہین اے عائشہ جس شخص نے صبح کی عرفے کے دن روزے کی نیت سے کھولے گا اللہ تعالی اس کے لیے تیس دروازے خیر اور رحمت کے اور بند کرے گا تیس دروازے شر اور غضب کے پھر جب افطار کرے گا اور پانی پیئے گا تب آمرزش چاہین گے اسکے واسطے اندام کی رگین اور کہین گے یا اللہ رحمت بھیج اسپر طلوع فجر تک ۔ وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ یَخْرُجُوْنَ الصَّائِمُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَیُعْرَفُوْنَ بِرِیْحِ صِیَامِهِمْ وَیَتَلَقَّوْنَ بِالْمَائِدَةِ وَالْاَبَارِیْقِ فَیُقَالُ لَهُمْ کُلُوْا قَدْ جُعْتُمْ حِیْنَ شَبِعَ النَّاسُ وَاشْرَبُوْا قَدْ عَطِشْتُمْ حِیْنَ رُوِیَ النَّاسُ فَیَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَسْتَرِیْحُوْنَ وَالنَّاسُ فِی الْحِسَابِ اور دوسری حدیث مین آیا ہے نکلین گے روزہ دار اپنی قبرون سے اور پہچانے جائین گے آپکے بوے دہن سے اور ملین گے ان کو خوان طعام اور صراحیان پانی کی اور کہا جائیگا ان کو کہ کھاؤ تم کہ بھوکے

رہتے جب لوگ آسودہ تھے اور جو کہ تم پیاسے رہتے تھے جس وقت سب لوگ سیراب تھے تب کھائیں گے اور پئیں گے اور آسایش کریں گے اور سب خلقت حساب مین مبتلا رہیگی وَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ لَا يُبْلَى عَشْرُ نَفَرٍ الْأَنْبِيَاءُ وَالْغَازِيُّ وَالْعَالِمُ وَالشُّهَدَاءُ وَحَامِلُ الْقُرْآنِ وَالْمُؤَذِّنُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالْمَرْأَةُ الَّتِي مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَتَهَا اور آیا ہے حدیث مین کہ آزمایش نہ ہوگی دس گروہ سے انبیا اور غازی اور عالم اور شہید اور حافظ کلام اللہ اور موذن اور امام عادل اور جو عورت حالت نفاس مین مرگئی اور جو مظلوم قتل کیا گیا اور جو مر گیا دن کو جمعے کی یا رات کو وَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صلعم أَنَّهُ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا وَلَدَتْهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ عُرَاةً حُفَاةً فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ الرِّجَالُ مُخْتَلِطُونَ بِالنِّسَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ هَلْ أُحْشَرُ عَارِيَةً حَافِيَةً قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَا سَوْءَتَاهُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صلعم يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِهَا فَقَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي قُحَافَةَ اشْتَغَلَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّظَرِ وَسَمَرُوا أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ مَوْقُوفُونَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعَرَقُ إِلَى قَدَمَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى مَا فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى صَدْرِهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ يُحْشَرُ أَحَدٌ كَاسِيًا قَالَ نَعَمْ الْأَنْبِيَاءُ وَأَهْلُوهُمْ وَصَائِمُو رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ عَلَى الْوِلَاءِ وَكُلُّ النَّاسِ جَائِعٌ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْأَنْبِيَاءَ وَأَهْلَ بَيْتِهِمْ وَصَائِمَ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ فَإِنَّهُمْ شَبْعَانُ لَا جُوعَ لَهُمْ وَيُقَالُ يَسُوقُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ إِلَى أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا السَّاهِرَةُ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ وَيُقَالُ إِنَّ الْخَلَائِقَ فِي عَرَصَاتِ الْحَشْرِ يَكُونُونَ مِائَةً وَعِشْرِينَ صَفًّا كُلُّ صَفٍّ مَسِيرَةُ طُولِهِ أَرْبَعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَسِيرَةُ عَرْضِهِ عِشْرِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَيُقَالُ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ وَالْبَاقِي نَفَرَةٌ

اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگ ننگے کھلے اُٹھین گے گویا اُسی وقت مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے - تب پوچھا عائشہ رض نے یارسول اللہ کیا مرد اور عورت سب ایک ساتھ ملے رہین گے - فرمایا ہان - کہا کیا مین بھی ننگی رہون گی - فرمایا ہان - کہا وائے رسوائی کہ ایک دوسرے کو ننگا دیکھے گا - تب مارا نبی صلعم نے اپنا ہاتھ کاندھے پر اُن کے اور کہا اے بیٹی ابی قحافہ کی اُس دن سب کی آنکھین آسمان کی طرف ہون گی اور چالیس برس اُسی حالت مین رہین گے نہ کھائین گے نہ پیئینگے بعد اُس کے سب کے بدن سے عرق نکلے گا اور کسی کے قدم کسی کے ساق کسی کے پیٹ کسی کے سینے تک پہونچے گا - حضرت عائشہ رض نے فرمایا مین نے پوچھا یارسول اللہ کوئی سوار بھی اُٹھے گا - فرمایا ہان انبیا اور اُن کے اہل اور روزہ دار رجب و شعبان و رمضان کے ہیم - اور اُس دن سب لوگ بھوکے رہین گے مگر یہ چند اشخاص جو مذکور ہوئے آسودہ ہون گے - اور مروی ہے کہ سب لوگون کو زمین محشر مین جس کا نام ساہرہ ہے جمع کرینگے چنانچہ قول ہے اللہ پاک کا ایک بار صور پھونکنے مین سب کے سب ارض ساہرہ مین یکایک پہونچ جائین گے - اور بھی کہتے ہین کہ میدان محشر مین ساری خلق اللہ کی ایک سو بیس صفین کھڑی ہون گی اور ہر ایک صف کے طول کی مسافت چالیس ہزار برس اور عرض کی مسافت بیس ہزار برس - اور کہا ہے ان مین سے مومنون کی تین صفین ہونگی اور باقی کافرون کی - رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِائَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ صَفًّا وَھٰذَا اَصَحُّ وَاَمَّا صِفَۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّھُمْ بِیْضُ الْوُجُوْہِ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ وَصِفَۃُ الْکَافِرِیْنَ اَنَّھُمْ سُوْدُ الْوُجُوْہِ مُعَذَّبِیْنَ مَعَ الشَّیَاطِیْنِ روایت ہے نبی صلعم سے کہ میری اُمت کی ایک سو بیس صفین ہون گی اور یہی صحیح تر ہے - لیکن صفت مومنون کی یہ ہے کہ اُن کے چہرے اُس دن روشن و تابان ہونگے - اور کافرون کے مُنھ کالے اور شیاطین کے زمرے مین عذاب کیے جائین گے

الباب الخامس والعشرون فی ذکر سوق الخلائق الی المحشر

يُقَالُ سَوْقُ الْكُفَّارِ بِاقْدَامِهِمْ وَسَوْقُ الْمُؤْمِنِيْنَ نَجَائِبِهِمْ وَمَرَاكِبِهِمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا

پچیسوان باب بیان مین لیجانے خلائق کے محشر کی طرف

کہتے ہین کہ کفار پیادہ پالیجائے جائین گے اور ایمان والے گھوڑون اور سواریون پر چنانچہ فرمایا ہے اللہ سبحانہ تعالی نے کہ متقین روز قیامت کے جائین گے اپنے رب کے پاس سوار قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رض يُحْشَرُ الْمُؤْمِنُوْنَ رُكْبَانًا عَلٰى نَجَائِبِهِمْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلٰئِكَةِ لَا تَمْشُوْا بِعِبَادِیْ بِلَا رُكُوْبِهِمُ النَّجَائِبَ فَاِنَّهُمْ اِعْتَادُوا الرُّكُوْبَ فِی الدُّنْيَا كَانَ فِی الْاِبْتِدَاءِ صُلْبُ اٰبَائِهِمْ مَرْكَبُهُمْ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ بَطْنُ اُمَّهَاتِهِمْ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ وَحِيْنَ وَلَدَتْهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ فَحِجْرُ اُمَّهَاتِهِمْ سَنَتَيْنِ لِلرَّضَاعِ ثُمَّ اِذَا انْفَصَلَ فَعُنُقُ اٰبَائِهِمْ مَرْكَبُهُمْ ثُمَّ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِيْرُ مَرَاكِبُهُمْ فِی الْبَوَادِیْ وَالسُّفُنُ فِی الْبِحَارِ وَحِيْنَ مَاتُوْا فَعُنُقُ اِخْوَانِهِمْ وَحِيْنَ قَامُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ لَا تَمْشُوْا بِهِمْ رَاجِلًا فَاِنَّهُمْ اِعْتَادُوا الرُّكُوْبَ وَلَا يَقْدِرُوْنَ عَلَى الْمَشْیِ وَقَدَّمُوْا اَسْخِيَائُهُمْ وَهُوَ الْاُضْحِيَةُ فَيَرْكَبُوْنَهَا وَيَقْدَمُوْا عَلَى الْمَوْلٰى وَلِذٰلِكَ قَالَ صلعم سَمِّنُوْا ضَحَايَاكُمْ وَعَظِّمُوْهَا فَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَطَايَاكُمْ علی ابن ابی طالب رض فرماتے ہین کہ جائین گے مومنین قیامت کے دن اپنے گھوڑون پر سوار فرمائے گا حقتعالے ملائکہ کو مت لیجاؤ میرے بندون کو بے سواری کیونکہ اُن کو دنیا مین عادت تھی سوار ہونے کی پہلے باپ کی پیٹھ اُن کی سواری تھی۔ پھر مان کا پیٹ نو مہینے تک۔ اور جب مان جنی تو اُس کی گود دودھ پینے کے لیے دو برس تک اُن کی سواری تھی پھر دودھ چھڑانے کے بعد اُن کے باپ کی گردن۔ بعد اُسکے گھوڑا اور خچر اور گدھا اُنکا مرکب تھا میدانون مین اور کشتیان دریا مین اُن کی سواریان تھین۔ اور جب مر گئے تو اپنے دینی بھائیون کے

کاندھے پر چڑھے - اب جو اپنی قبرون سے نکلے ہین تو اُنکو پیدل نہ لیجا وُ کیونکہ اُن کو عادت سواری کی ہے اپنے پانون چلانہ سکینگے اور اُنھون نے اپنے گھوڑے آگے ہی بھیجے ہین وہ قربانی کے جانور ہین اُسپر سوار ہوکر اپنے مولا کے حضور مین حاضر ہون اوراسی سبب جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا موٹا تازہ کرو اپنی قربانی کے جانورون کو اس لیے کہ قیامت کے دن وہی تمھاری سواریان ہون گی

الباب السادس والعشرون فی ذکر القیامۃ

فِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَجْمَعُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَلْقَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ وَقَدْ دَنَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُؤُسِھِمْ وَیَشْتَدُّ حَرُّھَا فَیَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ کَالظِّلِّ ثُمَّ یُنَادِی الْمُنَادِیْ یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ اِنْطَلِقُوْا اِلَی الظِّلِّ فَیَنْطَلِقُوْنَ وَھُمْ ثَلٰثَۃُ فِرَقٍ فِرْقَۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَفِرْقَۃُ الْمُنَافِقِیْنَ وَفِرْقَۃُ الْکَافِرِیْنَ فَاِذَا سَارَ الْخَلَائِقُ اِلَی الظِّلِّ صَارَ الظِّلُّ ثَلٰثَۃَ اَقْسَامٍ قِسْمُ الْحَرَارَۃِ وَقِسْمُ الدُّخَانِ وَقِسْمُ النُّوْرِ

چھبیسوان باب بیان مین قیامت کے

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہو گا جمع کریگا حق سبحانہ جلشانہ خلق اولین اور آخرین کو ایک زمین مین - اور قریب ہوگا آفتاب اُن کی سرون پر - اور سخت گرمی ہو گی پھر نکلے گی ایک گردن آگ سے مانند سائے کے تب پکارے گا پکارنے والا اے گروہ خلائق چلو سائی کی طرف پس چلین گی - اور وے تین فرقہ ہون گے مومنین منافقین کافرین پھر جب پہونچی گی خلق سائے کی طرف تو سایہ تین قسم کا ہو جائے گا ایک قسم حرارت - دوسری قسم تمام تر دھوان فذلک قولہ تعالٰی انطلقوا الٰی ظلّ ذی ثلث شعب فالحرارۃ تقوم علٰی رؤس المنافقین والدخان علٰی رؤس الکفار والنور علٰی رؤس المؤمنین والحرارۃ علٰی رؤس المنافقین لانھم یحترقون من الحرارۃ فی الدنیا چنانچہ قول ہے حق تعالٰی کا کہ روان ہونگے لوگ تین شاخ کے سائے کی طرف پھر حرارت کھڑی ہوگی منافقون

کے سرپر۔ اور دھوان کافرون کے سرپر۔ اور نور مومنون کے سرپر۔ حرارت منافقین کے سر پہ اسواسطے کہ وے ہوتے تھے حرارت دنیا مین وھو قولہ تعالیٰ وقالوا لا تنفروا فی الحر قل نار جہنم اشد حرا لو کانوا یفقہون والدخان علی رؤس الکفرۃ لانہم کانوا فی الدنیا فی الظلمات وفی الاخرۃ چنانچہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اور کہا لوگون نے مت بھاگو حرارت مین تو کہدے ای محمد صلعم اگ جہنم کی سخت تر ہے حرارت مین کاش وے جانتے۔ اور دھوان سرپر کافرون کے۔ اس لیے کہ وے دنیا مین اندھیرے مین تھے اور آخرت مین بھی اسی طرح کذلک قولہ تعالیٰ والذین کفروا اولیائہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات والنور علی رؤس المومنین لانہم کانوا فی الدنیا فی النور وفی الاخرۃ قول اللہ پاک کا ہے کہ اور جو لوگ کافر ہوئے اور دوست اُن کے طاغوت نکالین گے اُنکو روشنی سے تاریکی کی طرف۔ اور نور سرپر مومنون کے اسواسطے کہ تھے وے دنیا مین نور مین اور آخرت مین بھی اسی طرح کذلک کقولہ تعالیٰ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور فرمایا حق تعالیٰ نے کہ مومنون کا دوست اللہ ہے نکالے گا اُن کو تاریکی سے روشنی مین وقال فی صفات المومنین فی یوم القیامۃ یوم تری المومنین والمومنات یسعی نورہم بین ایدیہم وبایمانہم بشرٰکم الیوم جنات تجری من تحتہا الانہار اور کہا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات مین دن قیامت کے کہ اُس روز دیکھے گا تو مومنین اور مومنات کو کہ دوڑے گی روشنی سامنے اور داہنے اُن کے بشارت دیتے اُن کو بہشت کی کہ بہتی ہین نیچے اُسکے نہرین قال رسول اللہ صلعم سبعۃ نفر یظلہم اللہ تعالیٰ فی ظلال العرش یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجلان تحابا فی اللہ وافترقا فی اللہ ورجل طلبتہ امرأۃ ذات جمال فقال انی اخاف اللہ ورجل ذکر اللہ تعالیٰ خالصا ففاضت عیناہ من خشیۃ اللہ ورجل تصدق بیمینہ صدقۃ

فَاَخْفٰهَا عَنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ مُتَعَلِّقٌ قَلْبُهٗ فِی الْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کر رکھے گا اللہ تعالی قیامت کے دن سات گروہ کو سائے مین عرش
کے۔ ایک امام عادل اور دوسرا جوان عابد تیسرا وہ شخص جس کی محبت اور مفارقت دونون للہ
ہوگی۔ اور چوتھا وہ مرد جسے ایک زن صاحب جمال نے طلب کیا اور اس نے
اللہ کا خوف کرکے اسے چھوڑ دیا۔ پانچوان وہ جو صدق دل سے یاد الٰہی مین رویا۔ چھٹا
وہ شخص جو اپنی ہاتھ سے صدقہ دے اس طرح سے کہ بائین ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ ساتوان وہ
شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اسکا وہین لگا رہے کہ کب پھر مسجد مین آوے۔ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صلعم اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ یُنَادِیْ الْمُنَادِیْ اَیْنَ اَهْلُ الْفَضْلِ فَیَقُوْمُ اُنَاسٌ
وَیَسِیْرُوْنَ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّةِ فَتَتَلَقَّی الْمَلٰٓئِکَةُ فَیَقُوْلُوْنَ مَنْ اَنْتُمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلُ
اَهْلِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا فَضْلُکُمْ قَالُوْا اِذَا ظُلِمَ عَلَیْنَا صَبَرْنَا وَاِذَا اُجِیْرَ اِلَیْنَا عَفَوْنَا فَیُقَالُ
لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ ثُمَّ یُنَادِی الْمُنَادِیْ اَیْنَ اَهْلُ الصَّبْرِ فَیَقُوْمُ
اُنَاسٌ مِنْهُمْ یَسِیْرُوْنَ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّةِ فَیَتَلَقَّی الْمَلٰٓئِکَةُ وَیَقُوْلُوْنَ مَنْ اَنْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ
نَحْنُ اَهْلُ الصَّبْرِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا کَانَ صَبْرُکُمْ یَقُوْلُوْنَ نَصْبِرُ عَلٰی طَاعَةِ اللّٰهِ وَلَا نَصْبِرُ
عَلٰی مَعَاصِی اللّٰهِ فَیَقُوْلُوْنَ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ ثُمَّ یُنَادِی الْمُنَادِیْ
اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ فَیَقُوْمُوْنَ اُنَاسٌ مِنْهُمْ یَسِیْرُوْنَ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّةِ فَیَتَلَقَّی
الْمَلٰٓئِکَةُ وَیَقُوْلُوْنَ اَنَا نَرٰکُمْ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّةِ مَنْ اَنْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ مُتَحَابُّوْنَ
فِی اللّٰهِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا کَانَ تَحَابُّکُمْ قَالُوْا کُنَّا نَتَحَابُّ فِی اللّٰهِ فَیُقَالُ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس وقت جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو تب پکارے گا ایک پکارنیوالا
کہان ہین صاحبان فضل پس کھڑے ہون گے اشخاص اور چلین گے جلد بہشت کی طرف
پھر فرشتے ملین گے اور پوچھین گے تم کون ہو وے جواب دین گے ہم اہل فضل ہین
کہین گے فضل تمھارا کیا ہے وے بولین گے ظلم پر صبر اور جبر ست عفو تب کہا جائیگا

اور اسکی تین تختی ہین ایک مشرق دوسری مغرب تیسری سط دنیا مین اور تیسری تین سطرین لکھی ہوئی ہین پہلی سطر تین بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دوسری مین الحمد للہ رب العالمین۔ اور تیسری سطر مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسافت ہر سطر کی ہزار برس کی۔ اور پاس اُسکے ستر ہزار نیزے ہے۔ اور نیچے ہر نیزے کے ستر ہزار صفین ملائکہ کی۔ اور ہر صف مین پانچ لاکھ فرشتے تسبیح اور تقدیس کرتے ہین اللہ تعالی کی روز قیامت تک قَالَ ابْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِیُّ مَعْنٰی قَوْلِہٖ لِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ اَنَّہٗ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ کَانَ اللِّوَاءُ مَضْرُوْبًا وَالْمُؤْمِنُوْنَ حَوْلَ اللِّوَاءِ مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ عَلَیْہِ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ وَیَکُوْنُ الْکُفَّارُ فِیْ رَاحَۃٍ مِنَ النَّارِ مَا دَامَ لِوَاءُ الْحَمْدِ مَضْرُوْبًا فَاِذَا حُوِّلَ اللِّوَاءُ یُسَاقُ الْکُفَّارُ اِلَی النَّارِ کہا ابن احمد جرجانی رح نے معنی اس حدیث لواء الحمد بیدی کے کہ جب ہوگا دن قیامت کا تب جھنڈا گڑیگا اور مومنین سب کے سب آدم کے وقت سے قیامت تک گرد اُس جھنڈے کے ہونگے اور کفار کنارے نار کے جب تک وہ جھنڈا گڑا رہے گا اور جب لپیٹا جائے گا سب لیجائے جائین گے کفار نار کی طرف وَفِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یُنْصَبُ لِوَاءُ الصِّدِّیْقِ لِاَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رض وَکُلُّ صِدِّیْقٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الْعَدْلِ لِعُمَرَ رض وَکُلُّ عَادِلٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ السَّخَاوَۃِ لِعُثْمَانَ رض وَکُلُّ سَخِیٍّ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الشَّہَادَۃِ لِعَلِیٍّ رض وَکُلُّ شَہِیْدٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الْفِقْہِ لِمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رض فَکُلُّ فَقِیْہٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الزُّہْدِ لِاَبِیْ ذَرٍّ رض وَکُلُّ زَاہِدٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الْفَقْرِ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ وَکُلُّ فَقِیْرٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الْمُقْرِئِ لِاُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ وَکُلُّ مُقْرِیٍٔ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الْمَقْتُوْلِ لِحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ وَکُلُّ مَقْتُوْلٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمْ اور حدیث مین آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا تب کھڑا ہوگا جھنڈا صدق کا واسطے ابوبکر صدیق کے اور تمام صدیق اُس کے نیچے ہونگے۔ اور جھنڈا عدل کا واسطے عمر رض کے اور

اسنے کہ کون داخل ہو جنت مین سب ہوا اجر عاملون کا۔ پھر پکاریگا پکارنے والا کہان ہین صابر لوگ
پس کھڑی ہوگی ایک قوم اور چلے گی جلد بہشت کی طرف تب ملین گے فرشتے اور کہینگے تم کون
ہو وسے کہین گے ہم صابر ہین پوچھین گے صبر تمھارا کیا ہے وسے جواب دینگے اللہ کی طاعت
اور اپنے گناہون پر صبر کرتے تھے تب کہا جائیگا انکو چلے جاو بہشت مین عاملون کے
لیے اچھا اجر ہے۔ پھر پکاریگا پکارنیوالا کہان ہین آپس مین اللہ دوستی کرنے والے تب
اُٹھ کھڑے ہون گے اشخاص اور دوڑینگے جنت کی طرف ملائکہ ملاقات کرکے اُن سے پوچھینگے
تم جو اس قدر جلد بہشت کی طرف چلے جاتے ہو کون ہو وسے جواب دینگے ہم آپس مین
محبت کرتے تھے فرشتے کہین گے جاو جنت مین۔ قَالَ النَّبِیُّ صلعم ثُمَّ وُضِعَتْ مَوَازِیْنُ
الْحِسَابِ بَعْدَ دُخُوْلِ هٰؤُلَاءِ الْجَنَّةَ وَلِوَاءِ الْحَمْدِ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
عَنْ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَعَنْ طُوْلِهٖ وَعَرْضِهٖ فَقَالَ صلعم طُوْلُهٗ مَسِیْرَةُ اَلْفِ سَنَةٍ مَكْتُوْبٌ عَلَیْهِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَرْضُهٗ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَسِنَانُهٗ مِنْ یَاقُوْتَةٍ
حَمْرَاءَ وَقَصَبُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَزُمُرُّدٍ خَضْرَاءَ وَلَهٗ ثَلٰثُ ذَوَائِبَ مِنْ نُوْرٍ ذَائِبَةٌ
بِالْمَشْرِقِ وَذَائِبَةٌ بِالْمَغْرِبِ وَالْاُخْرٰی بِوَسْطِ الدُّنْیَا مَكْتُوْبٌ عَلَیْهِ ثَلٰثَةُ اَسْطُرٍ الْاَوَّلُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالثَّانِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالثَّالِثُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كُلُّ سَطْرٍ مَسِیْرَةُ اَلْفِ سَنَةٍ وَعِنْدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لِوَاءٍ وَتَحْتَ كُلِّ
لِوَاءٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ صَفٍّ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَفِیْ كُلِّ صَفٍّ خَمْسُمِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَیُقَدِّسُوْنَهٗ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ بعد داخل ہونے ان سب کے
بہشت مین رکھی جائینگی ترازو حساب کی اور نیزہ حمد کا اوپر آسمان بلند کے۔ پوچھا گیا نبی
صلعم سے کہ نیزہ حمد کا کیا ہے اور اُسکا طول و عرض کتنا ہے آپ نے فرمایا طول اُسکا ہزار
برس کی راہ تک اور اُسپر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ اور عرض اتنا کہ جتنی مسافت
درمیان آسمان و زمین کے ہے۔ پھل اُسکا یاقوت سرخ کا اور چھڑ اُسکی چاندی اور زمرد سبز کی

سب عادل اُسکے نیچے رہے گا ۔ اور جھنڈا سخاوت کا واسطے عثمان رض کے اور کل سخی اُسکے نیچے ہونگے ۔ اور جھنڈا شہادت کا واسطے علی رض کے اور تمام شہید اُسکے نیچے ہونگے ۔ اور جھنڈا فقہ کا واسطے معاذ بن جبل کے اور سب فقیہ اُس کے نیچے ہونگے ۔ اور جھنڈا زہد کا واسطے ابی ذر رض کے اور سب زاہد اُس کے نیچے ہونگے اور جھنڈا فقر کا واسطے ابی درداء رض کے اور ہر فقیر اُسکے نیچے ہون گے اور جھنڈا قرارت کا واسطے ابی بن کعب رض کے اور کل قاری نیچے اُس کے ہونگے ۔ اور جھنڈا قتل ظلم کا واسطے حسین رض کے اور سارے مقتول مظلوم اُسکے سائے مین ٹھہرین گے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسدن بلاوین گے ہم لوگون کو ساتھ اُن کے پیشوا اون کے ۔

وَفِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَقُوْمُ الْخَلَائِقُ وَتَشْتَدُّ بِہِمُ الْعَطَشُ وَیَلْحَقُہُمُ الْعَرَقُ فَہُمْ یَکُوْنُوْنَ فِیْ حَیْرَۃٍ فَبَعَثَ اللّٰہُ تَعَالیٰ جِبْرَئِیْلَ اِلیٰ مُحَمَّدٍ صلعم فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ مَنْ اُمَّتُکَ حَتّٰی یَدْعُوْا اِلَیَّ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ کَانُوْا یَدْعُوْنَنِیْ فِی الدُّنْیَا عِنْدَ الشِّدَّۃِ ثُمَّ یُنَادِی الْمُحَمَّدِیَّۃُ بِہٰذَا الْاِسْمِ لِسَانٌ فَیَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حِیْنَئِذٍ یَقْضِیَ اللّٰہُ الْقَضَاءَ بَیْنَ الْخَلَائِقِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالیٰ لِسَائِرِ الْاُمَمِ لَوْ لَمْ تَکُنْ ذِکْرُ الْمُحَمَّدِیَّۃِ اِلیٰ ہٰذَا الْاِسْمِ لَا تَمَّمْتُ الْقَضَاءَ عَلَیْکُمْ اَلْفَ عَامٍ ثُمَّ یَقْضِی اللّٰہُ بَیْنَ الْوُحُوْشِ وَالْبَہَائِمِ حَتّٰی یَقْضِیَ لِلْجَمَّاءِ وَمِنْ ذَوَاتِ الْقُرُوْنِ وَمَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ تِلْکَ الْعَیْنَ مِنَ النَّارِ وَیَغْفِرُ اللّٰہُ لَہٗ وَخَلَّصَہٗ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بَکٰی بِقَدْرِ اَنْ یَبُلَّ شَعْرَۃً وَاحِدَۃً غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ بِبَرَکَۃِ شَعْرَۃٍ وَاحِدَۃٍ ثُمَّ یُنَادِی الْمُنَادِیْ نَجَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِبَرَکَۃِ شَعْرَۃٍ وَاحِدَۃٍ نَجَا اللّٰہُ یُسَوِّقُ بِہٰذِہِ الْکَرَامَۃِ اور خبر مین آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا تب ظاہر ہوگی خلق اور سخت پیاس اُنکو ہوگی اور بہت پسینا نکلے گا تب وہ متحیر ہونگے ۔ بعد اُسکے بھیجے گا اللہ تعالیٰ جبرئیل کو محمد صلعم کے نزدیک اور کہے گا اے محمد صلعم کون ہے اُمت تیری جو بلاتی تھی

ہم کو دنیا میں وقت سختی کے میرا نام سے کربت پکاریں گے فرقہ محمدیہ ساتھ اسی نام کے اپنی
زبان سے اور کہیں گے بسم اللہ الرحمن الرحیم تب اسوقت حکم کرے گا اللہ تعالی درمیان
خلائق کے پھر کہے گا حقتعالی سب امتوں کو کہ اگر یاد نکرتا فرقہ محمدیہ تو تمام کرتے ہم تیر
حکم کو ہزار برس میں۔ بعد اس کے حکم کریگا اللہ تعالی وحشیوں اور چارپایوں اور سینگ والے
جانوروں پر۔ اور جو شخص روویگا خوف خدا سے حرام کرے گا اللہ اس کی آنکھوں پر آگ
جہنم کی اور بخشے گا اسے اور نجات دیگا اسکو نار سے اور اگر رووے گا اتنا کہ تر ہو ایک
بال آمرزش کریگا اللہ اس کی برکت سے اس ایک یا کئی پہر پکارے گا پکارنے والا نجات
پائی فلان ابن فلان نے ایک بال کی برکت سے۔ توفیق دے حق سبحانہ سب کو
اس کرامت کی ✽

الباب السابع والعشرون فی ذکر الجنان

قَالَ وَهْبٌ رض اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْجَنَّةَ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ
طُوْلُهَا لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَبْطُلُ الْاَرْضُوْنَ وَالسَّمٰوَاتُ
وَاَوْسَعَهَا اللّٰهُ اِلٰى حَتّٰى يَسَعُ اَهْلَ الْجَنَّةِ كُلُّهَا مِائَةُ دَرَجَةٍ وَمَا بَيْنَ دَرَجَةٍ اِلٰى
دَرَجَةٍ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ اَنْهَارُهَا جَارِيَةٌ وَثِمَارُهَا دَانِيَةٌ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِي الْاَنْفُسُ
وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَفِيْهَا اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ مِنْ حُوْرِ الْعِيْنِ خَلَقَهُنَّ اللّٰهُ مِنَ الْاَنْوَارِ كَاَنَّهُنَّ
الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ وَقَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَا يَنْظُرُوْنَ غَيْرَ اَزْوَاجِهِنَّ وَلَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ
قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ كُلَّمَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا وَجَدَهَا عَذْرَاءَ وَعَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حُلَّةً مُخْتَلِفَةَ
الْاَلْوَانِ وَحُلِيُّهَا اَخَفُّ عَلٰى بَدَنِهَا مِنْ شَعْرَةٍ وَيُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا وَعَظْمِهَا
جِلْدِهَا كَمَا يُرَى الشَّرَابُ الْاَحْمَرُ مِنَ الزُّجَاجِ الْبَيْضَاءِ وَقُرُوْنُهُنَّ مُكَلَّلَةٌ وَمُرَصَّعَةٌ بِالْيَاقُوْتِ

ستائیسواں باب بیان میں جنتوں کے

کہا وہب رضہ نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو عرض اسکا مثل عرض آسمان اور زمین کے

اور طول اُسکا سوا اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ پس جب ہوگا دن قیامت کا خراب ہو جائینگے آسمان و زمین اور بہشت دیگا اللہ تعالی جنت کو یہان تک کہ سارے اہل جنت اسمین سما جائینگے۔ اُس کے سو درجے ہون گے اور ہر درجہ کا فاصلہ پانسے برس کی راہ ہوگی۔ نہرین اُس کی جاری اور میوے اُس کے قریب اور اُس مین ایسی چیزین ہین کہ چاہے دل اور لذت پائین آنکھین۔ اور اُس مین حواین پاک پیدا کیا جن کو اللہ نے نور سے گویا وہ یاقوت اور مرجان ہین اور نیچی نگاہ والیان ایسی کہ سوا شوہر کے اور کسی کی طرف نہ دیکھین گی اور بجز شوہر کے اور کوئی اُنکو نہ دیکھے گا اور ہاتھ نہ لگایا ہوگا اُن کو قبل اُن کے نہ کسی آدمی اور نہ جن نے جب قادر ہوگا اُنپر شوہر اُنکا تب پاویگا اُن کو باکرہ اور اُن کے بدن پر ستر لباس رنگ رنگ کے ہون گے اور زیور اُن کے سب بال سے زیادہ ہلکے اور نظر آویگا اور اُنکے ساق کا گوشت اور ہڈی چمڑے کے اندر سے جسطرح سے نظر آتی ہے لعل شراب نظافت شیشہ سے اور اعضا اور چوٹیان اُن کی مرصع ہون گی یاقوت سے

الباب الثامن والعشرون فی ذکر ابواب الجنان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لِلْجِنَانِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الذَّهَبِ الْمُرَصَّعِ بِالْجَوَاهِرِ مَكْتُوبٌ عَلَى الْبَابِ الْاَوَّلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُوَ بَابُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالْاَسْخِيَاءِ وَالْبَابُ الثَّانِيْ بَابُ الْمُصَلِّيْنَ بِكَمَالِ وُضُوْئِهَا وَاَرْكَانِهَا۔ وَالْبَابُ الثَّالِثُ بَابُ الْمُزَكِّيْنَ بِطِيْبِ اَنْفُسِهِمْ وَالْبَابُ الرَّابِعُ بَابُ الْاٰمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْبَابُ الْخَامِسُ بَابُ مَنْ كَفَّ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَالظُّلْمِ وَالْبَابُ السَّادِسُ بَابُ الْحُجَّاجِ وَالْمُعْتَمِرِيْنَ وَالْبَابُ السَّابِعُ بَابُ الْمُجَاهِدِيْنَ وَالْبَابُ الثَّامِنُ بَابُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَبْصَارَهُمْ عَنِ الْمَحَارِمِ وَيَعْمَلُوْنَ الْخَيْرَاتِ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْجِنَانُ

ثمانية احدها دار الجنان وهي من لؤلؤ ابيض وثانيها دار السلام وهي من ياقوت احمر وثالثها جنة المأوى وهي من زبرجد اخضر ورابعها جنة الخلد وهي من ذهب اصفر وخامسها جنة النعيم وهي من فضة وسادسها جنة الفردوس وهي من ذهب احمر وسابعها جنة عدن وهي من درة بيضاء وثامنها وهي من بيضة الجنة مشرفة على الجنان كلها ولها بابان ومصراعان من ذهب كل مصراع ما بينه وبين الآخر كما بين السماء والارض واما بناؤها فلبنة من ذهب ولبنة من فضة وملاطها من المسك الاذفر وترابها العنبر والزعفران وقصورها اللؤلؤ وغرفها اليواقيت وابوابها الجواهر وفيها انهار من الرحمة وهي تجري في جميع الجنان وحصاؤها اللؤلؤ وماؤها اشد بياضا من الثلج واحلى من العسل وفيها نهر الكوثر وهي نهر محمد اشجارها من الدر والياقوت وفيها نهر الكافور وفيها نهر التسنيم وفيها نهر السلسبيل وفيها نهر الرحيق المختوم ومن وراء ذلك انهار لا تحصى كثرتها

اٹھائیسواں باب جنت کے درون کے بیان میں

فرمایا ابن عباس رضی نے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں سونے کے جواہر جڑے ہوئے پہلے در پر لکھا ہوا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور وہ دروازہ انبیا و مرسلین کا ہے اور شہدا اور اسخیا کا۔ اور دوسرا دروازہ نمازیوں کا ساتھ کامل وضو اور ارکان کے اور تیسرا دروازہ زکوٰۃ دینے والوں کا ساتھ خوشدلی کے۔ اور چوتھا دروازہ معروف کے حکم کرنے والوں اور منکر سے باز رکھنے والوں کا۔ پانچواں در شہوت اور ظلم سے بچنے والوں کا چھٹا دروازہ حج اور عمرہ گذاروں کا۔ ساتواں در مجاہدوں کا۔ اور آٹھواں در مومنوں کا جنہوں نے بند کر لیں آنکھیں محارم سے اور والدین کے ساتھ نیکی اور صلہ رحم کیا۔ اور جنتیں آٹھ ہیں ایک دار الجنان اور وہ مروارید براق سے بنی ہے۔ اور دوسری

دار السلام اور وہ سرخ یاقوت سے بنی ہے تیسری جنت الماوی اور وہ سبز زمرد کی ہے
چوتھی جنۃ الخلد وہ زرد سونے کی ہے۔ اور پانچوین جنۃ النعیم اور وہ چاندی کی ہے۔
چھٹی جنت الفردوس وہ سرخ سونے کی ہے۔ ساتوین جنت عدن وہ سفید موتی کی ہے
آٹھوین چاندی کی جنت اور وہ سب جنتون سے قریب اور اس کے دو دروازے اور
دو کواڑ سونے کے ہین ہر ایک کواڑ مین اتنی وسعت جتنی درمیان آسمان وزمین کے ہے
اور جنت کی عمارت کا یہ حال ہے کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی اور چونا مشک
خالص کا۔ اور مٹی عنبر اور زعفران کی۔ اور کوٹھے موتیون کے۔ اور غرفے یاقوتون کے۔
اور دروازے جواہر کے۔ اور اس مین نہرین رحمت کی جو بہتی ہین سب جنتون مین سنگریزے
وہان کے موتیون کے اور پانی وہان کا برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین اور
اس مین نہر کوثر ہے جس کو نہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ہین۔ اور درخت وہان کے موتیون
اور یاقوتون کے اور اس مین نہر کافور اور نہر تسنیم اور نہر سلسبیل اور نہر شراب کی
نہر کیا ہوئی اور سوا اسکے نہرین بے شمار ہین وَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صلعم اَنَّهُ قَالَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ
بِيْ اِلَى السَّمَاءِ وَعُرِضَ عَلَيَّ جَمِيْعُ الْجَنَّاتِ فَرَاَيْتُ اَرْبَعَةَ اَنْهَارٍ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ
لَبَنٍ وَنَهْرًا مِنْ خَمْرٍ وَنَهْرًا مِنْ عَسَلٍ اور رسول خدا صلعم فرماتے ہین کہ جس رات کو ہین آسمان
پر لے گئے اور سب جنتین دکھائین تو ہمنے وہان چار نہرین دیکھین ایک پانی کی۔ دوسری
دودھ کی۔ تیسری شراب کی۔ چوتھی شہد کی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ
غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَاَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِيْنَ وَاَنْهَارٌ مِنْ
عَسَلٍ مُصَفًّى چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ جنت مین نہرین پانی کی ہین جو پرانا اور
گندا نہین ہوتا اور نہرین دودھ کی جس کا مزہ نہین بدلتا اور نہرین شراب کی جو پینے والون
کو مزہ دیتی ہین فَقُلْتُ لِجِبْرَئِيْلَ يَا جِبْرَئِيْلُ مِنْ اَيْنَ تَجِيْءُ هٰذِهِ الْاَنْهَارُ وَاَيْنَ
تَذْهَبُ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ تَذْهَبُ اِلٰى حَوْضِ الْكَوْثَرِ وَاَنَا لَا اَدْرِيْ مِنْ اَيْنَ تَجِيْءُ

سَلْ مِنَ اللّٰہِ یُعَلِّمُكَ اَوْ یُرِیکَ فَلَا غَارِبَةَ فَجَاءَ مَلَكٌ فَسَلَّمَ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اغْمِضْ عَیْنَیْكَ فَغَمَضْتُ ثُمَّ قَالَ اَفْتَحْ عَیْنَیْكَ فَفَتَحْتُ فَاِذَا اَنَا عِنْدَ شَجَرَةٍ فَرَاَیْتُ قُبَّةً مِنْ دُرَّةٍ بَیْضَاءَ وَلَهَا بَابَانِ مِنْ یَاقُوتٍ اَخْضَرَ وَقُفْلٌ مِنْ ذَهَبٍ اَحْمَرَ لَوْ اَنَّ جَمِیْعَ مَا فِی الدُّنْیَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وُضِعُوْا عَلٰی تِلْكَ الْقُبَّةِ فَكَانُوْا مِثْلَ طَائِرٍ جَالِسٍ عَلٰی جَبَلٍ اَوِ الْقُفْلِ عَلَی الْقُبَّةِ فَرَاَیْتُ هٰذِهٖ الْاَنْهَارَ الْاَرْبَعَةَ تَجْرِیْ مِنْ هٰذِهٖ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ قَالَ لِیَ الْمَلَكُ لِمَ لَا تَدْخُلُ فِی الْقُبَّةِ قُلْتُ كَیْفَ اَدْخُلُ وَعَلٰی بَابِهَا الْقُفْلُ قَالَ لِی اَنْتُ قُلْتُ كَیْفَ اَفْتَحُ قَالَ لِی فِیْ یَدِكَ مِفْتَاحُهٗ قُلْتُ اَیْنَ مِفْتَاحُهٗ قَالَ مِفْتَاحُهٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْقُفْلِ قُلْتُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَفُتِحَ الْقُفْلُ فَدَخَلْتُ فِی الْقُبَّةِ فَرَاَیْتُ هٰذِهٖ الْاَنْهَارَ تَجْرِیْ مِنْ اَرْبَعَةِ اَرْكَانِ الْقُبَّةِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ عَنِ الْقُبَّةِ قَالَ لِیَ الْمَلَكُ هَلْ نَظَرْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الْمَلَكُ اُنْظُرْ بَابَهَا فَلَمَّا نَظَرْتُ رَاَیْتُ مَكْتُوْبًا عَلٰی اَرْبَعَةِ اَرْكَانِ الْقُبَّةِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَرَاَیْتُ نَهْرَ الْمَاءِ یَخْرُجُ مِنْ مِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَنَهْرَ اللَّبَنِ مِنْ هَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ وَنَهْرَ الْخَمْرِ مِنْ مِیْمِ الرَّحْمٰنِ وَنَهْرَ الْعَسَلِ مِنْ مِیْمِ الرَّحِیْمِ قُلْتُ اِنَّ اَصْلَ هٰذِهٖ الْاَنْهَارِ الْاَرْبَعَةِ مِنَ التَّسْمِیَةِ پھر پوچھا ہم نے جبرئیل سے کہ اے جبرئیل یہ نہرین کہان سے آتی ہین اور کدھر جاتی ہین۔ تب کہا جبرئیل نے کہ جاتی ہین حوض کوثر کی طرف اور آنے کا حال ہمکو معلوم نہین اللہ تعالیٰ سے پوچھیے وہ بتادیگا یا دکھاویگا آپ کو۔ پھر پکارا آپنے رب کو تب آیا ایک فرشتہ اور سلام کیا اور کہا اے محمد صلعم اپنی آنکھین ڈھانپ لیوین تب مین نے ڈھانپ لین پھر کہا کھول دیجیے تب کھول دین پس ناگاہ ایک درخت کے نزدیک پہونچا اور اُس مین دیکھا ایک گنبد براق موتی کا اور اُس کے دو دروازے یاقوت سبز کے اور ایک قفل سرخ سونے کا اگر تمام دنیا کے جن اور انسان اُس مین رکھے جائین تو ایسا نظر آوے جیسے ایک چڑیا پہاڑ پر بیٹھی ہو پھر دیکھا اُن چار نہرونکو کہ اسی

قبے سے نکلتی ہین۔ بعد اُس کے جب ارادہ وہان سے پھرنے کا کیا تب اُس فرشتے نے کہا آپ کیون
نہین جاتے ہین اندر قبے کے ہین نے کہا کیونکر کھولون کنجی کہان کہا کنجی اُس کی آپ کے ہاتھ مین
ہے۔ مین بولا کہان ہے میرے ہاتھ مین۔ کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اُس کی کنجی ہے۔ جب مین
اُس کے قریب گیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا تب قفل کھل گیا اور مین اندر گنبد کے گھسا اور ان
دیکھا کہ یہ چار نہرین اُس گنبد کے چار رکنون سے نکلتی ہین۔ پھر جب ارادہ نکلنے کا کیا اُس گنبد
سے تب فرشتہ بولا آپ نے دیکھا کہا مین نے نعم وہ بولا اب دیکھیے دروازہ کا مین نے دیکھا
چارون ستونون پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہے پھر دیکھا کہ پانی کی نہر بسم اللہ کے میم سے
اور دودھ کی نہر بسم اللہ کی ہے سے۔ اور شراب کی نہر رحمن کے میم سے۔ اور شہد کی نہر رحیم کے
میم سے نکلتی ہے۔ مین نے کہا ان چارون نہرون کی اصل بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے فقال
اللہ یا محمد من ذکرنی بھذہ الاسماء من امتک وقال بقلب خالص بسم اللہ الرحمن
الرحیم سقیتہ من ھذہ الانھار الاربعۃ ثم یسقی یوم السبت ماءھا و یوم الاحد عسلھا
و یوم الاثنین لبنھا و یوم الثلثاء خمرھا فاذا شربوا سکروا و اذا سکروا طربوا
فاذا طربوا طاروا الف عام حتی ینتھوا علی جبل عظیم من المسک الاذفر فیخرج
السلسبیل من تحتہ فیشربون و ذلک یوم الاربعاء ثم یطیرون الف عام حتی ینتھوا
الی قصر منیف فیہ سرر مرفوعۃ و اکواب موضوعۃ فیجلس کل واحد منھم علی سریر
فینزل علیھم شراب الزنجبیل فیشربون و ذلک یوم الخمیس ثم تمطر علیھم من
غمام ابیض الذی خلق من قبل بعشر الف عام حللا و الف عام جواھر فتعلق بکل
جوھرۃ حوریۃ ثم یطیرون الف عام حتی ینتھوا الی مقعد صدق و ذلک یوم الجمعۃ
فیقعدون علی مائدۃ الخلد فینزل علیھم الرحیق المختوم بختام من المسک فیشربون
ثم قیل و ھم الذین یعملون الصالحات و یجتنبون المعاصی پھر فرمایا اللہ
تعالی نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری اُمت مین سے جو شخص یاد کرے گا ہمکو ساتھ اس نام

کے اور صدق سے کہیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم سیراب کرونگا مین اُسے اُن چار دن نہرون سے پھر پلایا جائیگا سنیچر کے دن پانی اُس نہر کا ۔ اور اتوار کو شہد اُسکا ۔ اور پیر کے دن دودھ ۔ اور منگل کے روز شراب بیکر مست اور محفوظ ہون گے اور ہزار برس تک اُڑا کرین گے آخر کو ایک مشک خالص کے پہاڑ پر پہونچین گے جس کے نیچے سے جوئے سلسبیل نکلتی ہے اور بدھ کے دن جوئے سلسبیل کا پانی پی کر پھر ہزار برس تک اُڑین گے اور ایک بلند کوٹھے پر پہونچینگے وہان اونچے اونچے تخت اور کوزے اچھے اچھے دھرے ہوئے ہون گے پھر ہر شخص تخت پر بیٹھے گا اور جمعرات کے دن شراب زنجبیل کی پیئے گا ۔ بعد اُس کے اُس ابر سفید سے جو مخلوق ہوا ہے پہلے سے برساوے گا اُنپر دس ہزار برس تک لباس اور ہزار برس تک جواہر اور لپٹی رہے گی ہر ایک جواہر کے ساتھ ایک حور پھر ہزار برس اُڑکر مقصد صدق پر پہونچین گے اور وہ جمعے کا دن ہوگا تب خوان خلد پر بیٹھین گے اور مشک سے مہر کی ہوئی شراب پئین گے ۔ راوی کہتا ہے کہ یہ اُن سب کیلئے ہے جنھون نے اعمال نیک اور گناہون سے پرہیز کیا ہے قَالَ کَعْبٌ رضی سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم عَنْ اَشْجَارِ الْجَنَّۃِ قَالَ لَا یَبْلٰی اَغْصَانُہَا وَلَا تَسَاقَطُ اَوْرَاقُہَا وَلَا تَفْنٰی ثِمَارُہَا وَاِنَّ اَکْبَرَ اَشْجَارِ الْجَنَّۃِ طُوْبٰی اَصْلُہَا مِنْ دُرَّۃٍ بَیْضَاءَ وَوَسْطُہَا مِنَ الرَّحْمَۃِ وَاَغْصَانُہَا مِنْ زَبَرْجَدٍ وَاَوْرَاقُہَا مِنْ سُنْدُسٍ عَلَیْہَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ غُصْنٍ وَکُلُّ غُصْنٍ یُلْحَقُ بِسَاقِ الْعَرْشِ وَاَدْنٰی اَغْصَانِہَا مِثْلُ سَمَاءِ الدُّنْیَا وَلَیْسَ فِی الْجَنَّۃِ غُرْفَۃٌ وَلَا قُبَّۃٌ وَلَا شَجَرَۃٌ اِلَّا فِیْہَا غُصْنٌ یُلْحَقُ بِہَا یُظِلُّ عَلَیْہَا وَفِیْہَا مِنَ الثِّمَارِ مَا تَشْتَہِیْ لَا کَمَا نَنْظُرُہَا فِی الدُّنْیَا اَلشَّمْسُ اَصْلُہَا فِی السَّمَاءِ وَضَوْءُہَا فِیْ کُلِّ مَکَانٍ کعب رض کہتے ہین کہ پوچھا مین نے حضرت رسول خدا صلعم سے وصف جنت کے درختون کا تب آپ نے فرمایا کہ پرانی نہین ہوتین اُن کی شاخین اور نہ گرتے اُن کے پتے اور نہ تمام ہوتے اُن کے میوے ۔ اور جنت کے درختون سے بڑا درخت طوبی ہے جڑ اُس کی موتی کی اور بیچ اُسکا رحمت کا اور شاخین اُس کی

زمرد کی اور پتے اُس کے سندس کے - اور اُسکی ستر ہزار شاخین ہین اور ہر ایک شاخ
عرش سے ملی ہوئی اور ادنی اشاخ اسکی آسمان دنیا کے مثل ہے اور نہین ہے جنت مین کوئی غرفہ
اور کوئی قبہ اور حجرہ کہ نہین ہو اُس مین شاخ اُس کی اور اُس مین میوے دلخواہ لنظیر اُس کی
دنیا مین آفتاب کہ جڑ اُس کی آسمان مین نور اُس کا ہر مکان مین قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ
وَجْهَهٗ اِنَّ اَشْجَارَ الْجَنَّةِ تَكُوْنُ مِنَ الْفِضَّةِ وَاَوْرَاقُهَا بَعْضُهَا فِضَّةٌ بَعْضُهَا ذَهَبٌ
فَاِنْ كَانَ اَصْلُ الشَّجَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ يَكُوْنُ اَغْصَانُهَا مِنَ الْفِضَّةِ وَاِنْ كَانَ
اَصْلُهَا مِنَ الْفِضَّةِ كَانَتْ اَغْصَانُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَشَجَرَةُ الدُّنْيَا اَصْلُهَا فِي
الْاَرْضِ وَفَرْعُهَا فِي الْهَوَاءِ لِاَنَّهَا دَارُ التَّكْلِيْفِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اَشْجَارُ الْجَنَّةِ فَاِنَّ
اَصْلَهَا فِي الْهَوَاءِ وَاَغْصَانَهَا فِي الْاَرْضِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ اَيْ ثَمَرُهَا
قَرِيْبٌ وَتُرَابُ اَرْضِهَا مِسْكٌ وَعَنْبَرٌ وَكَافُوْرٌ وَاَنْهَارُهَا لَبَنٌ وَعَسَلٌ وَخَمْرٌ وَمَاءٌ وَاِذَا
هَبَّتِ الرِّيْحُ يَضْرِبُ الْوَرَقُ وَبَعْضُهَا بَعْضًا فَيُسْمَعُ مِنْهُ صَوْتٌ مَا سُمِعَ مِثْلُهٗ فِي الحسن
فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے کہ درخت جنت کے چاندی کے ہین - اور پتے بعض چاندی کے
اور بعض سونے کے جس کی جڑ سونے کی اُس کے پتے چاندی کے - اور جس کی جڑ
چاندی کی اُس کے پتے سونے کے - اور دنیا کے درختون کی جڑ زمین مین اور شاخین
ہوا مین اور جنت کے درختون کی جڑ ہوا مین اور شاخین زمین مین - فرمایا ہے حقتعالی
نے میوے اُس کے قریب ہین اور مٹی اُس زمین کی مشک اور عنبر اور کافور ہین اور نہرین
دودھ اور شہد اور شراب اور پانی کی اور جب ہوا چلتی ہے تب پتے آپسمین لگ کر ایک
آواز لطیف نکلتی ہے رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم
فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَخْرُجُ مِنْ اَعْلَاهَا حُلَلٌ وَمِنْ اَسْفَلِهَا الْخَيْلُ ذَاتُ الْاَجْنِحَةِ وَسُرُوْجُهَا
مُرَصَّعَةٌ بِالدُّرِّ وَالْيَوَاقِيْتِ وَلَا يَرُوْثُ وَلَا يَبُوْلُ تَرْكَبُ عَلَيْهَا اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ فَتَسِيْرُ بِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَلَ مِنْهُمْ يَارَبِّ بِمَا بَلَغَ عِبَادُكَ هٰؤُلَاءِ بِهٰذِهِ الْكَرَامَةِ

فَقَالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ تَنَامُوْنَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ وَاَنْتُمْ تُفْطِرُوْنَ وَهُمْ يُجَاهِدُوْنَ وَاَنْتُمْ تَجْبُنُوْنَ وَهُمْ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ وَاَنْتُمْ تَبْخَلُوْنَ روایت ہی علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ درخت جنت کے نکلتے ہین اُنکے اوپر سے زیورات اور نیچے سے گھوڑے پروالے جن کی زین مرصع زر اور یاقوت سے اور نہ وہ لید کرتے ہین نہ پیشاب سوار ہون گے اُپر اولیاء اللہ اور اُن کو لے کر اڑتے پھرین گے جنت مین تب نیچے والے کہین گے اے رب میرے یہ بندے تیرے اس کرامت مین کیونکر پہونچے تب فرماویگا حق سبحانہ تعالی یہ نماز پڑھتے تھے اور تم سوتے تھے۔ اور یہ روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے پیتے تھے۔ یہ جہاد کرتے تھے اور تم کنارہ پکڑتے تھے یہ اپنا مال خیرات کرتے تھے اور تم بخیلی کرتے تھے رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ نَظِیْرُهُ فِی الدُّنْیَا الْوَقْتُ الَّذِیْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوْبِهَا اِلٰی اَنْ یَدْخُلَ سَوَادُ اللَّیْلِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ جنت مین ایک درخت ہے کہ اُسکے سائے مین جنتی سوار ہو کر سو برس تک سیر کرین گے۔ فرمایا اللہ تعالی نے اور سایہ ہے دراز اور نظیر اُسکی دنیا مین وہ وقت ہے جو قبل طلوع آفتاب کے اور بعد غروب آفتاب کے جب تک داخل ہو سیاہی رات کی۔ فرمایا حقتعالی نے آیا نہ دیکھا تو نے اپنے رب کو کہ کس طرح پھیلاتا ہے سایہ کہ مراد اُس سے وقت قبل طلوع اور بعد غروب کا ہے۔ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّهُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکَ سَاعَةً هِیَ اَشْبَهُ سَاعَةِ الْجَنَّةِ وَهِیَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ظِلُّهَا قَائِمٌ وَاَحْنَاؤُهَا بَسِیْطٌ وَبَرَکَتُهَا کَثِیْرَةٌ روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ خبر دیتا ہون مین تم کو ایک ساعت سے کہ وہ ساعت جنت سے بہت مشابہ ہے اور وہ ساعت قبل طلوع آفتاب اور بعد غروب آفتاب ہے سایہ اُس کا کھڑا اور کنارہ سائے کا پھیلتا اور برکت اُس کی کثیر ہے

الباب التاسع والعشرون فی ذکر الحور

وفی الخبر ان النبی صلعم قال خلق اللہ تعالیٰ وجوہ الحور من اربعۃ الوان اخضر وابیض واصفر واحمر وبدنہا من الزعفران والمسک والعنبر والکافور وشعرہا من القرنفل ومن اصابع رجلہا الی رکبتیہا من الزعفران الطیب ومن رکبتیہا الی یدیہا من المسک ومن بدنہا الی عنقہا من العنبر ومن عنقہا الی راسہا من الکافور ولو بزقت بزقۃ فی الدنیا لصارت مسکا وفی صدرہا مکتوب اسم زوجہا واسم من اسماء اللہ تعالیٰ ومابین منکبیہا فرسخ فی فرسخ وفی کل ید من یدیہا عشرۃ اسورۃ من ذہب وفی اصابعہا عشرۃ خاتم وفی رجلیہا عشرۃ خلاخل من الجواہر واللؤلؤ

انتیسواں باب بیان میں حور کے

روایت ہے نبی صلعم سے آپ نے فرمایا کہ پیدا کیا اللہ جل شانہ نے چہرہ حور کا چار رنگ سے سبز سفید زرد سرخ اور بدن زعفران اور مشک اور عنبر اور کافور سے۔ اور بال اسکا لونگ سے۔ اور پانوں کی انگلیوں سے زانو تک خوشبو زعفران سے اور زانو سے دونوں ہاتھ تک مشک سے۔ اور بدن سے گردن تک عنبر سے۔ اور گردن سے سر تک کافور سے اور اگر وہ ایکبار تھوکے دنیا میں تمام مشک ہو جائے۔ اور لکھا ہوا ہے اسکے سینے پر نام اسکے شوہر کا اور ایک اسم اسمار اللہ سے اور دونوں کہنیوں میں فاصلہ فرسخ کا ہے۔ اور ہر ایک ہاتھ میں دس دس کنگھے سونے کے اور ہر ایک انگلی میں دس دس انگوٹھیاں۔ اور ہر پانوں میں دس دس پازیب جواہر اور موتیوں کی وردی عن ابن عباس رض قال رسول اللہ صلعم ان فی الجنۃ حوراء یقال لہا لعبۃ خلقہا اللہ تعالیٰ من اربعۃ اشیاء المسک والزعفران والکافور والعنبر وعجنت طینتہا بماء الحیوان وجمیع الحور لہا عشاق ولو بزقت فی البحر بزقۃ لعذب ماء البحر من ریقہا ومکتوب علی

هٰذِہٖ ہَا مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَکُوْنَ لَہٗ مِثْلِیْ فَلْیَعْمَلْ بِطَاعَۃِ رَبِّیْ اور روایت ہی ابن عباس رضؓ سے کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ بہشت مین حورین ہین جس کو گڑیا کہتے ہین پیدا کیا ہے اُس کو اللہ تعالےٰ نے چار چیزون سے مشک زعفران کافور عنبر۔ اور خمیر اُسکی طینت کی آب حیات سے۔ اور سب حورین اُن لعبتون کی عاشق ہین۔ اور اگر تھوکے دریا مین تو سارا دریا میٹھا ہو جائے۔ اور اُس کے سینے پر لکھا ہوا ہے کہ جو شخص مجھے چاہے وہ میرے رب کی بندگی کرے۔ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ جَنَّاتِ عَدْنٍ ثُمَّ دَعَا جِبْرَئِیْلَ وَقَالَ لَہٗ اِنْطَلِقْ فَانْظُرْ مَا خَلَقْتُ لِعِبَادِیْ وَاَوْلِیَائِیْ فَذَھَبَ جِبْرَئِیْلُ وَطَافَ عَلٰی تِلْکَ الْجِنَانِ فَاَشْرَفَتْ اِلَیْہِ جَارِیَۃٌ مِنْ حُوْرِ الْعِیْنِ مِنْ بَعْضِ تِلْکَ الْقُصُوْرِ وَتَبَسَّمَتْ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ فَاَضَاءَتْ جَنَّاتُ عَدْنٍ مِنْ ضَوْئِہَا وَمِنْ نُوْرِ ثَنَایَاہَا فَخَرَّ جِبْرَئِیْلُ سَاجِدًا ظَنَّ اَنَّہٗ مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعِزَّۃِ فَنَادَتْہُ الْجَارِیَۃُ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اِرْفَعْ رَاْسَکَ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَنَظَرَ اِلَیْہَا فَقَالَ اَللّٰہُ سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَکِ فَقَالَتِ الْجَارِیَۃُ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَتَدْرِیْ لِمَنْ خُلِقْتُ قَالَ لَا قَالَتْ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَنِیْ لِمَنْ اٰثَرَ رِضَاءَہٗ عَلٰی ہَوَا نَفْسِہٖ اور روایت ہی ابن مسعود رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنات عدن بعد اُس کے بلایا جبرئیل کو اور فرمایا جا اور دیکھ کہ مین نے اپنے بندون کے لیے کیا پیدا کیا پس گئے جبرئیل اور اُن بہشتیون کو دیکھا پھر آئی اُس کے پاس ایک عورت نوجوان اور مسکرائی تب تمام جنات عدن اُس کے دانتون کی چمک سے روشن ہو گئی پس گر پڑے جبرئیل سجدے مین اور سمجھے کہ یہ نور الٰہی سے پھر پکارا اُسکو اُس نوجوان عورت نے کہا اے امین راز الٰہی کے سر اُٹھا تب اُٹھایا اور نظر کر کے کہا پاک ہے وہ ذات جسنے پیدا کیا تجھے۔ پھر کہا اُس حور نے ای امین اللہ کے جانتے ہو مین کس کے واسطے پیدا کی گئی ہون کہا نہین کہا اُس کے لیے جس نے اپنے ہوا ے نفس پر اللہ کی رضامندی کو اختیار کیا۔ وَعَلٰی ہٰذَا جَاءَ فِی الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْجَنَّۃِ مَلَائِکَۃً

يَبْنُوْنَ قُصُوْرًا لَبِنَةً مِّنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةً مِّنْ ذَهَبٍ نَبْنَاءُ هُمْ كَذٰلِكَ وَاِذَا كَفُّوْا عَنِ الْبِنَاءِ قَالُوْا اِنَّمَا نَفَقَتُنَا قُلْتُ مَا نَفَقَتُكُمْ قَالُوْا اِنَّ اَصْحَابَ الْقُصُوْرِ كَانُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا كَفُّوْا عَنْ ذِكْرِهٖ كَفَفْنَا عَنْ بِنَائِهَا اور اسی پر ایک حدیث مین آیا ہی نبی صلعم سے آپ نے فرمایا کہ دیکھا مین نے جنت مین کتنے فرشتون کو کہ عمارت بناتے ہین ایک اینٹ چاندی اور ایک سونے کی - اور جب باز رہے بنانے سے تو کہنے لگے میر النفقہ تمام ہوا - مین نے پوچھا کیا ہی تمھارا النفقہ - کہا کہ مالک ان کوٹھون کے ذکر الٰہی کرتے ہین جب وہ باز رہتے ہین ذکر سے تب ہم بھی باز رہتے ہین بنانے سے قال النبی صلعم مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ رَمَضَانَ اِلَّا يُزَوِّجُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ خَيْمَةٍ مِّنْ دُرَّةٍ مُّجَوَّفَةٍ فرمایا نبی صلعم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ مومن روزہ دار رمضان کا مگر نکاح کر دیتا ہے اللہ اُس کا ایک مروارید مجوف کے خیمے مین کما قال اللّٰہ تعالٰی حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ وَلِكُلِّ امْرَاَةٍ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ وَعَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا وَلِكُلِّ تَحْتِهِمَا اَلْفُ وَصِيْفَةٍ وَفِيْ يَدِ كُلِّ وَصِيْفٍ صَحْفَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَتُعْطِيْهِمَا زَوْجَهَا هٰذَا لِكُلِّ مَنْ يَّصُوْمُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سِوٰى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ چنانچہ فرمایا ہے اللہ پاک نے حورین خانہ نشین ہین خیمون مین - اور ایک عورت کے لیے ستر تخت یاقوت سرخ کے اور ہر ایک تخت پر ستر بچھونے - اور ہر ایک عورت کے واسطے ہزار لونڈیان جن کے ہاتھ مین سونے کے پیالے ہین دیتی ہین وہ پیالے اُس حور کے شوہر کو - یہ سب عطا اور عنایت شہر رمضان کے روزہ دارون کے لیے ہی اور عمل نیک کے واسطے سوا اُسکے ہے

الباب الثلثون فی ذکر اهل الجنة

فِي الْخَبَرِ اَنَّ مِنْ وَّرَاءِ الصِّرَاطِ صَحَارٰى فِيْهَا اَشْجَارٌ طَيِّبَةٌ وَّتَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ عَيْنَانِ مِنْ مَاءٍ اِنْفَجَرَتْ مِنَ الْجَنَّةِ اِحْدٰهُمَا عَنِ الْيَمِيْنِ وَالْاُخْرٰى عَنِ الشِّمَالِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الصِّرَاطِ وَقَدْ قَامُوْا عَنِ الْقُبُوْرِ وَقَامُوْا فِي الْحِسَابِ وَوَقَفُوْا فِي الشَّمْسِ

وَجَاؤُا يَشْرَبُوْنَ مِنْ اِحْدَى الْعَيْنَيْنِ فَاِذَا بَلَغَ الْمَاءُ صُدُوْرَهُمْ يَزُوْلُ عَنْهَا كُلُّ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خِيَانَةٍ وَحَسَدٍ وَاِذَا بَلَغَ الْمَاءُ بُطُوْنَهُمْ يَزُوْلُ عَنْهَا كُلُّ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ قَذَرٍ وَدَمٍ وَبَوْلٍ فَيَطْهُرُوْنَ مِنْ كُلِّ ظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ ثُمَّ يَجِيْئُوْنَ فِيْ حَوْضٍ اٰخَرَ يَغْسِلُوْنَ فِيْهَا رُؤُسَهُمْ فَتَصِيْرُ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتَلِيْنُ نُفُوْسُهُمْ كَالْحَرِيْرِ وَكَطِيْبِ اَجْسَادُهُمْ كَالْمِسْكِ فَيَنْتَهُوْنَ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَاِذَا بِحَلْقَةٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ فَيَضْرِبُوْنَهَا بِصَفْحَتِهِمْ فَتَخْرُجُ الْحُوْرُ فَتُعَانِقُ زَوْجَهَا فَتَقُوْلُ لَهُ اَنْتَ حَبِيْبِيْ وَاَنَا رَاضِيَةٌ عَنْكَ لَا اَسْخَطُ عَنْكَ اَبَدًا وَتَدْخُلُ بَيْتَهَا وَفِي الْبَيْتِ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا وَعَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا وَعَلٰى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَعَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِيْهَا مِنْ وَرَاءِ الْجِلْدِ وَلَوْ اَنَّ شَعْرَةً مِنْ اَشْعَرِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ نِسَاءَ اَهْلِ الْاَرْضِ

تیسواں باب بیان میں اہل جنت کے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ صراط کے پیچھے میدان ہے جس میں درخت میں تر و تازہ اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے ہیں پانی کے جو نکلے ہیں جنت سے۔ ایک داہنے سے دوسرا بائیں سے اور مومنین چلیں گے صراط سے اور اٹھ کھڑے ہونگے قبروں سے اور ٹھہریں گے آفتاب میں پھر وہاں سے آکر دو چشموں میں سے ایک چشمے کا پانی پئیں گے پس جب پہونچے گا پانی اُن کے سینے تک تب جتنی خیانت اور عداوت اُن کے دلوں میں ہوگی سب زائل ہوگی اور جب پیٹ تک پانی پہونچے گا تب جتنی نجاست اور خون اور پیشاب ہوگا سب دور ہو کر ظاہر و باطن اُنکا طاہر ہوگا۔ بعد اُس کے آویں گے دوسرے حوض پر اور وہاں اپنے سروں کو دھوئیں گے تب چہرے اُن کے مثل بدر کے اور نفس اُن کے نرم مثل حریر کے اور بدن اُن کے خوشبودار مثل مشک کے ہونگے پھر دروازے پر جنت کے آوینگے اور وہاں حلقہ یاقوت سرخ کا ہوگا جب اُس کو اپنے شانے پر مارینگے

تب نکل آویگی حور اور گلے سے لگ جائیگی اور کہے گی تو میرا دوست ہے اور مین رہنی ہان تجھ سے کبھی ناخوش نہ ہونگی - یہ کہکر اپنے گھر مین لیجائیگی وہان ستر تخت ہونگے اور ہر ایک تخت پر ستر فرش اور ہر فرش پر ستر حورین اور اُن کے بدن پر ستر حلے ایسی حورین کہ اُن کی پنڈلیون کا مغز دکھائی دے چمڑے کے اندر سے اور ایک بال اُنکا زمین پر گرے تو تمام عورتین دنیا کی نورانی ہو جاوین قال النبی صلعم اَلْجَنَّةُ بَيْضَاءُ تَتَلَأْلَأُ لَا يَنَامُ اَهْلُهَا وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا لَيْلٌ وَلَا نَهَارٌ وَلَا نَوْمَ فِيهَا لِاَنَّ النَّوْمَ اَخُ الْمَوْتِ وَلِدَارِ الْجَنَّةِ حَوَائِطُ مُحِيطَةٌ بِالْجِنَانِ كُلِّهَا الْاَوَّلُ مِنْ فِضَّةٍ وَالثَّانِي مِنْ ذَهَبٍ وَالثَّالِثُ مِنْ جَوْهَرٍ وَالرَّابِعُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَالْخَامِسُ مِنْ دُرٍّ وَالسَّادِسُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَالسَّابِعُ مِنْ نُورٍ يَتَلَأْلَأُ مَا بَيْنَ كُلِّ حَائِطَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَاَمَّا اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ مُكَحَّلُونَ وَلِلرِّجَالِ شَوَارِبُ خُضْرٌ وَهُوَ اَمْلَحُ وَلَا يَكُونُ لِلنِّسَاءِ ذٰلِكَ لِيَمْتَازَ الرِّجَالُ مِنَ النِّسَاءِ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت چمکتی ہے اور اہل اُس کے سوتے نہین اور وہان نہ سورج ہے نہ چاند اور نہ رات دن اور نہ نیند کیونکہ نیند موت کا بھائی ہے - اور جنت مین دیوارین ہین کہ سب جنتیون کو گھیرے ہوئے ہین پہلی دیوار چاندی کی دوسری سونے کی تیسری جواہر کی چوتھی موتی کی پانچوین دُر کے چھٹی زمرد کی ساتوین چمکتے نور کی - اور ہر دیوارین فاصلہ ہے پانسے برس کا - اور اہل جنت بے ریش سر در سرمہ آنکھون مین اور مردون کی مونچھین سبز اور عورتون مین یہ نہ ہوگی واسطے امتیاز کے قال النبی صلعم اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَكُونُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَنْقَلِبُ كُلُّ حُلَّةٍ فِي كُلِّ سَاعَةٍ سَبْعُونَ لَوْنًا فَيَرٰى وَجْهَهُ فِي وَجْهِهَا وَصَدْرِهَا وَسَاقِهَا وَوَجْهَهَا فِي وَجْهِهِ وَسَاقِهِ وَصَدْرِهِ لَا يَتَزَوَّنُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَكُونُ شَعْرُ الْاِبْطِ وَالْعَانَةِ اِلَّا الْحَاجِبَيْنِ وَشَعْرِ الرَّاْسِ وَالْعَيْنَيْنِ ثُمَّ يَزْدَادُونَ كُلَّ يَوْمٍ حُسْنًا وَجَمَالًا كَمَا يَزْدَادُونَ فِي الدُّنْيَا هَرَمًا وَضَعْفًا فَيُعْطَى لِلرِّجَالِ قُوَّةَ مِائَةِ رِجَالٍ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَتُجَامِعُهُ

كما يجامع اهل الدنيا اهله ولا جنبا ولا كسلا ولا ملالا ولا منی فی الفرش وكل يوم يجدها عذراء اور فرمايا ہے رسول اللہ صلعم نے کہ ہر ایک جنتی کے ستر حلے ہونگے کہ وہ ہر دم ستر رنگ بدلین گے۔ اور مردون کے چہرے عورتون کے چہرے اور سینے اور ساق مین نظر آئین گے۔ اور چہرے عورتون کے مردون کے چہرے اور ساق اور سینے مین اور نہ انکے تھوک نہ رینٹ اور نہ بول اور نہ بال بغل اور زہار کے ہونگے مگر دونون بھوین اور پلکین اور بال سر کے ہونگے پھر ہر روز ان کے حسن وجمال بڑھین گے جس طرح دنیا مین ضعف اور پیری زیادہ ہوتی ہے۔ اور دیجائیگی ہر ایک مرد کو قوت سو مرد کی کھانے اور پینے اور جماع مین اور دونون آپس مین مجامعت کرینگے جسطرح سے اہل دنیا اپنے اہل کے ساتھ کرتے ہین لیکن نہ وہ ناپاک ہون گے نہ ملال ودماندگی ہوگی اور وہ حور ہمیشہ باکرہ رہین گی قال ابن عباس رض فاذا اكل ولی الله من الفاكهة ماشاء يشتاق الى الطعام فيامر الله تعالى ان يقدم اليه الطعام فيؤتى سبعون الف وصيفة بسبعين الف مائدة من ذهب واكواب وفی كل صحفة سبعون الف لون من الطعام لم تتله النار ولم يطبخه الطباخ ولم يقل فی قدر النحاس وغيره ولكن الله قال كن فكان بلا تعب ولا نصب فياكل ولی الله من تلك الصحائف ماشاء وزوجته معه فاذا شبع نزل الطيور على ماء جار ثم اقبل طيور من طيور الجنة عظمها كعظم البخت يقفون بجباههم على راس ولی الله ويقول كل طائر انا طائر رعيت كذا وكذا وشربت كذا من ماء السلسبيل والكافور واكواب لهيأة القوارير واسعة الراس ليس لها عرى الا من ذهب ودر وفضة وياقوت يرى الشراب من ظاهرها كما يرى باطنها من صفاء العقيق والطيور قد رعت من رياض الجنة فيشتاق ولی الله الى تلك الطيور فيامر الله تعالى فيقطع فيكون مستويا على مائدة من اى لون شاء فياكل ولی الله ماشاء من لحومها ثم يرجع الطائر باذن الله فی الجنة لا ينقص

كلما شهاو اناس اكل منه لا ينقص شئ منه نظيرة في الدنيا القرآن يتعلمه الناس ويعلمه وهو على حالة لا ينقص منه شئ۔

فرمایا ابن عباس رضنے کہ جس وقت کوئی ولی اللہ میوہ جنت کا کھائیگا تو اُسے خواہش کھانے کی ہوگی تب حکم الٰہی سے ستر ہزار لونڈیان ستر ہزار خوان کھانے کے اُسمین سونے کی صحنکین اور کوزے پانی کی لاکر حاضر کرینگی فرمایا حق تعالی نے کہ ہوینگی اُنکے پاس صحنکین سونے کی اور کوزے اور اُن صحنکون مین خواہش دل اور لذت چشم کے موافق چیزین ہون گی اور تم اسی حالت سے جنت مین ہمیشہ رہوگے اور ہر ایک صحنک مین ستر ہزار رنگ کے کھانے جن کو نہ آگ پہونچی اور نہ اُنھین کسی باورچی نے پکایا اور نہ وہ پھونے گئے کسی تانبے وغیرہ کی دیگ مین صرف اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہوجائیں تیار ہوگیا بے محنت درنج کے اُسی سے زوجین ملکر حسب دلخواہ تناول کرینگے پھر جب سیر ہونگے تب اُتر ینگی چڑیان بہتے پانی پر اُسمین ایک چڑیا بہشت کی چڑیون سے جس کی ہڈی اونٹ کی سی ہو ولی اللہ کے سر پر پرون کو پھیلا کر کھڑی اور کہیگی مین ایسی چڑیا ہون کہ مین نے بہشت کی ایسی ایسی نعمتین کھائین ہین اور سلسبیل وکافور کا پانی پیا اور کوزے بڑے بڑے کشادہ منھ کے جن کی کلی سونے اور چاندی اور درو یاقوت کی جس کے باہر سے عکس شراب کا نظر آوے جسطرح اندر سے صفائی عقیق کی دکھلائی دیتی ہے نوش کیے۔ اور چڑیان چہکتی ہین باغات مین جنت کے پھر جب کوئی ولی اللہ اُس کی طرف مشتاق ہوگا تب وہ حکم الٰہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائینگی اور بھُن کر اور ایک اچھے خوانچے مین لگ کر اُسکے سامنے آوینگی وہ سیر ہو کر کھالے گا اور وہ چڑیان پھر حکم سے خدا کے جنت مین پھرنے لگین گی اور لوگ کھاتے جاینگے پر اُس کا گوشت تمام نہ ہوگا جس طرح دنیا مین قرآن شریف سیکھتے اور سکھاتے ہین پر وہ اپنی حالت پر رہتا ہے اُس مین سے کچھ کم نہین ہوتا قال النبی صلعم إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَتَفَكَّهُونَ ثُمَّ يَصِيرُ

طعامهم ونشرابهم كريح المسك اللهم ارزقنا منه بحرمة النبي واله الطاهرين الطيبين برحمتك يا ارحم الراحمين فرمایا نبی صلعم نے جنتی کھاتا اور میوہ کھائین گے اور پانی پئین گے پھر اُن کے طعام اور شراب سے مشک کے مانند بو باس نکلے گی۔ بارخدایا یہ سب ہم کو روزی کر اپنے رسول مقبول اور اُس کی آل پاک کی برکات سے اپنے رحم سے اے سب رحیمون مین بڑا رحیم

فہرست دقائق الحقائق کی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ اس زمانہ خیر وبرکت مین یہ رسالہ مفید ذخیرۂ احادیث نبویہ مسمی بہ دقائق الحقائق مطبع فخر المطابع لکھنؤ محلہ وکٹوریہ گنج مین کمترین محمد فخر الدین مالک ومہتمم کے اہتمام سے بماہ ستمبر ۱۹۰۲ عیسوی چھپ کر ہدیہ ناظرین باتمکین ہوا